مظہرِ عشق

مجموعہ کلام اردو خواجہ ارشد علی خاں قلق شاگرد وزیر لکھنوی مجلد۔

ان من الشعر لحکمة

الحمد للہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین دیوان فصاحت نبیان بلاغت تو امان از تصانیف یار السلطان
آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمس جنگ عرف خواجہ اسد متخلص بہ قلق دیباچہ فرعشق مسمی بہ

مظہر عشق

کہ ارشد تلامذہ واقرباء غرہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری نکتہ سنج بے نظیر
جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ القدیر سے ہین
مطبع منشی نول کشور کانپور مین بھگوان دیال الخبیب نے چھاپا اور شائع کیا

عہ جز

اطلاع- اگرچہ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُن بعض کتب کلیات و مثنویات اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب

موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کلیات ودواوین اُردو		کلیات صنعت-	۹ر۹ پائی
کلیات ظفر ہر چار جلد کامل- دو جلد مین-	عگار ۴ر	دیوان شاہ تراب-	۱۱ر۳ پائی
انتخاب کلیات ظفر-	۶ر	کلیات نظیر اکبرآبادی-	۶ر۶ پائی
کلیات مومن-	۹ر۳ پائی	کلیات وہبی- کاغذ سفید چکنا-	۹ر
دیوان ناسخ-	۱۲ر۶ پائی	دیوان ذوق-	سہر۳ پائی
کلیات آتش-	۸ر	دیوان فدا- جلد ثانی مسمّٰے بریاض گلفشان	۷ر
کلیات نعتیہ مجید- مصنفہ مولوی عبد المجید خان-	عہر	دیوان رند- مسمّٰے بگلدستۂ عشق-	۶ر۹ پائی
کلیات امیر اللہ تسلیم-	۱۲ر	دیوان غالب- دہلوی-	بلا وصفات ۳ر۶ پائی
کلیات میر تقی-	عہ ۱۴ر	دیوان خواجہ میر درد-	۲ر
کلیات سودا-	عہ ۴ر	دیوان بہار عرب-	۱ر۶ پائی
کلیات انشاء اللہ خان-	عہ	دیوان لطف-	۳ر
شاہد عشرت-	۶ پائی	دیوان امیر- موسوم بہ مرآۃ الغیب-	۱۱ر
سخن شعرا-	۱۵ر	دیوان غافل- منور خان صاحب-	سہر
زبان ریختہ-	۶ پائی	دیوان مرغوب بیان تصنیف تجمل حسین خان صاحب	۸رب
قطعہ منتخب-	۳ر۳ پائی	دیوان نیاز-	۲ر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

از تصانیف یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر تہور جنگ
عرف خواجہ اسد متخلص بہ قلق دیوان فصاحت بیان دیباچہ دفتر عشق مسمی بہ

مظہر عشق

۱۹۱۱ء

کہ ارشد تلامذہ و اقرب اعزہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری شاعر بے نظیر
جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ القدیر سے ہیں

مطبع منشی نولکشور میں بزیور طبع مزین و مطبوع ہو کر چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح ابوالمنصور ناصر الدین سکندر جاہ خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودھ اختر نگر غازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

زبس ہے جوش نمو از درون غنچہ رنگ بہار
تڑپتی رگِ گل مثل نبض عاشق زار

ہوا بہار سے ہر اک پتنگ رشک ہزار
نہال شمع بنی شاخ شعلہ لائی بار

زمین ورد میں ہے موئی اندو تمیں باغ بہار
کہ شاخ گاؤ زمین سبز ہو کے لائی بار

سنے ہیں صاف ہم آواز گلرخان عاشق
شکست رنگ کی آواز ہے ترانۂ یار

یہ عندلیب سے کہدے کوئی نئے مژدہ | سوار باد ہوئی ہے گُل سلیمان واز
چمن مین گر کوئی بید بیت و پا کو لے آئے | تو ہاتھ پاؤن ہوں پیدا برنگ شاخ چنار
دکھا رہی ہی مسیحا کیطرح سے اعجاز | چمن مین قوت نشو و نمائے فصل بہار
نکالے آنکھ جو بالفرض کوئی مجرم کی | یقین ہی پھر وہ نکل آئے چشم نرگس وار
ہزار نکلین پر و بال سعی نامیہ سے | عجب نہین ہی جو مرغ کباب ہو طیار
کلیم آئین چمن مین اگر پے گلگشت | یقین ہی ید بیضا سے نکلے بلبل زار
جو اشرفی ہی گل اشرفی تو زر در گل | بنی ہی رشک چمن ہر امیر کی سرکار
یہ سعی نامیہ سے ہوتے ہین ثمر پیدا | کہ قطرے شبنم تر کے ہین دانہ ہائے انار
زبس ہی قوت نشو و نما عجب کیا ہی | کہ گرمی دانہ سے پیدا اگر ہو شاخ چنار
پڑھون وہ مطلع رنگین و عاشقانہ اب | ہزار جس کی کرے صف بلبل گلزار

مطلع ثانی

نہال قد پری اسکو کرے وہ فضل بہار | بلند ہو قد آدم اگر زمین سے غبار
دکھا رہی ہی یہ حد مین کثرت آج بہار | ریاض دہر مین ایک ایک گل بنا گلزار

مطلع ثالث

وہ عجب دبدبۂ حضرت کا ہی وہ جاہ و جلال
کہ فلک پست ہوا مورد ضعف سے ناچار

[illegible]

ریاض دہر مین کی آپ نے یہ زر بخشی
کہ غنچا کی روش گل بھی ہو گئے زردار

بنی ہر شاخ صدف آب فقیر کی کشتی
بھرے ہین دانۂ گندم کی جا دُرِ شہوار

چمن ہوا ہی زر گل سے گنج باد آورد
نثار ہی ہر گل اشرفی کو باد بہار

اُٹھا کے بار عنایات کو جو جیل شہ کا
اسی سبب سے خمیدہ ہی چرخ کج رفتار

لکھون صفت مین بھلا کیا عطائے بیحد کی
شمار ہو نہ سکے جس کا تا بروز شمار

کرم سے شاہ کے ہی جام جم جو کاسۂ فقر
گدا کو شاہ کہا کرتے ہین صغار و کبار

کرم سے آپ کے ادنی بھی ہو گئے اعلی
بنے ہین کرمک شب تاب کوکب سیار

گلیم پوش دو شالے بچھا کے سوتے ہین
جو تھے پیادے وہ اب ہو گئے ہین خیل سوار

ہوا ہی حکم سبھی سے جو بہر بت شکنی
شکستہ لکھتے ہین لفظ بتا کو سب یکبار

جنیو پہنا برہمن نے تو ہلاک ہوا
بنا جنیو کا ہاتھ اُسکے واسطے زنار

لب پیالہ ساقی ہی مائل توبہ
صدائے قلقل مینا ہی صاف استغفار

جو آب حاجی مین ہین تقیہ ہی ہیبت شرع
چھپا ہی دانہ سبحہ مین رشتۂ زنار

جم و سکندر و دارا و قیصر و فغفور
یہ کمترین غلام حضور ہین دو چار

[illegible]

۵

چلے جو باد بہاری تو پھولوں کے بدلے
فلک سے گرائے تصدق میں کوکب سیار

بس اب زبان کو روک اے قلق ادب کر ادب
کہاں تو اور کہاں مدح شاہ عرش وقار

خدا کی شان ہے کیا خوب چھوٹا منھ بڑی بات
زبان روک ذرا سن چکے ترے اشعار

ادا کرے شکر اب تو کہ فضل سے اپنے
یہ تجھسے ہیچ پہ ان کو دیا خدا نے وقار

کہ ایسا کامل و ذی مرتبہ ملا استاد
جہاں کہ خسرو ملک سخن ہیں باج گزار

ترا یہ منھ تھا کہ سلطان عالم و عادل
بنائیں دست مبارک سے خود ترے اشعار

خوشا نصیب و خوشا قسمت و خوشا طالع
کہ ہو حضور کے شاگردوں میں ترا بھی شمار

اگر یونہیں ہی چندے نگاہ مہر حضور
برنگ مہر چمک جائیں گے ترے اشعار

حضور میں جو ارادہ ہو عرض حاجت کا
تو اضطراب بیجا ترا ہے اور بیکار

تو دل میں سوچ تو ایسے سخی سے اور سوال
جہاں کہ ابر سخاوت ہے روز گوہر بار

ہمارے خانۂ امید میں نہ آئے گی
کہاں تلک قلق اس ابر فیض کی بوچھار

اٹھا کے دست دعا سوئے قبلۂ حاجات
دعائیں مانگ یہ لے کہ اے مرے غفار

رواج عشق کا جبتک رہے زمانے میں
جہاں میں گرم رہے تا کہ حسن کا بازار

نہ نور پہ صندل کا دیکھو جوبن
آسمانی ازار اطلس ہی تو سوسنی کی رن
شمع ہو جھلکے ہی جامہ حریر شفق
نخل قامت کو ہو در کار اگر پیراہن
شمع فانوس سے جھلک رہی نظر آتی ہی
[illegible]

نور مین ہر شجر باغ ہی اک فرشی جھاڑ	بزم گلزار مین لانیکو کنول ہین روشن
جوش گل ہی یہ چمن مین خس و خاشاک ہین گم	آشیان پھولون سے چھپاتا ہی ہر اک مرغ چمن
بے سبب گل نہین تسخیر ہوے ہین شاید	عندلیبون کے گلے مین ہی دعاے سوسن
ہر سحر کرتی ہی مشاطہ گری باد بہار	صرف آرائش و تزئین ہین عروسان چمن
کیا فقط روغنی شمع گل شببو ہی	چار سو سرو کے اک شاخ الگ ہی روشن
جسطرف دیکھو ہی اک رنگ مین ہر پیڑ مست	بدھیان پھولونکی پہنے ہین جوانان چمن
غنچے ہین بلبلون کے ہر شجر گلشن پر	شاخون نین جھولنے کو ڈالی ہی عشق کی رسن
یہ ہوا چلتی ہی جان بخش عجب کیا ہی اگر	مرغ تصویر بھی پرواز کرے سوے چمن
وا ہوا غنچۂ دل دیکھکے اس موسم مین	بلبل طبع رسا نے یہ کہا مجھسے سخن
اب ولیعہد بہادر کی لکھو کچھ تعریف	ہو چکی ہو چکی رنگین سخنی شفق من
سن کے یہ نکتہ دلچسپ ہوا جی محظوظ	شاہد طبع دکھانے لگا اپنا جوبن
نور آگین کیا اس رنگ کا مطلع موزون	جس سے شرمندہ ہوا مطلع صبح گلشن

مطلع ثانی

[illegible]

صفحہ ۶

[illegible]

ضیغم بیشۂ جرأت ہی یہ تو ہین کہ ڈرے
شیر سے آنکھ ملائے تو جھکائے گردن

ایسے سرفرازنہ ہم پائین اگر ڈھونڈھ پھرین
چین و روم و ختن و مصر و بدخشان و یمن

خلق مین وضع مین ہمت مین و تمکین مین ہنوز
کہین دنیا مین عدیل اسکا نہین مشفق من

بانکا پورا ہی ایسا جو کہے منھ سے کرے
مجو دلیسے رہے تا حاصل مطلب ہمہ تن

رفقا پرور و طباع و متین و دانا
نکتہ بین و ہمہ دان قدر شناس ہر فن

وہ طبیعت ہی کہ اس ذہن و ذکا کے آگے
طفل مکتب ہی ارسطو تو فلاطون کودن

حال ہمت کا بھی اسوقت ہر اک پر کھلجائے
گنج قارون اُسے مجلاے اگر مشفق من

گلشن نظم مین چہکے جو ذرا بلبل فکر
طرفہ دکھلائے بہار چمنستان سخن

زیور معنی رنگین سے عروس مضمون
یون سجے مین سجتی ہی جسطرح دولھن

روزمرہ وہ کہا مان گئے اہل زبان
اصطلاحات پہ صدقے ہوئے ارباب سخن

نثر انشا جو کوئی کی تو پروئے موتی
زیب ہی کہیے کہ درج در مضمون ہی دہن

طبع دشوار پسند آگئے جو دشواری پر
روح ظفر کی بھی سمجھے نہ ذرا مغز سخن

سہل اس رنگ سے لکھا کہ ہوا مشکل تر
چونک اٹھا بلبل شیراز میان مدفن

کہا یہ قلقل مینا نے مجھ سے مستی میں | پیالہ ہاتھ سے رکھ کہہ ادب سے مدح حضور
وہ کون یعنی کہ سلطان عالم و عادل | ملک سپاہ فلک قدر رشک فغفور
قوی ضعیف ہوئے بسکہ عہد سلطاں میں | بنائے باز کے چنگل میں آشیاں عصفور
اگر پتنگ کا دھوکے سے ایک پر جلجائے | تو مارے خوف کے محفل سے شمع ہو کافور
کرم سے اپنے جسے چاہیں تاج بخش کریں | پڑے جو سایہ بنے صورت ہما عصفور
نگاہ مہر عنایت سے رتبہ افزوں ہو | جہاں میں ذرہ ہر اک آفتاب ہو مشہور
جو آستیں سے باہر ہو دست گوہر بار | وہیں غبار یتیمی رخ گہر سے ہو دور
کرم سے شہ کے گدا بھی ہے شاہ کہلاتا | کہ پاؤں توڑ کے بیٹھا تو ہو گیا تیمور
اٹھا کے ہاتھ دعا مانگ اے قلق چلسے | دکھایا صبح اجابت نے چہرۂ پُر نور
خدا کے فضل سے تا ہے در اجابت باز | دعا قبول کرے جبتلک کہ رب غفور
رہے زمیں پہ جب تک کہ آسمان قائم | ہمیشہ ماہ کو تا آفتاب بخشے نور
ہمارا شاہ شہنشاہ ہفت کشور ہو | رکاب چومے سدا روح قیصر و فغفور

در تہنیت عید الضحی

گردش سے چشم مست شہ خوش نگاہ کی
دل دلبرون کا صورت سرمہ پسا رہے

سودا فزون ہو الفت مژگان شاہ کا
کھٹکا یہ میرے گلشن دل مین لگا رہے

اے ظل حق ہما کی سعادت ہو وہ اگر
محتاج آسب سایۂ نعلین کا رہے

حاتم کی روح کی یہ صدا ہے کہ اے کریم
تا حشر اس سخی کا در فیض وا رہے

بادام چشم و سیب زنخدان حضور کا
عاشق کے درد دل کی ہمیشہ دوا رہے

اس نونہال باغ تمنائے خلق کی
ہر دم ریاض دہر مین نشو و نما رہے

یارب نہال عیش شہنشاہ کا مرے
گلزار روزگار مین پھولا پھلا رہے

نیسان کی طرح دامن امید خلق پر
دُربار ابر رحمت و جود و سخا رہے

بھرتی ہو میرے آگے ہوا خواہیونکا دم
یا مین ہی اس چمن مین رہون یا صبا رہے

بوسہ اگر ملے لب میگون کا آپ کے
بنت عنب کو ہوش نہ باقی ذرا رہے

دریا دلی شہ کا بڑھے روز اوج موج
جوش و خروش قلزم جود و عطا رہے

سونگھے کبھی جو نکہت زلف حضور کو
ہر دم دماغ سنبل گلشن بسا رہے

لین اس گل عذار سے گل دام رنگ رو
طوطی خط سبز سدا بولتا رہے

ثریا وقار و فلک بارگاہ [illegible] شاہ عالم پناہ

بہار گلستان ہندوستان [illegible]

[illegible] گل باغ اقبال خاقان کلاہ

فریدون وقار و سلیمان حشم [illegible]

رکاب سعادت مین کچھ کچھ خواص
چپ و راست چارون غلامان خاص

قلق اور برق و بتول و اسیر
کہ جن کا نہین چار حد مین نظیر

سلیمان سوار ہوادار تھا
جلو ریز ہر ایک ہوادار تھا

کہین مجمع خوبرویان شہر
چنندہ جو تھے سب مین اور جان شہر

تماشائیون کا وہ ہر سو ہجوم
وہ چارون طرف آمد آمد کی دھوم

زہے حسن سلطان عالم پناہ
ٹھہرتی نہ تھی جس پہ ہرگز نگاہ

سمن بو صنوبر قد و گلبدن
وہ زیب بدن سوسنی پیرہن

نیا رنگ پوشاک لائی قلق
بہار گل سوسن آئی قلق

وہ چتون کہ غارت گر جان و دل
وہ آنکھین کہ نرگس بھی جنسے خجل

وہ تیور کہ شیرون کا زہرہ ہو آب
وہ صولت کہ تھرائے افراسیاب

پئے عاشقان قبلہ و کج کلاہ
سنانون سے افزون وہ ترچھی نگاہ

جو کی تیغ ابرو سے سلطان کی دید
حسین ہو گئے کربلا مین شہید

الٰہی سلامت رہین تا ابد
نہ پہونچے قیامت تلک چشم بد

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

(ردیف الف)

تو وہ خورشید ہی گردون یکتائی و وحدت کا
دو عالم ایک مطلع ہی ترے دیوان قدرت کا

عوض طاعت کے یہ عاصی نہین مشتاق جنت کا
مجھے منظور ہی احسان لینا تیری رحمت کا

ہمیشہ رند مشرب و ہم ترا بھرتے ہین ساقی
رہے آباد مجمع اس خرابات محبت کا

کرونگا روز پرسش عرض گستاخانہ اتنی تو
گنہگاری کا باعث تھا بھروسا تیری رحمت کا

تو وہ ہی نخلبند گلشن ایجاد اے صانع
ریاض دہر گلدستہ ہی تیرے باغ صنعت کا

کریگا حشر مین ہم عاصیونکو سرخرو تو ہی
ترے محبوب نے بیڑا اٹھایا ہی شفاعت کا

ریاض دہر مین سب سے ہی یکتائی یکتا ہین
ہر اک شمشاد پر عالم ہی انگشت شہادت کا

مخمس

11

[illegible]

تو اپنے نقد طاعت پر غرور اتنا نکر زاہد
نہیں ہی قاضی و زہد بہ اشتاق رشوت کا

وہ کم مایہ ہو نہیں روز جزا مرغ عمل میرا
بنے گا صید شاہین ترازوے قیامت کا

اڑا کرتا ہی جو شرم سیہ کاری سے بے پر ہو
مرا مرغ آشیان ہی طائر رنگ ندامت کا

اگر ہو جائے قفس فرقے سے تو توکل کے
مزا ہو سو کھے ٹکڑے میں بھی بیدنان نعمت کا

نہیں جز انفعال جرم کچھ یان مال دنیا سے
ہمارے بعد وارث پائینگے ترکہ ندامت کا

عرق نے انفعال جرم کے طوفان اٹھائے ہین
فلک بھی ایک شیشہ ہی مرے آب خجالت کا

عجب کیا گر ہو جوش انفعال جرم اسد جبہ
ڈبو دے کشتی تن کو مرے دریا ندامت کا

ہری ہو جائیگی کشت امید معصیت کان
اگر پڑ جائیگا چھینٹا کوئی باران رحمت کا

عجب کیا ہو وہ شاداب و منور رحمت سے
جو کشت تجھ مین تو بوے تخم اشک ندامت کا

طمع بھی کیا بری شی ہی کہ مثل ماہ چندے مین
گھٹا دیتا ہی عزت کو بڑھانا دست حاجت کا

رہو نگا جلوہ دیدار سے بیخود قیامت تک
کیا ماہ تجلی نے کتان ملبوس طاقت کا

قلق دیو طمع کو اک نہ اک دن ہم پچھاڑینگے
ہمین ہی آزمانا زور بازوے قناعت کا

١٢ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا مسجود افلاک آستانہ کسکا جز تیرے
فرشتہ کونسے در پر ہوا محتاج اجازت کا

نہاں ہو نیسے اُسکے ہی یہ مز زینت افردوس
ترا سایہ بنا ہی سرمۂ چشم حور جنت کا

لیا عہد نجات نار حق سے وقت حلت بھی
ہوا کوئی نبی ایسا نہ دلسوز اپنی اُمت کا

کرو نگاہ زیر تیری بیڑی سے نفس سرکش کو
ہی نقش پائے قدسی یکہ بازوے حمایت کا

کھینگی دیکھکر نقش قدم کو آپکے حورین
ستارا آنچل چمکا ہوا ہی صبح جنت کا

دعائے مغفرت کی اسلیے تا زیست رو رو کر
بہت تھا پاس اُسکو آبروریزی اُمت کا

مین اُسکی خاک پا کو طوطیائے چشم کرتا ہون
نظر آتا ہی جسدم کوئی زائر تیری تُربت کا

عطا کس پیار سے فرمایا مرحوم خطاب اسکو
خدا نے مرتبہ ایسا دیا ہی کسکی اُمت کا

زمین بوسی درگاہ معلی کا شرف دیکھو
فلک کو مرتبہ حاصل ہو اُس کے اوج و رفعت کا

قلق یہ آرزو ہی چشم مشتاق زیارت کو
کہ ہو مرغ نگہ پروانہ اُس کی شمع تربت کا

ہوا آغاز و انجام اسطرح سے نظم خلقت کا
نبی مقطع رسالت کا علی مطلع امامت کا

ہوا بیت الحرم مشرق ترے نور جلالت کا
تو ہی مصراع اول مطلع صبح امامت کا

۱۳

نگین کی آبرو بس نام سے باعث ہوتی ہے / ترا کسب فخر امامت سے ہے تو ہے فخر امامت کا
زمین سے آسمان تک شان ہے قدر و منزلت اُسکی / بلا شک شیر اعظم علی ہی برج عظمت کا
کبھی اُس نام سے خورشید کے رعشہ نہیں جاتا / اثر باقی ہے اب تک شیر جھکے رعب و صولت کا

مقرر میر اشمع بزم دین تشریف لائے گا
قلق مجکو نہیں ہے خوف تاریکی تربت کا

رگ جان میں بھرا ہے میرے شور اُسکی محبت کا / نمک پروردہ ہوں میں یار کے حسن و ملاحت کا
بنا شیشے میرے جگر ایسہ نازک اُنکی طبیعت کا / مجھی سے ہے پری زاد و نکو دعوے آدمیت کا
خریداری جنس حسن پر رغبت دلاتا ہے / بنا ہے شوق دل دلّال بازار محبت کا
نہ مدے آہ ہے مضراب غم کی چھیڑ سے پیدا / دل نالان نیا پردہ ہے قانون محبت کا
جو وقت قتل اُسکے لعل شیرین کا پڑا پرتو / پلایا آب تیغ یار نے شربت شہادت کا
ہوا یہ دل نہ جب میرا تو پھر کیا اور کا ہوگا / بھروسہ کیجیے تم بھی نہ ایسے بے مروت کا
زمانے کو تو میرے واسطے ان سب نے چھوڑا ہے / نہوں کس طرح میں ممنون درد و رنج و محنت کا
عبث آسودگان خاک کو بدخواب کرتے ہو / ابھی سے کیون مچا رکھا ہے ہنگامہ قیامت کا

کھلا ہی آبیاری رشک غم سے سینے مین
ہرے گلشن مین لالہ نام ہی داغ محبت کا

وفور ضعف ہی فرقت کی شب کیا چین سے سوئن
تن لاغر مرا تنکا ہی چشم خواب راحت کا

مرے ابرو کمان نے عشق نے یہ نام رکھوایے
دل ناشاد تو دا بن گیا تیر ملامت کا

سواے شور قلقل مست کب سنتے ہین واعظ کی
بھرا ہی پنبہ مینا سے پردہ گوش غفلت کا

وہ دیوانہ ہون جسکے پانوٴن مین جب بیابان ڈالین
تو کوہ قاف مین گنڈا کیا پریون نے منت کا

بتاتے سامری کو سحر برسون نرگس جادو
ترے ہونٹھون سے عیسی سیکھ لین پڑھنا طبابت کا

غنی ہونے پہ بھی عیب طمع جاتا نہین ہرگز
دل اہل ہوس ہی پیوند ہر دامان دولت کا

ہوا ہی تنگ پہنایا در رخ مین باعث تزئین
لگا ہی خانۂ دل مین مرے آئینہ حیرت کا

دل شیدا مین جب اُس حور وش کا دھیان آئیگا
ہر اک چاک جگر ہوگا دریچہ قصر جنت کا

بجاے فاتحہ ہر دم وہ یہ آکے کہتے ہین
ق ہماری قبر پر تعویذ ہی سنگ ملامت کا

قلق ملتا ہی لطف حق پرستی بت پرستی مین
نہین عشق مجازی کام ہر اک بے حقیقت کا

تھا قصد قتل غیر مگر مین طلب ہوا
جلاد مہربان ہوا کیا سبب ہوا

۱۵

اگر اے بتو تمھاری کرامات دیکھ لے
شیخ حرم مرید ہو پیر کنشت کا

خورشید روز حشر بنے صورت ہلال
سایہ اگر پڑے دل ظلمت سرشت کا

آیا نہ دام مین ترا دیوانہ اے پری
کوئی چلا فریب نہ حور بہشت کا

پامال ہونگے یار کی رفتار ناز سے
مضمون کھلا یہ آج خط سرنوشت کا

سنگ الم سے ٹوٹا دل اس بادہ خوار کا
اٹھا نہ بوجھ اپنے سے خم سے خشت کا

یاد فروغ رخ تری اے غیرت قمر
ہو نور دیدہ دل ظلمت سرشت کا

دیکھا دہان بھی تجکو جو پہنے ہوے حریر
زاہد اتارلونگا مین حلہ بہشت کا

ق

مجھسے سیہ کار کا ہنگام باز پرس
کاغذ کرینگے پیش جو اعمال زشت کا

اتنا کہونگا کاتب اعمال سے ضرور
کیجیے مقابلہ تو خط سرنوشت کا

شیدا قلق ہین ایک بت شمع رو پہ ہم
پروانہ اپنا دل ہے چراغ کنشت کا

باغ دیوان مین ہے سودن صف پاک اللہ
آشیان ہر دائرہ ہے مرغ بسم اللہ کا

مرتبہ ہے یہ ترے دیوانہ ذیجاہ کا
کشور وحشت مین ہے ہمراہ ڈنکا آہ کا

[illegible]

کر طواف اپنے دلِ مجروح کا تو اگر
ہو ثواب ان بتکدون مین حجِ بیت اللہ کا

محوِ مژگان ہین بہت ناخن ہے انگشتِ شوق
آبلون سے ناز اُٹھیگا بس خارِ راہ کا

آتشِ عشق اس تنِ لاغر کی دشمن کیون نہو
روزِ اول سے عدو شعلہ ہے برگِ کاہ کا

مردہ دل مخمور کو جانبخش ہے عیسی کی طرح
قلقلِ مینا ہی نعرہ قم باذن اللہ کا

اپنے قاتل کی ہین آمد سنکے بسمل ہوگیا
غل ہوا در پر جو بسم اللہ بسم اللہ کا

گنتی مین کے بوسے جو دیکھو ہو ٹھنڈا کاٹا سمجھے ہم
وہ بھی بٹا کاٹ لیتے ہین مری تنخواہ کا

عرضِ شوقِ قتل کی جرأت نہین پڑتی مجھے
رعب قاتل سا نہوگا رعبِ نادر شاہ کا

تخت گرم دل مین یہ گرپڑا آنسو کے ساتھ
ہوگیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا

انکھین ہین آشوبِ عالم بلا زلفِ سیاہ
فتنۂ محشر لقب ہے قامتِ کوتاہ کا

کسقدر اندھیر ہے اُس ماہ کی سرکار مین
روز ہوتا ہے تنزل اک ترقی خواہ کا

عشق خط مین لاغر ایسا ہون کہ مجھکو ہے قلق
کوہ سے بھی ہے زیادہ بوجھ برگِ کاہ کا

مختصر ہو اپنا قاتل بجہ عشقِ مجازی کا
ہے مہیجِ بحرِ رحمت نام اُس تیغِ حجازی کا

۱۷ ضمیمہ

[illegible]

۱۸

وحشت سے عیب مستی عصیان ڈھنک گیا
ہر داغ دل کے جام کا سرپوش ہوگیا

رخصت میں گفتگو جو شب وصل اُس سے کی
شمع سحر کی طرح میں خاموش ہوگیا

جھک کر ملے جو عید کو اُس شنگ ماہ سے
ہالہ ہمارا حلقۂ آغوش ہوگیا

کیونکر ملائے آنکھ کہ کیف شراب حسن
ساقی کے جام چشم کا سرپوش ہوگیا

اُلفت میں چشم مست کے خود رفتہ دل ہوا
کم ظرف ایک جام میں بیہوش ہوگیا

زاہد جو داغ بڑھ گئے سودائے زلف کے
کعبہ ہمارے دل کا سیہ پوش ہوگیا

خط شعاع موج خرام آپ کی بنی
خورشید ہر ستارۂ پاپوش ہوگیا

قاتل نے سر اُتارا تقاضے سے ہو کے تنگ
گذرا اُسے گران میں سبکدوش ہوگیا

کی زیب کفش نو جو ہیں جان اُس میں آگئی
وہ پاؤں روح قالب پاپوش ہوگیا

جوبن نکالا یار نے دل غش ہوا مرا
اُس نے سنبھالا ہوش میں بیہوش ہوگیا

تزئین کے وقت دیکھ کے نور عذار صاف
خجلت سے گھر میں آئنہ روپوش ہوگیا

تیغ نگاہ قاتل خود بیں کی سُن کے دھاک
آئینہ جوہروں سے زرہ پوش ہوگیا

باندھی ہوا یہ چرب زبانی نے یار کی
شب کو چراغ بزم بھی خاموش ہوگیا

[illegible]

جگہ یہ عشق خال گوشۂ ابرو نے پائی ہی	سویدا بنگیا ہی سنگ اسود کعبۂ دلکا
یہ ثابت ہی مری لیلی کے سیارے بھی مجنون ہین	نہین ہی ہالہ پاے مہ مین ہی حلقہ سلاسل کا
وہ مجنون ہین پس گرد آئے وہ تو رشک کے مارے	غبار اٹھکر بنے پردہ مری محمل کے محمل کا
نہ کر حسن دو ہفتہ پر غرور اے ساقی مہوش	جھلک جاتا ہی اک ہی شب مین ساغر ماہ کامل کا

قلق ہوتی ہی آسانی سے جانبازونکی حل مشکل
حقیقت مین بہت ہی دم غنیمت تیغ قاتل کا

فسونگر حسن عارض ہی مرے زہرہ شمائل کا	گمان خط زنخدان پر ہی دو دو چاہ بابل کا
نہین کم ظلم سے لہو لعب بھی میرے قاتل کا	ہوا کرتا ہی جیسا اسکے گھر مین رقص بسمل کا
اٹھایا جب دوئی کا اتحاد عشق نے پردہ	تو عالم چشم مجنون مین ہوا لیلی کے محمل کا
شبیہ اس کشتۂ دیدار کی تو کھینچنا بہزاد	مصور گر ورق پا آبیاض چشم بسمل کا
دم قتل اسکی بیتابی نے میری آبرو رکھ لی	نہ مین شرمندۂ احسان ہوا شمشیر قاتل کا
نہ کیونکر بازی طفلانہ قاتل دم بدم ٹھہرے	ہوا ہی ایک کھیل اسکو تماشا رقص بسمل کا
بڑا جھگڑا کا کمند لعنت کا ابھی اٹھایا ہی	بہت مشکل ہی بچنا ان بلاؤن سے مرے دلکا

[illegible]

گھل گھل کے شمع بزم جو یون ہوتی ہی تمام
پرچھاوان پڑ گیا ہو کسی دلگداز کا

لی ضعف اریونسے مری نازنین نے جان
انداز نے بھی ساتھ دیا اُنکے ناز کا

اُس زہرہ وش کے گانے مین منھ آ گئی دکھائی
حائل اگر نہیچ مین پردہ ہو ساز کا

اظہار عشق رنگ رخ زرد نے کیا
بندھے یہ اتہام ہی افشائے راز کا

ہو گی قضائے عمر ہی وا اپنی زیر تیغ
آیا ہی آج وقت ہماری نماز کا

مرغان دل کی کشمکش اس دام مین ہے
کوتاہ حوصلہ نہو زلف دراز کا

نالان ہی ایک حلقۂ مغنی کے ہاتھ سے
دامان دل بھی کیا کوئی پردہ ہی ساز کا

کیا کیا لیے ہین شوخ تلون مزاج خلق
نیرنگ دیتی ہی مجھے رنگ ساز کا

بحر جہا نمین اپنی بقا ہی حباب وار
ہو نقش آب نام ہمارے جہاز کا

عیسی و خضر بھرتے ہین دم لیست کا عبث
دیکھا ہی نہین ہی منھ تری شمشیر ناز کا

مخصوص یار غمزہ و عشوہ ہی کچھ نہین
رکھتا ہی اُس سے ناز بھی دعوی نیاز کا

عشق بتان میں نزع مین توبہ کا دھیان ہی
ہنگام قضا رہی وقت احتراز کا

پیدا تو کوئی اتنی حقیقت کرے قلق
دعوے کچھ ایسا سہل ہی عشق مجاز کا

ساقیا تھوڑی سی مدد دے نہیں کچھ سوجھتا
روئے میرے رونے پر جیسا بھی میں دو ہون اسیر
اُس شہ خوبی کے سر داغ عشق سے خالی ہر گھڑی
حلقۂ گیسو تو اُسکے پھانسنا منظور ہے
دل گیا آباد ہمنے داغہائے عشق سے
بت پرستی چھوڑ کر اب حق پرستی کیجیے
وقت غمخواری جو وہ صیاد یاد آیا مجھے

کر علاج بے نشہ کی عید گشت ہون خط جام کا
چشم گریان بن گیا ہر ایک حلقہ دام کا
اب دلمین سکہ جاری ہے اُسی کے نام کا
پڑ رہا ہے ڈورا مرغ دل پہ چشم دام کا
گنج ڈالا اس خزانے مین تمھارے نام کا
نے کہنا کہا نا کس نفس نا فرجام کا
پڑ گیا پھندا گلے مین صبح کو کے دام کا

سوز غم سے اے قلق رونا مجھے یاد آ گیا
آ جب ٹپکا کوئی آنسو کباب جام کا

باد بہار و مے ہمیشہ اُس بت چالاک کا
کیا مہک سے بس گیا سارا مکان ہے گلبدن
ساقیا مے ہے مین جاسے مکشی کے رات دن
عشق مین با بخودی رہتا ہون دن بھر رات مجھے

سرمہ چشم تم مین ہو یارب ہماری خاک کا
غنچہ چٹکا یا کھلا بقچہ تری پوشاک کا
ساہبان کر رہین ہو بھی اُس بستان کا
شام وصلت کی خوشی غم صبح فرقت ناک کا

۲۱

[illegible]

ابھی نہ سمجھا ہے سبب دریا پہ کب جاتے ہو روز
تم بھی چھینٹا کھا گئے شاید کسی پیراک کا

الحذر اُٹھتے ہی کیا کیا ای قلق حمام مین
یار پر سیل طبیعت دیکھ کر دلاک کا

ہے وہ مسکن آپ کے دیوانۂ بیباک کا
اک بگولا ہے فلک جس دشت وحشتناک کا

مٹ گئے پھر بھی ہے باقی شوق دیدار یار
چشم پر حسرت ہے ہر ذرہ ہماری خاک کا

سچ تو ہے نشہ مین کیا ہی سوجھتی ہے دور کی
ماہ پر دھوکھا ہوا خشت خم افلاک کا

وحشت غم مین اُٹھا رہتا ہے کیون جگر مجھے
کیا مین چو رہتا ہون مہد گردش افلاک کا

اوج پر اسدرجہ سیلاب سرشک گرم ہے
برق اک شعبہ ہے بحر اشک آتشناک کا

ساقیا گلگشت مین بھی ہے ادب مد نظر
پھول آنکھوں سے اُٹھا لیتا ہون نخل تاک کا

خال کا بوسہ دیا تو چشم میگون پھیر لی
نشا اُترا مے کا نشا چڑھ گیا تریاک کا

دیکھکر جانبازون کا مجمع سہا دنگاہ مین
حسرت دل تک رہی ہے منہ بت سفاک کا

زور دکھلایا اثر جذب دل نخچیر نے
بڑھ گیا حلقہ کمند آسا تری فتراک کا

دیکھنا کیا فیض صحبت ہے لب جانبخش کا
نام ہے چوب حیات اُس شوخ کی مسواک کا

۲۲

یہ تمنا ہی لبِ جانبخش ہو گر کوئی تیر
ہون دہانِ زخم سے بوسہ لبِ سوفار کا

سیکڑون روزن سے جھانکا ہی پری مین ہمنشین
کیا اثر دیوار مین ہی قہقہہ دیوار کا

خون سے تر ہر دم رہا کرتا ہی او خونریز خلق
زخم دامن دار کیا رومال ہی تلوار کا

رات دن کن گردشون مین اپنی کٹتے ہین قلق
انقلابِ دہر ہی پھرنا نگاہ یار کا

گر پڑی بجلی تو ذکر آیا ترے رخسار کا
چل گئی تلوار جب چرچا کیا رفتار کا

بل جو پڑ جائے سراسر نقش ہی تلوار کا
حسن ہی تیوری سے افزون ابروِ خمدار کا

حکم جنت مین تو جانیکا نہین شیطانکو
کوے جانا نمین ہی یا رب دخل کیون اغیار کا

تیغ عریان پر پڑا جو اُس دُرِ دندان کا عکس
موجہ آب گہر جوہر بنا تلوار کا

ہڈیون سے میری نفرت تھی ہما ے تیغ کو
استخوان تک پہونچی جب مُنھ پھر گیا تلوار کا

اسلیے ہر دم عرق افشان جبینِ یار ہی
تا بھڑک جائے نہ شعلہ آتش رخسار کا

او شکر لب تو عرق آلودہ عارض پر نہین
پی رہا ہو رس شکر خوار اگل رخسار کا

جو خریداری کو آیا جل گیا ای برق حسن
آجکل شہرہ ہی تیری گرمی بازار کا

[illegible]

شب کو کہتے ہیں آنسو تر دن کو خورشید
انگیٹھ شعر نہیں ظاہر ہو اعشقِ پنہان
کی ہو جس منھ سے صفت اُس سے بُرا کیا کہیے

روز نیرنگ یہ دکھلاتا ہے نقشا اُن کا
[illegible] پردہ کیا کھل گیا پردا اُن کا
[illegible] زخم سے کچھ کہیے شکوا اُن کا

اِی قلق گو نہ کہیں لیکن سمجھتے ہیں یہ خوب
میری اُلفت سے ہوا خلق میں شہرا اُن کا

وصل سے افزون ہیں شیلا ہو گیا (?)
مر گئے تو مٹ گیا وہ شور و شر
رہتی جو دل میں گرے یادِ بتان
مر گیا سن کر صدا قلقل کی میں
ہون وہ مجرم جب اُٹھائے میں نے ہاتھ
بندۂ درگاہ کو کر کے شہید
اہل دنیا بھولے ہیں اللہ کو
او شکر لب کیا لگا یادِ انت پر

دردِ دل درمان سے دونا ہو گیا
سو گئے ہم شہر سونا ہو گیا
کعبۂ دل بھی شوالا ہو گیا
ہجر میں شیشہ پنچا ہو گیا
باب توبہ رفتہ وا ہو گیا
نیچہ قاتل کا دونا ہو گیا
ہر کوئی بندے کا بندا ہو گیا
نیچہ جو منھ پہ میٹھا ہو گیا

۲۴

[illegible]

[illegible]

ایک بیک خندۂ افزونسے نکل آئے اشک	واے تقدیر کہ ہنسنے مین بھی رونا نہ گیا
لن ترانی کا مزا پوچھا موسیٰ سے کوئی	ارنی کہتے تو کہہ بیٹھے پہ دیکھا نہ گیا

خط تو قاصد کو دیا لکھ کے ولیکن مجھسے
اے قلق گھر کا پتا اُس کے بتایا نہ گیا

تجھسے گلزار جو اے بلبل نالان چھوٹا	اس دل افگار سے بھی کوچۂ جانان چھوٹا
تھا گرفتار وہ ہر روز نگہبانی مین	اک مرے مرتے ہی سو رنج سے دربان چھوٹا
مژدہ اے دل کہ بس اب اپنی اجل آ پہونچی	حسرت اے جان کہ ہمسے در جانان چھوٹا
حشر کو ہونگا مین اے دست جنون دامنگیر	چاک کرنے مین جو اک تار گریبان چھوٹا
گھر سے نکلو نہ مری جان کہ ہم سنتے ہین	ہوا دو کوڑی کا جب گل سے گلستان چھوٹا
پھر کسی دام مین ہرگز نہ پھنسے گا دل زار	تیرے پھندے سے جو اے زلف پریشان چھوٹا
جیتے جی ساتھ نہ چھوٹا تو لپٹ لگ اے شوخ	خاک سے بھی نہ ترا گوشۂ دامان چھوٹا
غل مچا آگ لگی آگ لگی آگ لگی	کیا کسی داغ سے پھاہا دل سوزان چھوٹا
غیرت و شرم و حیا تجھسے چھٹی تیرے لیے	تجھسے اک دل کا جلانا نہ مری جان چھوٹا

پروانہ وار پھرتی ہے گرد بزم مین
ہوتا نہ عذر شمع کو گر پاے لنگ کا

اگر سینے گے چاک گریبان مراسیح
دیوانہ ہو نئین حسن بتانِ فرنگ کا

نکلا پئے شکار جو وہ شہسوار ناز
ہر صید شیفتہ ہوا زینِ خدنگ کا

لکھے ہین ہمنے وصف خط سبز یار کے
جو دائرہ ہے نامے مین ساغر ہے بنگ کا

یارو بتون کی سنگدلی کا ہو نئین شہید
تعویذ چاہیے مری تربت پہ سنگ کا

پتھرائین آنکھین اسکی آئی جو بے مثال
عارض ترا ہو نور کا آئینہ سنگ کا

دریا مین چھینٹے جب کہ وہ مطرب پسر پڑا
جام حباب جام بنا جلترنگ کا

پر تو پڑے جو اس بت قاتل کے چہرے کا
عالم ہو آب تیغ مین بھی آب گنگ کا

دیکھا جو ساتھ قافلۂ اشک کے قلق
دھوکا ہوا مجھے دل نالان پہ زنگ کا

۲۶

زلف و رخ کی عاشقونکو فکر صبح و شام کیا
رند مشرب ہین ہمارا کفر کیا اسلام کا

اپنی ہستی مٹگئی ہمکو دوئی سے کام کیا
ہو انا المحبوب لب پہ نامہ و پیغام کا

خود فروشی پہ ہے مصروف اب وہ سیم اندام کیا
ہے متاع حسن کا منظور اسے نیلام کا

برنگ شمع روشن ہو گئی ہر موج مے ساقی
پڑا پرتو جو ساغر میں حنائی روئے گلگون کا

مرے نزدیک کیا ہے بوئے مشک و نکہت سنبل
کہ ہوں میں سونگھنے والا شمیم زلف شبگوں کا

لکھی ہے جو غزل وصف دہان یار میں میں نے
بنا ہے آشیاں ہر دائرہ عنقائے مضموں کا

وہ دیوانہ ہوں جب سے شیر مجکو شیر مادر ہے
نہیں کم دامن دریا سے ہر کوہ و ہاموں کا

یہ کی اس طفل لیلیٰ وش نے غم شادی میں خست میں
عوض پتھر کے مارا مجکو ڈھیلا چشم مجنوں کا

گلستاں جا بجا پڑھتے ہیں لڑکے میرے دیوانکو
لکھا ہے وصف جو اس رشک گل کے روئے گلگوں کا

چرا کر دلکو دزدیدہ نظر سے ساقی مہوش
کٹورا آپ وہ ٹڑاتا ہے یہی چشم میگون کا

تصور جو ترے دانتوں کا آیا عین قے میں
نظر آیا ہر اک آنسو میں عالم در مکنون کا

وہ دیوانہ ہوں سایہ جس شجر پر پڑ گیا میرا
ہوا اس پر تعین ای پری ہر بید مجنوں کا

وہ منصف ہوں کبھی افسانہ لیلیٰ جو لکھتا ہوں
قلق خامہ بنا لیتا ہوں شاخ بید مجنوں کا

پڑ گیا پرتو جو شب اس انجمن افروز کا
شمع پر دھوکا ہوا خورشید عالم سوز کا

جلوۂ رخ دیکھ کر اس مہر عالم سوز کا
ماہتاب ان پر ہوا عالم چراغ روز کا

روزن قبر سے جھانکے جو وہ عیسیٰ آیا
مر گئے پر بھی ہمیں دید کا آزار رہا

چوم لیں نشہ میں آج انکی نشیلی آنکھیں
عین بیہوشی لذت میں بھی ہشیار رہا

رُخ سے اپنے جو نقاب اُسنے اُٹھایا تو کیا
پردۂ شرم وحیا مانع دیدار رہا

وحشت میں رہے ہیں قیس سے لاکھوں ہمراہ
سارے دیوانوں کا میں قافلہ سالار رہا

بے خطا کون دل آزار خفا تھا تجھسے
عمر بھر تو جو قلق زیست سے بیزار رہا

جائے خون ہر زخم سے فوارہ چھوٹا نور کا
خنجر قاتل نے کیا چاٹا ہے پتھر طور کا

عکس پڑ جائے اگر اُس کے رُخ پُر نور کا
شمع کا شعلہ وہیں بنجائے شعلہ طور کا

کر گیا بیخود نظارہ ایک شک حور کا
کاجل آنکھوں میں تھا کیا وہ دچراغ طور کا

ہوش کھو دیتا ہے عفت اس سراپا نور کا
ہے چمک دانتوں میں جلوہ ہے برق طور کا

دیکھکر بیہوش ہوں جلوہ رُخ پُر نور کا
مٹی کے ڈھیلے کے بدلے سونگھیں پتھر طور کا

جان دی ہے دیکھکر حسن اک سراپا نور کا
ہو مرا صندوق بھی چوب نہال طور کا

جب چلا وہ گام دو اک حشر برپا ہو گیا
شورش خلخال کو سمجھا میں نعرہ صور کا

[illegible]

۲۹

ہو گیا شاید گذر اُس شاہ برق طور کا
وادی ایمن مین اُٹھتا ہی بگولہ نور کا

کچھ سیاہی بتلگئی ہی بل نے تیرگی
صبح کی آنکھون مین ہی کاجل شب دیجور کا

چاہیے جھک جھاک کے ملنا سب سے دیکھو سرکش
ٹھوکرین کھانا نتیجہ ہی سر مغرور کا

جو کہ روشن دل ہین اُنمین عیب بھی ہوتا نہین
دیکھ تو دیکھا ہی کسنے چور شمع طور کا

دامن نظارہ خار خط سے اُلجھا رہنے دے
چاہیے ای رشک یہ وہ چہرہ پُرنور کا

تم ہوے آزردہ بوسے لیکے پچھتاتے ہین ہم
کیا لب شیرین کا بوسہ بھی ہی لڈو بور کا

عشق خط نے کر دیا ہی ناتوان ایسا مجھے
قد خم گشتہ مرا حلقہ ہی چشم مور کا

دست نازک جھاڑ کی شاخین کنول مین چھپا دین
صاف قد یار فرشی جھاڑ ہی بلور کا

نور کے جھڑتے ہین مجھے آگ جب دیتا ہی وہ
کیا تنیچے مین بھی ہی قاتل کے پتھر طور کا

گرم رفتاری تری ای شعلہ وہ ہی شعلہ خیز
نقش پا گویا کہ ہی فرشی کنول بلور کا

اور دو دن مغمتو نئی چکھیان کر لیجیے
ایک دن ہو جاؤگے لقمہ وہان گور کا

سچ مثل ہی رو بر و جھوٹے کے سچا رو سیاہ
بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہوا منصور کا

تا کہ سوان کردن نخت دل روشن کے ساتھ
سقف گردون مین لگا دون جھاڑ مین بلور کا

لکھنا ہو وصف شعلۂ رخسار یار کا	جلے ورق ہو ہاتھ مین پتا چنار کا
بیمار عشق ہون لب و دندان یار کا	نسخے مین میرے چاہیے شربت انار کا
رشتے کی طرح سے در دندان کا تیرے زار	ساکن ہو کوچہ گھر آبدار کا
آثار عشق خاک سے بھی اپنے ہین عیان	بیوجہ رنگ زرد نہین ہو غبار کا
ہر ذرہ اپنی خاک کا ہو چشم انتظار	یارب ادھر بھی ہو گذر اس شہسوار کا
ہم عاصیونکو بعد فنا بھی یہ خوف ہو	تختہ الٹ نہ جائے زمین مزار کا
کلیان تلک نہ نکلی تھین جب سے اسیر ہون	دیکھا مزا نہ کچھ چمن روزگار کا
چشمان یار کرنے لگین ہین دلونکو صید	ان آہوونکو شوق ہوا ہو شکار کا
وہ دل جلے ہین شعلہ جو اللہ بنگیا	اٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا
یاد مژہ نے باغ دل داغدار مین	کھٹکا لگا دیا خلش نوک خار کا
کشتہ ہون ایک ترک کے تیر نگاہ کا	انداز مرغ دل مین ہو زخمی شکار کا
رخت سفید صوت مینا مے ہو سرخ	کیا رنگ پھوٹ نکلا ہو اندام یار کا
پھولونکی جا پیالہ ہو لبریز پھول سے	سنجا ہو میکشو قلق بادہ خوار کا

نقصان خط سے کچھ نہوا حسن یار کا

[illegible]

ہوا کشتہ میں جب وہ مسکرائے دو ہی لیکر
بنی موج تبسم تیغا برق لن ترانی کا

رکھا جب زیب دندان آپنے انگشت سیمین کو
ہوا شک مجکو سیپارہ مین گا غنچے کی نشانی کا

صفت لکھنا ہی کرشاک مہر کے پروے تاباںکی
سیاہی مین ہو ضم دود چراغ آسمانی کا

نہ گویا ہو سکا طوطی خط سبز بھی ابتک
اسی منہہ پر ہی دعوا آپکو معجز بیانی کا

جسے عقد ثریا آسمان پر لوگ کہتے ہین
پرانہ دستہ ہی انکی قبائے آسمانی کا

آئی لکھنو مین کوڑلوںکے مول ہین گوہر
ستون شکوہ ہی جنس حسن حوبلی کی گرانی کا

وہ ہم صیاد پیشہ ہین تفنگ کلک فکرت سے
شکار اب کھیلتے ہین وزہ غرفان معانی کا

قدم رکھتے ہی عشاق کے کٹتے ہین القاتل
ترے کوچے مین کیا چھڑکاؤ ہی خنجر کے پانی کا

ستارونکا جو شک ہی آپکے ماتھے کی افشان پر
گمان تم لعنونہ ہی دود چراغ آسمانی کا

ترے قاتل کو طفلی مین بھی تھی مشق ستمگاری
معلم سے سبق پڑھتا تھا وہ شمشیر خانی کا

جھکا کر سر دم فکر سخن مین ڈوب جاتا ہون
گریبان تفکر ہی بھنور بحر معانی کا

کیا ہی سرمے کے دنبالے نے قتل ایک عالم کو
دکھایا آج جوہر اسنے تیغ اصفہانی کا

دم تحریر گلہائے مضامین خندہ کرتے ہین
صریر کلک کیا نالہ ہی مرغ بوستانی کا

مین دیکھونگا کسیکو مصحف رُخ کی قسم کھا کر
نہین دیتے ہماتے ہرگز گریبان ہین کٹے جتنے
نکالا اب منھ سے اوسکا فرشتہ کلمہ بدگمانی کا
لب خنجر سے کب شکوہ سُنا تشنہ دہانی کا
گلوئی کی دشمنی مین کار روغن کرتی ہے شبنم
ہر اک پھول اپنی نظرو مین کنول ہے تیل پانی کا

لگا تا ہون ریاض نظم مین نخل گل مضمون
قلق مین باغبان ہون گلشن رنگین بیانی کا

سب مجھے ناشاد چرخ کینہ پرور نے ستا رکھا
رہی دشمن نے میرے دوست سے مجکو جدا رکھا
لگاوٹ سے علاج کرتی ہے کچھ پھر تیغ قاتل کی
مگر زخم دگر کو کیا کوئی تسمہ لگا رکھا
غنیمت جانتے تھے دور ہی سے دیکھنا اُسکا
سو یہ بھی تو نے او چرخ ستمگر ناروا رکھا
نہ تھکین حسرتین دل کی رہی منھ دیکھنے کی لعنت
قبیلہ آئینہ بس ہمکو صورت آشنا رکھا
تمنا دیکھنا جانبازو لاکھون سر کٹا ڈالے
جو قاتل نے کبھی قبضے پہ ہاتھ اپنا ذرا رکھا
تو وہ گل ہے کہ سُنکر تیری آمد عندلیبون نے
چمن مین فرش پا انداز پھولونکا بچھا رکھا
اُڑا کر لے گیا دل طائر رنگ حنا میرا
بحث بہتان مین تجھپہ روز جنا رکھا
غرض یہ تھی کہ بندے میرے خط کونین کا پائین
خدا نے اسلیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا

سُرخ رُو ہو گئی ثابت قدمی اُس کی قلق
پاؤن تک بہکے جو خونِ سرِ فرہاد آیا

مہندی مل کر جو اُترکِ ستم ایجاد آیا
خونبہا ہاتھ مین لیتا ہوا جلاد آیا

دم مین عاشق کے وہ شوخ ستم ایجاد آیا
دام مین صید گرفتار کے صیاد آیا

باغبان آیا گلستان مین کہ صیاد آیا
جو کوئی آیا مری جان کو جلاد آیا

وائے قسمت ہوا صد قے مین بھی چھٹنا نہ نصیب
روز بازار مین لے کر ہمین صیاد آیا

ذبح کرتے تو کیا پر مری بے جرمی پر
آٹھ آٹھ آنسو ون روتا ہوا جلاد آیا

بعد مرگ آئی لبِ گورِ فریدون سے صدا
چین اب اُمن مادر کا ہمین یاد آیا

گلشنِ دہر مین وہ مُرغِ ستمدیدہ ہون
اُڑ گئی نیند اگر خواب مین صیاد آیا

گلے رکھ رکھ دیے تلوار پہ جانبازون نے
امتحاناً جو کسی روز وہ جلاد آیا

سخت جانی کا مری جان جو قاتل نے سُنا
دل کڑا کر کے بہت خنجرِ فولاد آیا

ہم مٹے جاتے ہین تم محوِ خود آرائی ہو
خنجر آیا ہو کہ آئینہ فولاد آیا

تھا جو قسمت مین لکھا ہو گا جو انہین حفن بن
تو لڑکپن مین بھی تعلیم کو حداد آیا

کھنچی تصویر مری [illegible] ... [illegible]

[illegible]

... زبان ... دہن ... [illegible] رہا

کبھی ... دل ... خراب رہا

ذوقِ سخن ... [illegible] ... رہا

ذوقِ نشاط ... [illegible] ... اضطراب رہا

ردیف [illegible]

فرطِ شوق ایمان وان ہجوم خواب رہا
کیسی کا ساتھ بعد بہار ساغر بادہ خواری کی
مگر ... میکدہ خراب رہا
... ہوا یا عرش سفیدی چشم
... قصرِ صدف خراب رہا
... زلفِ جانان سے
... اضطراب رہا
... خالِ عارض گلگون ... کھینچا
... شگفتہ سدا گلاب رہا

اسے چمن مین ... زخمِ دل ... لعاب رہا
زبان تیغ مین باقی ... خطوط کا
... کبھی مضمون نسخ ... رہا
ہمیشہ تو کی زبان ... کتاب رہا
... گذری ... تھی ... [illegible] رہا
... لحاظ رہا ... حجاب رہا
وہ زور ... کمان ... حرفِ دل
... جب تک شباب رہا

غزل ۳۴۹

حسد کی جا نہین یہ اپنی اپنی قسمت ہے	کسی پہ لطف کوئی مورد عتاب ہا
شب فراق بس اک پل جھپک گئی جو آنکھ	تمام عمر مجھے انفعال خواب ہا
فراق یار مین سیلاب جوش گریہ سے	بسان مردم آبی میان آب ہا
کسیکی آتش فرقت مین یہ بھی جلتا ہے	کبھی نہ تانے پہ آرام سے کباب ہا
ریاض دہر مین وہ خفتہ بخت ہین کہ سدا	ہمارے باغ کا سبزہ بھی مست خواب ہا
سمجھ کے وادی الفت مین رکھ قدم اے دل	یہ راہ وہ ہے جہان خضر بھی خراب ہا
لگا یا ساغر مے بھی نہ منھ سے اے ساقی	امیدوار شرف کا یہ آفتاب ہا

نحیف کو اُڑ کے چلا اے قلق غبار اپنا
یہ خاک اُڑنے پہ بھی عشق بوتراب ہا

صلح ٹھہری فیصلہ با کیہ گر ہونے لگا	غلط ادھر ہونے لگا شکوہ اُدھر ہونے لگا
دم کی آمد شد نے قوت تیغ یہ دھوکا دیا	طائر جان پر گمان نامہ بر ہونے لگا
دست وحشت سے ہمارا ٹوٹکر ہر تار جیب	صورت مرہم بہر ناسور جگر ہونے لگا
مین فقیر دشت پیما بادشاہ وقت ہون	ہے سر کو جب جنون کی جنبش چتر ہونے لگا

[illegible]

ای قلق مین ہون وہ نازک دل کہ نور ماہ سے
جب کتان پرزے اڑاکر سے جگر ہونے لگا

قسمت سے مل گیا مجھے ساغر شراب کا
چھپنا ہی نجم بخت نے برج آفتاب کا

اُس مہ کے ہاتھ مین نہین ساغر شراب کا
مہتاب سے مقابلہ ہی آفتاب کا

ہر سال قبر پیر مغان پر چڑھاتے ہین
شیشہ شراب ناب کا دونا کباب کا

انصاف پر کچھ آپس مُردن تو باغبان
ہو قبر عندلیب مین تختہ گلاب کا

رویاے وصل کہہ نہین سکتے ہین شرم سے
عالم ہی پیا خواب مین لوگون کے خواب کا

صورتگر وجود کھنچیو مجھ پیر کی شبیہ
تصویر پر لگائیو روغن شباب کا

سیخ مژہ پہ دیکھکے لخت جگر مرا
کیا کیا جلا بھُنا ہی کلیجا کباب کا

مجھ رند بادہ خوار پہ سایہ پریکا ہی
صدقے مین میرے کھینچیو پیالا شراب کا

دامن جنون سے اس صحرا ہی چاک چاک
دھوکا عبث ہی خضر کو موج سراب کا

بیجا نہین ہی گریہ شبنم دم سحر
لبریز ہو چکا ہی پیالا گلاب کا

پیر مغان کے عرس مین یون آئین اہل زہد
گاگر کے بدلے سر پہ سبو ہو شراب کا

۳۵

[illegible]

گلچین نہال آرزوے عندلیب ہین
ہے دید ہم تجکو چاہیے دینا گلاب کا

دستِ نگاہ شوق کو پاس ادب رہا
پردہ کیا نہ فاش تمھاری نقاب کا

چلتی ہے تیز مقتل عشاق مین بہت
دم چڑھ نہ جاے یار کی تیغ خوش آب کا

اب ہے قلق وہ جوش وہ یہ مستیان کہان
پیری اُتار دیتی ہے نشہ شباب کا

گلو پر صاف دھوکا ہو گیا نگین کٹورے کا
رگِ گل مین جو عالم تھا تری انگیا کی ڈوری کا

برابر ایک سے مصرع نظر آتے ہین ابرو کے
تواردکیسے پایا ہے ایک ہین مضمون چوری کا

یہ ہم غم کھاتے کھاتے اک نہ اک دن جان جائیگی
ضرر رکھتا ہے اے دلبر نتیجہ سیر خوری کا

ہوا ہے ہمکو اک مطرب پسر کی زلف کا سودا
ہمارا شور وحشت بھی اک ٹپا ہے شوری کا

خفا ہے گالیان دو چاہو نیند و نہ آنے دو
مین سوتے سوتے چونک اٹھتا ہون مجھے لپکا ہے چوری کا

اگر تم بوسۂ سیب ذقن سے ہو گئے قائل
گلے پر پھیر دیجیے چاقو میوہ خوری کا

کوئی شیدائے عارض ہے کوئی زلفونکا دیوانہ
کسی کو عشق کالی کا کوئی عاشق ہے گوری کا

کہین اچھی جو صورت دیکھ لون دیدۂ نظر دوسے
مری آنکھونکو چورونکی طرح لپکا ہے چوری کا

شبیہ وش اپنے ہاتھ میں وہ شوخ سیمتن ہوگا
منجم کہتے ہیں اس چاند میں سورج گہن ہوگا

پے صید افگنی عازم جو وہ ناوک فگن ہوگا
تو آہوے سپہر اونکا بھی نشانہ ہرن ہوگا

اگر وہ شعلہ رو رونق فزائے انجمن ہوگا
ترا پروانہ پھر کوئی نہ اے شمع لگن ہوگا

لبوں پر دم ہی مشتاقوں نے کیا تو منھ چھپاتا ہی
نہ اک بوسے سے بوسیدہ ترا سیب ذقن ہوگا

نکل جاؤنگا گر سودائے گیسو میں سوے صحرا
تو ہر اک جادۂ رہ مثل افعی راہزن ہوگا

تری الفت میں ہمنے کیسے کیسے کوہ غم کاٹے
کوئی شیریں نہ تجھسی اور نہ ہمسا کوہکن ہوگا

وہ لاغر عشق میں ہیں امتحان ہمنا کرلیجے
کہ مور ناتوان پر بھی یہ میرا پیرہن ہوگا

ثبات اپنا ہو تو ہنسیے کسی کی بے ثباتی پر
چمن میں گریۂ شبنم پہ گل کیا خندہ زن ہوگا

پڑیگا عکس نور رخ جو تیرا تیرے بازو پر
بہ رنگ سبعۂ سیارہ تابان نورتن ہوگا

نسیم آسا ہوا سے دامن شمشیر قاتل ہے
شگفتہ صورت گل اپنا ہر زخم بدن ہوگا

بہار حسن چھا جائیگی نظارے سے عاشق کے
سواد چشم بلبل خال رخسار چمن ہوگا

تاسف کی نظر سے جب وہ بعد قتل دیکھے گا
تو اپنا دامن نظارہ قاتل کا کفن ہوگا

پے گلگشت جائیگا اگر وہ غیرت گلشن
غبار پائے رنگین غازۂ روے چمن ہوگا

۳۷

۳۸

کفر و اسلام کے جھگڑونسے چھڑایا صد شکر	قید مذہب سے جنون نے مجھے آزاد کیا
محفلِ غیر مین بلوا کے جلایا ہم کو	تمنے خلوت مین کسی دن نہ ہمین یاد کیا
جسمین مضمون رقم تھا تری خوش چشمی کا	تو اسی شعر پہ استاد نے بھی صاد کیا
کوہ غم ہمنے بھی او غیرتِ شیرین کاٹا	جوش الفت مین تمہے پیشۂ فرہاد کیا
ایک دن بھی نہ ہمارا کوئی کہنا مانا	ہم بجا لائے جو کچھ آپ نے ارشاد کیا
تیرے دیوانو نکا کس دشت مین مسکن نہوا	کونسا ہے وہ خرابہ جو نہ آباد کیا
حسرت قتل ہی نے جان لی اپنی صد شکر	موت نے ہمکو نہ شرمندۂ جلاد کیا
دیکھو اس عشق فسونساز کے نیرنگ آخر	جان لی قیس کی ٹکڑے سر فرہاد کیا

لاکھ چاہا مگر اک شوخ ہمارا نہ ہوا
کیا جوانی کو قلق مفت مین برباد کیا

ہجر مین رونے سے دیدۂ تر کیا ہو گا	ایسے چھینٹو نسے فرو سوز جگر کیا ہو گا
یادِ اغیار جو وہان ہر گذر کیا ہو گا	دل مین اس شوخ نہ بر انداز کے گھر کیا ہو گا
خرمنِ ہستی عاشق کو نہ کر خاک سیاہ	اسمین حاصل تجھے ای برق نظر کیا ہو گا

۳۹

بڑھکے دانتوں سے ترے اُس گلِ تر کیا ہوگا | موتیا باغ میں ہمسنگ گہر کیا ہوگا

مئے عرفان سے نہ لبریز ہو ممکن ہی نہیں | کفِ نرگس میں تہی ساغرِ زر کیا ہوگا

صورتِ افعی گنجینہ نہ بن حافظِ مال | اپنے ہی کام نہ آیا تو وہ زر کیا ہوگا

مست ہے اُلفتِ ساقی میں جو دل خوف نہیں | کشتیٔ مے کو یمِ غم سے خطر کیا ہوگا

حاصلِ زیست یہی ہے کہ تری اُلفت ہو | دل ہے حسرت زدۂ داغ جگر کیا ہوگا

اُلفتِ ننگِ طلا دی نے کیا مستغنی | محوِ دیدار ترا طامعِ زر کیا ہوگا

آنہ وہ ہوگا تری تیغ نگہ سے دلِ صاف | قائلِ معجزۂ شق قمر کیا ہوگا

پیرِ نفس نہ ہو تو ہے اگر سالکِ شوق | راہزن خضرِ رہِ دشت سفر کیا ہوگا

عاشقانہ جو ہوں اشعار تو دل پر لگے چوٹ | دردناکوں میں نہ ہوگا تو اثر کیا ہوگا

افعیِ زلف کا ہوگا دلِ پرداغ میں دھیان | بے نگہبان درِ گنجینۂ زر کیا ہوگا

تیغِ غم تشنۂ صہبا سے کوئی رکتی ہے | ساغرِ بادۂ گلرنگ سپر کیا ہوگا

یہ وہ آہیں ہیں جگر دوز کہ لگے آگ | نالۂ بلبلِ شیدا میں اثر کیا ہوگا

اور اک دزدِ کفن کا لیا کھٹکا ہمراہ | منزلِ گور میں یہ رختِ سفر کیا ہوگا

بلندی عشق کی جب بانگ انا الله الصمد [illegible]
نعرہ ناقوس برہمن سے [illegible] کا
یار زور اپنا نہال جان نثاری پہ [illegible]
[illegible] قدمین چھل لگا [illegible]
کشور وحشت مین مین اک پہلوان نو دار تھا
قیس نے کیا اوٹھا سنگ [illegible] زنجیر کا
جب ہوا گرم کلام [illegible]
[illegible]
[illegible] کا
نالہ [illegible] ناتوان پر [illegible]
زندہ جاوید ہون کیونکر نہ سب [illegible]
اے بہار رحمت ابر ہے قاتل ترے شمشیر کا
لب سراپا جسکی [illegible] موزون ہو قلق
پھر وصف ابرو مژگان جب قلم ہو تیر کا
کیا بیان نقشہ کرون اوسکی [illegible] کا
صفحۂ دل پر ہے عالم [illegible] تصویر کا
کرم نظارہ نزاکت سے ہو [illegible]

عمر بھر شست بلا مین رہی زخمی کی طرح	گیسوے خمدار کے سودے مین سر ٹپکا کیا
صدمۂ باد خزان غم سے دل لالہ ہا	یہ وہ غنچہ ہے کہ بے موسم سدا چٹکا کیا
جب ستایا درد عشق دخت رز نے ساقیا	لیپ پیر بادۂ گلگوں کی لپھٹ کا کیا

شاہ اختر کا یہ مصرع نقش ہو دلپر قلق
ناک کا تنکا ہماری آنکھ مین کھٹکا کیا

صاف لکھ بھیجا جواب اُسنے مری تحریر کا	لو لفافہ کھل گیا سادہ خط تقدیر کا
اے منجم وصل ہوگا کسدن اُس مہ پارہ سے	آئیگا روز شرف کب کب تقدیر کا
جسکو دیکھو زیر کف گلرہ زمین آتا ہے وہ	گل کے ہاتھ آیا ہے کیا نسخہ کوئی اکسیر کا
کٹ گئی عمر اُس پری کی عشق ابرو مین تمام	برج عقرب مین ہے کیا کوکب ہی تقدیر کا
زیب ہے کہیے وہم رنگین کلام یار اگر	آشیان کنج دہن ہے طائر تقدیر کا
پانو سے مجھ وحشی لاغر کے یہ گھستی نہین	مورچہ کھاتا ہے خرمن دانۂ زنجیر کا
بے لیاقت مدعی پہونچا سکیگا کب ضرر	کارگر کیا نیش ہوگا عقرب تصویر کا
ہیری سوئی اگر میدان محشر مین ہوئی	فائدہ کیا اسمین ہوگا کاتب تقدیر کا

[illegible]

اُسکو اُلفت ناوکِ مژگان جانتی نہین
کونسا دل ہی نشانہ جو نہین اس تیر کا

اُسکے قابو مین دلِ عالم ہی مین حیران ہون
یہ خطِ عارض بھی ہی کوئی عمل تسخیر کا

خانۂ دل تیری صنعت ہی نکر اسکو خراب
نام ہی تعمیر سے ہر صاحبِ تعمیر کا

کشتہ اُس رنگِ طلائی کا ہوس جانکر
کام لیتے ہین ہماری خاک سے اکسیر کا

اہلِ محفل کی زبانگیری کا ہی انجام یہ
دیکھو دنیا ہی مین منھ کالا ہوا گلگیر کا

ای قلق کس درجہ راہِ عقدۂ الفت ہی سخت
پانون یان سب جتے نہ دیکھا ناخنِ تدبیر کا

لکھا مضمون جو اُس شکِ چمن کے روے روشن کا
ہوا دیوان اپنے شانِ بیاضِ صبحِ گلشن کا

دلِ صدچاک حافظ ہی خطِ رخسارِ روشن کا
لٹا کوئی نہ دیکھا ہی نگہبان مہ کے خرمن کا

سو اسیرے گلا کون اُسکے تیغِ تیز پر رکھتا
حقیقت مین ہی گھونٹ کڑوا آبِ آہن کا

نہ نازک دل ہون رنجِ غیر ہی سوہانِ تن عاشق کو
کبھی لین نہ توڑ دوست تو کیا اپنے دشمن کا

گلا مین دیکھکر طوقِ طلائی شک ہوا مجکو
کہ ماہِ نو ہی پروانہ تمھاری شمعِ گردن کا

گھٹا چھائی نہین ہی دودی دودِ باغ پر ہر گل
اُڑا ہی رنگ مسی سے تمھارے ورے سوسن کا

[illegible]

۴۲

گھٹ گیا دلمین خجالت سے ترا دیکھکے قد
سرو گلشن کو بڑا ناز تھا رعنائی کا

دھوم سنکر تری چشم سیہ کی اے شاہ چمین
چشم نرگس کو بھی ارمان ہے بینائی کا

چشم مشکین سے جو اس تیر فگن کی لڑی آنکھ
ہو گیا نشا ہرن آہوئے صحرائی کا

غم عاشق مین کیا ترک نکھرنا اُسنے
گل چراغ آج ہوا مکتب خود آرائی کا

جلسے مین نور کے جلوے نے مجھے چھانکا ہے
چشم روزن مین گمان ہوتا ہے بینائی کا

سب گھمنڈ ٹوٹ گئے ان رقیبونکے مٹا دیتا مین
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا

موجودی غیر کو ساقی نے کرامت دیکھو
شیشۂ مے کو مرض ہو گیا ابکائی کا

ظلم خوبان جہان مجسے قلق اُٹھ نہ سکا
نام بدنام کیا صبر و شکیبائی کا

شہرہ بیوجہ نہین زینت و زیبائی کا
قطع جامہ ہے مرے یار پہ رعنائی کا

سیر دیکھو لب جانبخش صنم کے بوسے
خضر خط کو بھی دعوی ہے مسیحائی کا

طول سا طول ہے مرتا ہون نہ ہوتی ہے سحر
روز محشر ہے لقب اُس شب تنہائی کا

مجھسے اُن آنکھونکو وحشت ہے اگر مجکو ہے عشق
کھیلا کرتا ہون شکار آہوئے صحرائی کا

بیتابی الفت نے کیا ہی سبک ایسا
خاطر پہ گران یار کی نظرون میں ہون ہلکا

وہ سوختہ جان ہون جو اٹھے دود دل اپنا
دنکو صفت شام ہو نظرون میں دھوندھلکا

پھلنی کیا اس نالے نے پتھر کا کلیجا
پوچھو جگر کوہ سے توڑا اپنی رفل کا

جوبن پہ شب مہ ہی ہوا جلتی ہی ٹھنڈی
ساقی کوئی ساغر کئی گلرنگ کا چھلکا

لکھی ہی ہر بس کاوش خال لب شیرین
خامہ بھی مرا پیش ہی زنبور عسل کا

اب یہ نئی ہی کشتۂ دیدار کی حالت
آنکھوں میں مر اٹکا ہی بھروسا نہیں پلکا

پیغام زبانی بھی کوئی کہنے نہ پایا
خط پڑھتے ہی لکھوالیا قاصد سے مچلکا

کس چین کی نیند آتی ہی کیا آمین ہی حسرت
پوچھون جو معبر ہو کوئی خواب اجل کا

ہر وقت محبت میں مرے درپئے جان ہی
پہلو میں قلق دل نہیں دشمن ہی بغل کا

دل خستہ ہو تو لطف اٹھے کچھ اپنی غزل کا
مطلب کوئی کیا سمجھیگا مستونکی غزل کا

عالم تھا پڑی خرمن جان برق اجل کا
جب پیچھے کا منو باڑ دپٹے سے وہ جھلکا

اب یہ خط جام بھی دشوار ہی ساقی
قاضی نے لیا دختر رز کا بھی مچلکا

۴۳

تشنہ کیا جا میں گیا کرتا مری مٹی خراب
گر زمیں چھوڑی فلک سے بہر تربت مانگتا

باغ عالم میں ہر اک گل کے اگر ہوتی زبان
تیری سی بو باس اور تیری سی رنگت مانگتا

ماہ کنعاں کو وہ بیچنے میں تیرے بید ریغ
اپنے یوسف کی زلیخا سے جو قیمت مانگتا

غیر کا احسان یہ چڑھ ہر ہوتی گوارا اگر
شیر دایہ سے نہ میں بعد ولادت مانگتا

پیر میکش کی جو ہو جاتی کرامت آشکار
سا قیا دست ہو وعظ سے بیعت مانگتا

سوکھے ٹکڑے بھی قناعت کا مزا ملتا اگر
پھر نہ بھولے سے بھی منعم نان نعمت مانگتا

نقد ہوش دو جہاں دیتا میں وہ مئے خوار ہوں
ایک ساغر کی مر ساقی جو قیمت مانگتا

صاحب عقل و علم کو بھی دیکھا چین سے
کیا میں اس غمخانہ میں اسباب لہو مانگتا

موسم گل میں نہ تکلیف ورد دیتا واعظا
توبہ جو توڑنے کی پر اجازت مانگتا

وہ چراغ رہ نہیں جو خوف باد دہر سے
سایۂ دست احبا کی حمایت مانگتا

شیطنت کرتا ہے یہ ممکن اگر ہوتا تو میں
بہر غیر روسیہ بھی طوق لعنت مانگتا

تشنۂ دیدار ہوں کیا عجب جو وقت نزع
شربت دیدار ہی میں جائے شربت مانگتا

شوق ولادعیہ میں گذران دیتا دو گواہ
خونگی میرے اگر حاکم شہادت مانگتا

دل اپنا کوئے لف صنم مین ٹھٹک گیا
لو اور شیشے خضر بھی رستہ بھٹک گیا

نظروں مین میری تیر نگہ وہ کھٹک گیا
سینہ جو توڑ کر جگر و دل تلک گیا

تڑپایا اس قدر ہمین درد فراق نے
بستر جگہ جگہ سے ہمارا مسک گیا

جلوے سے نور عارض روشن کے اے قمر
زخمی تمہاری تیغ نگہ کا چاٹ گیا

تشبیہ دی جو ابروئے پرخم سے یار کے
طالع کا ماہ نو کے ستارہ چمک گیا

قاصد سے لیکے خط مرا شوخی تو دیکھنا
مضمون اضطراب کو پڑھکر بھڑک گیا

اب دام مین تمہارے مراد دل نہ آئیگا
اے جان یہ غزال رمیدہ بھڑک گیا

بڑھ بڑھکے بولتا تھا مین رحمت کے نام پر
اعمال نامہ دیکھکے پیچھے سرک گیا

گرمی آتش رخ دلدار دیکھنا
مثل سپند خال کا دانہ چٹک گیا

مجھ روسیہ کی پھیلی یہ تاریکی عمل
جگنو سا آفتاب قیامت چمک گیا

مین نے نہ پائی نام پہ دیکھے جو نہ مرا
تاثیر دیکھو جام ہی خود چھلک گیا

وحشت مین جب وہ خار مژہ یاد آگیا
کانٹا سا میرے پانے جگر مین کھٹک گیا

وادی عشق مین مجے یوسف جمال کے
مین کیا تمام قافلہ رستہ بھٹک گیا

غیروں کو ساتھ لے کے کیا خوب ہم کو شاد | کیوں جی یہی علاج دل ناصبور تھا
پوچھو نہ آفرینش احمد کا تم سبب | منظور اپنی ذات کا اُسکو ظہور تھا
شب بھر دکھا کے راہ نہ آئے جو صبح تک | وہ ایسا کونسا تمھیں کار ضرور تھا
اُٹھتے ہی اُسکے عارضِ پُرنور سے نقاب | کافور شمع بزم کے چہرے کا نور تھا

کچھ آج عاشقی کا نہیں شوق امر قلق
مدت سے اس شراب کا دل کو سرور تھا

ہر دل عزیز میر ابت رشک حور تھا | یعقوب کیا وہ دیدۂ یوسف کا نور تھا
مین کیا کہوں جو وہ صنم رشک حور تھا | آرام جان سرو بدن آنکھوں کا نور تھا
وہ کیا ہوا جو آپکے چہرے پہ نور تھا | اس حسن چند روزہ پہ اتنا غرور تھا
بیدرد تجھسا کوئی نہ اے شوخ حور تھا | جو دل تھا تیرے عہد میں وہ ناصبور تھا
کیا کیا لیے ہیں جذب محبت نے ہم سے کام | جبتک ہمارے بس میں دل ناصبور تھا
پیدا کیا تھا ہمنے تقرب جو یار سے | مشہور اس دیار میں کیا دور دور تھا
بیداد نے تری اسے سب کچھ دکھا دیا | آگے ستمگری کا فلک کو شعور تھا

ارادہ ہے ذقن کا لینگے بوسہ اس سیمی قلبی کے
پڑا چکھینگے ہم بھی اکدن سیب زنخدانکا

مری مٹی مین بھی خاصیت اکسیر پیدا ہی
کہ مین کشتہ ہون اک سیماب پارہ کے المابن دندانکا

پہونچتا ہو کب اپنا ہاتھ اس گل کے گریبان تک
ہوا ہو جسکی خاطر چاک دامن جیب و دامانکا

کیا ہو قتل مجھکو یار کے بیت حنائی نے
بریدہ چاہیے تربت مین میری شاخ مرجانکا

بیابان جنون مین کیون نہ رکھو نین عزیز انکو
گمان خار مغیلان پر ہے تیرے مژگان کا

وہ ترک جنگجو مجھسے اگر آنکھین لڑائیگا
کھنچے گی تیغ ابرو کی چلیگا تیر مژگانکا

گل داغ جنون کثرت سے سینے پر شگفتہ ہین
مرا چاک گریبان بھی ہو دروازہ گلستانکا

نشے بہکا نیکو راہ طلب مین خضر اکثر
بنا مانند چشم غول ہر ذرہ بیابانکا

عنایت گرد صحرا کا قلوح ہمکو کیا خلعت
جنون نے رکھ لیا پردہ ہمارے جسم عریان کا

اگر کرتا وہ نظارہ لب جانبخش جانانکا
سکندر ایکدن خواہان نہوتا آب حیوانکا

رقم کرتا ہون کچھ وصف ابرو دندان جانانکا
ورق آتا ہو نین ہاتھ سے کلک گہر افشانکا

جو اسکا سینہ پرنور دیکھا تو مین سمجھا
ہوا خورشید طالع مشرق چاک گریبانکا

وہ سخت جان ہون جو کرتا مجھے وہ قاتل قتل
یہی چلن تھا جو بازار عشقبازی مین
بھلا ہوا نہ سنی ہمنے بدزبانی یار
اثر اگر کشش شوق قتل دکھلاتی
صفا پر اُسکی مہ و مہر گر نظر کرتے
جو پاؤن توڑکے اک جا نہ بیٹھ رہتا مین
شراب خانے مین ہوتا گذر جو واعظ کا
تمھین بتاؤن مین ناصح کی کسطرح سُنتا
نہ سہنے پڑتے اگر وہ نصدمۂ شب غم
فروغ دیکھ کے اُس شمع بزم کا شعلہ
ہمارے چلن پہ نکرتا نظر اگر وہ کریم
ہمارے روز سیہ دیکھتی تو ہیبت سے
قلق رہا ہی مجھے پاس وضع عشق مین بھی

تو تیغ کا بھی مرے ساتھ دم نکل جاتا
ہمارا اسکے داغ جنون بھی چل جاتا
ہمارے منھ سے بھی اُس وقت کچھ نکل جاتا
تو تیغ کمر یار کا اُگل جاتا
تمھارے چہرے پہ پانے نگہ پھسل جاتا
تو کوئی جوڑ رقیبونکا مجھپہ چل جاتا
جمال دختر رز دیکھکر پھسل جاتا
سنبھالنے سے دل غمزدہ سنبھل جاتا
تو اتنا جلد مین کیون دن کی طرح ڈھل جاتا
تڑپ کے پردۂ فانوس سے نکل جاتا
کھرون کیساتھ یہ کھوٹا درم بھی چل جاتا
شب فراق کا بھی رنگ رخ بدل جاتا
مزاج یار نہ تھا مین کہ جو بدل جاتا

[illegible]

فروغ وودہان ہاشمی آگے نہ ایسا تھا	کیا ہی نام روشن آپنے اپنے اب و جد کا
گناجاؤن ترے دیوانگان عشق گیسو مین	ملے آزاد نامہ جب کسی روح مقید کا

قلق کوئی نہین اب دلمین وارمان بجز اسکے
خدا دکھلاسے جلدی مرقد انور محمدؐ کا

ہم بغل جسوقت ہمسے وہ گل تر ہوگیا	پیرہن کیا جامۂ تن تک معطر ہوگیا
جب مقابل یار کے دانتو نسے گوہر ہوگیا	آب خجلت سے تمام اسکا بدن تر ہوگیا
جسکو وصل اس آئینہ رو کا میسر ہوگیا	بخت اسکا غیرت بخت سکندر ہوگیا
اسنے دکھلایا اثر اپنے طلائی رنگ کا	نقرئی پہنا تو سب سونے کا زیور ہوگیا
پرتو رخسار سے اک آسمان حسن کے	ذرہ ذرہ رو کش خورشید محشر ہوگیا
چاہتا ہی سکا مین کلمہ پڑھون آیا ہی آئے	نامے کے لانیسے کیا قاصد پیمبر ہوگیا
اسقدر کی رخنہ اندازی خلق لگ آہ نے	رفتہ رفتہ یار کی دیوار مین در ہوگیا
لاکھ دربانوں کو بٹھلا مین در انداز اتو کیا	دلمین اپنے خانمان برباد کے گھر ہوگیا
ہمنے لکھا تھا جو خط مین اپنی بربادی کا حال	راستہ ہی مین تباہ اپنا کبوتر ہوگیا

[illegible]

تیغ ابرو کے لگاتے جگر و لب پہ وار
سخت جانی نے شہادت ہی سے رکھا محروم

بدگمان اشنا ہو غیر وہ کیسے بھڑ کانے سے
وحشت عشق نے تار زیست بنا ہی مجھسے

یاد دہن پیچ تری زلف کو کیا کیا اے جان

میرے قاتل نے ذرا مجکو سنبھلنے نہ دیا
حلق پر خنجر سفاک کو چلنے نہ دیا

یار نے عطر بھی پوشاک مین ملنے نہ دیا
پانون باہر مرا زندان سے نکلنے نہ دیا

دام مین لا کے محبت نے نکلنے نہ دیا

پاس مہمان اسے کہتے ہین کہ تار زیست قلق
خار غم آبلۂ دل نے نکلنے نہ دیا

جو ساقیا تو نے پی کے ہمکو دیا ہے جام شراب آدھا
وہ برگ گل ہین کہ رہگئے سب اسی مین کنگیا وہ سارا

کہا نگہی اب وہ لب تر انی تنہ جا پی کی کا عاشق
جو اے کاملین جاہتا ہی تو ذبح کر ڈال جلد قاتل

دماغ دیکھو مرے صنم کا گلا جو کرتا ہون ستم کا
سفید و سرخ ایسی ہے وہ رنگت کہ جب بنا ہو گا جھکا تیلا

تو اپنے ہاتھو نسے کاٹکر وے ہمارے منہ مین کباب آدھا
ہنو محشر کے محکمے مین ہوا ہے ابتدا میرے حساب آدھا

ہنوز کھولا تھا بہر دیدار اسنے بند نقاب آدھا
نچھوڑنا مجکو نیم بسمل کہ پائیگا تو ثواب آدھا

تو دیتے ہین پیار ہی یا تکا بہ وہ مجھے بدقت جواب آدھا
ملا یا ہوئیگا زمین صانع نے آدھا مینہ شہاب آدھا

رضوان ہمین جو روکیگا چلا ینگے ملک
جانے دو ان کو ہین یہ غلامانِ مصطفا

کیا آفتابِ حشر کی گرمی ستائے گی
ہم ہونگے زیر سایۂ دامانِ مصطفا

بادِ خزان ظلم سے سب باغیون نے ہائے
تاراج کر دیا چمنستانِ مصطفا

ہوتے نہ آپ خلق تو ہوتا نہ کچھ بھی خلق
دونون جہان ہین بندہ احسانِ مصطفا

خوف انکو باز پرسِ قیامت کا کچھ نہین
جو امتی ہین تابع فرمانِ مصطفا

دنیا کے ذائقون پر اسی سے نظر نہ کی
سب نعمتون سے سیر تھے مہمانِ مصطفا

خورشید آسمانِ نبوت حضور ہین
برجِ شرف ہی گوشۂ ایوانِ مصطفا

کس سے مثال دیجیے ایسا وہ کون ہے
برتر ہی سب سے بعد خدا شانِ مصطفا

عصیان سے کیون ہین سر بگریبان کہ حشر مین
ہو گا ہمارے ہاتھ مین دامانِ مصطفا

ہونگے رسا نصیب ہمارے بھی ای قلق
دیکھین گے ہم بھی مرقدِ ذیشانِ مصطفا

سودا ہوا ہی جب سے اُس زلف پر شکن کا
تارِ سیہ بنا ہی سنبل مرے چمن کا

بازار گرم کیونکر ہر دم نہ ہو سخن کا
آتش زبان ہی اک اک بلبل مرے چمن کا

۵۱

ردیف | بای موحده

مانگتا ہے یہ دعا اللہ سے ہر دم قلق
بخش دینا بہر پیغمبر برائے بوتراب

پیر ہو لاکے ہیں سب احکام قرآن و حدیث
پیروی اُس رہنما کی کر کہ تا بھٹکے نہ راہ
دوستان مرتضی پر نار دوزخ ہی حرام
حکم جاری اُسکا جن و انس پر کیونکر نہو
کسکی ہی تصویر کا آئینہ خورشید فلک
پڑھیے بعد پنجگانہ اب وظائف کچھ نہ اور

رائے حق رائے نبی ہی عین رائے بوتراب
مشتعل راہ یقین ہی نقش پائے بوتراب
اک کلید قفل جنت ہی ولائے بوتراب
وقت کا اپنے سلیمان ہی گدائے بوتراب
کرتی تھی کس سے زمین باتین سوائے بوتراب
کیجیے نعت محمد اور ثنائے بوتراب

ہمکو ازل سے آج تلک غم ہا نصیب
مدت جو ہمکو ہجر بتان کا ہوا نصیب
ہمسے کجی فلک کی ہمیشہ چلی گئی
ختم اُس نگار پہ ہی سب انداز دلبری
اظہار اُنسے اور کرونگا سوال وصل

رحمت کے نام سے بھی نہیں آشنا نصیب
دشمن کو بھی یہ رنج نہو اے خدا نصیب
اک روز بھی ہمارا نہ سیدھا ہوا نصیب
جو رو پری کو کب ہین نیا زوادا نصیب
خدا کے سمین کہ کہ بگڑ جائے یا نصیب

کیا عندلیب زار کا بھی ہی برا نصیب [illegible]
چھوٹی جو دام سے تو قفس میں ہوئی اسیر
مجھسا نہیں جہان میں کوئی برا نصیب
محبوب زلف یار ہی مدت سے ہی دل
اک جام بھی ہمیں نہ ہوا ساقیا نصیب
دریا ولی کی دھوم تری [illegible]

[illegible]

خضاب بالو نہ ہوتا نہین ہو پیری مین
سیاہ رخت پہنتے ہین سوگوار شباب

عزیز کیون نہون بری مین مجکو موئے سیاہ
کہ اُنمین ہین یہی دو چار یادگار شباب

کمال ضعف سے یہ ورد لب ہو آٹھ پہر
فلق فدائے جوانی قلق نثار شباب

عاشق گیسو قد تیرے گنہگار ہین سب
مستحق دار کے پھانسی کے سزاوار ہین سب

پاس اطبا کو ہو مایوس نچ ستار ہین سب
تیرے بیمار محبت کے بدآثار ہین سب

دلدہی کے بھی نہین طرز نہ اقف اصلا
یہ حسینان جہان نام کو دلدار ہین سب

اب صورت ہو محبت مین تمھاری اے جان
اپنے بیگانے مری شکل سے بیزار ہین سب

ظلم صیاد بھلا جائے یکایک کیو نکر
ہم اسیران قفس تازہ گرفتار ہین سب

حسن یکتائے دو عالم ہو ترا ہی ہر دوست
تیری حد کے مقر کافر و دیندار ہین سب

ایک بھی بات دل لیکے بناہین گے حضور
یہ زبانی ہی فقط آپ کے اقرار ہین سب

بے زبانی سے ہین مجبور نہین سن لیتے
قائل اس آبلہ پائی کے مرے خار ہین سب

نہ پڑو فکر دہان و کمر یار مین تم
کوئی واقف نہین یہ غیب کے اسرار ہین سب

۵۳

[illegible]

بستی نہ ہو یہ عاشق خانہ خراب کی
مٹی کے عطر سے نہ کرو پیرہن خراب

کس درجہ ہجر یار میں ای موت دیر کی
لکھے ہی لکھے ہو گیا میرا کفن خراب

بنو ہیگا جو خط وہ مرا رشک آفتاب
سورج کی ایک روز یہ ہوگی کرن خراب

زلفیں چھٹیں جو انکی کھلے پیچ و تاب سے
دو ہاتھ تیرے واسطے ہوگی رسن خراب

ظالم نے عیش باغ کو غمخانہ کر دیا
یارب اسیطرح سے ہو چرخ کہن خراب

گل ہیں اٹھے باغباں ہیں نہ بلبل کے چہچہے
کیسے اجڑے ہوے ہیں چمن سب کے چمن خراب

تھوڑی جگہ تو مرنے کو اسکی گلی میں دو
مٹی کرو قلق کی نہ ای جان من خراب

ردیف

پاے فارسی

تمہارا فنی گیسو تھا لگے کالا سانپ
بنایا کس لیے افسانے سے کوڑیالا سانپ

خیال زلف میں مانند رہ نالے گیے
ہر ایک روزن دیوار سے نکالا سانپ

رقیب چھوتا ہے زلف سیاہ جاناں کو
خدا کرے کہیں ڈس جائے اسکو کالا سانپ

ہوا ہوں خاک کسی گل کی یاد کاکل میں
کلال تو مری مٹی کا بھی بنا لا سانپ

نہ اسکے کاٹے ہوے جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
تمہارا گیسوے مشکیں بھی ہے نرالا سانپ

[illegible]

صفحہ ۵۵

درماندونکا ہی کون بجز تُجھکے دستگیر
مجہ روسیہ کی ہی یہ عاوقت ہا زپرس
اُلفت کا کیا یہی ہی نتیجہ جہان مین
دل دیکے بحر فکر مین ہو غوطہ زن عبث

اپنے ایاہجو نکو وہ لینگے پناہ آپ
رکھیگا اپنے لطف و کرم رنگاہ آپ
عاشق کو قتل کرتے ہین کیون بیگناہ آپ
دریائے عشق کی نہین پائینگے تھاہ آپ

ردیف	عزم سفر تو ملک عدم کا ہی اے قلق کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلے زادراہ آپ	تاے فوقانی

دشمنِ جان ہین مرے شوخ پریزاد بہت
کہین شیرین سا حسین تو نظر آئے کوئی
بیگناہی نے پس قتل اثر دکھلایا
دل جو دینا تو حسینونکو سمجھ کر دینا
ابھی کچھ قدر شباب آپکو اے جان نہین
شیخ ظلم نہین بھولتے پھلتے دیکھا
جن ہاین تنہا یہ کے معشوق بہت ہین لیکن

تشنۂ خونِ گنہگار ہین جلاد بہت
اب بھی سر دینے کو موجود ہین فرہاد بہت
ذبح کرکے مجھے رویا مرا جلاد بہت
عشقبازی کی بُری ہوتی ہی افتاد بہت
تھوڑے روز ہین دن کیجئیگا یاد بہت
جور مجھپر نکرا ے بانی بیداد بہت
آدمیت نہین جنمین وہ پریزاد بہت

عشاق کتب آرائش دنیا کے ہین پابند
آزاد تعلق ہین گرفتار محبت

مر کر غم گیسو مین ہوا ہمپہ یہ روشن
تاریکی مرقد ہی شب تار محبت

لین اس سیر تو مول کسی لف کا سودا
ہین داغ جگر سکۂ بازار محبت

گل داغ ہین اس باغ کے بلبل ہی تمنا
ہر چاک جگر ہو در گلزار محبت

اُٹھ دل مین کس امید پہ جان اپنی لٹاؤن
مشہور رہی بیقدری سرکار محبت

وہ عیسی دوران بھی غیرت سے اُٹھ جائے
جم جائے جو رنگ رُخ بیمار محبت

بے پردہ وہ یوسف ہو تو حیران ہون خریدار
رُخسار رہون آئینہ بازار محبت

یہ خاک کا پتلا نہ اگر حوصلہ کرتا
کوئی نہ اُٹھاتا نہ کبھی بار محبت

بیریج کے یہ مول لیا کرتے ہین سودا
ہوتے ہین عجب جنس خریدار محبت

اُس یوسف خود کام کی قیمت تو ہو قیمت
بیعانہ مین دل دینگے خریدار محبت

بھٹے کی نہین ای قلق ان ہمسروں سے
یہ طالب زر ہین ہین طلبگار محبت

کہتے صیاد سے یہ کیا کے محبوس کہان رخصت
ہوئے ہم پرندی تو نے کی سیر چمن یار رخصت

۵۶

۵۷

اُس شعلہ رو کے دل کو جو اک لو لگی رہی
مانند شمع کاٹی ہے رو رو کر تمام رات

فرقت مین مجکو نیند نہ آئی ترے بغیر
لوٹا کیا مین فرش پہ دن بھر تمام رات

یہ انتظار یار مین تھا حال صبح تک
باہر کبھی تھا مین کبھی اندر تمام رات

اللہ ری نازکی کہ نہ مرجھایا ایک پھول
پھولون کا پہنے سوئے جو زیور تمام رات

وہ خفتہ بخت ہون کہ کبھی بات صبح تک
بچتا یا اُس قمر کو جگا کر تمام رات

کین تنے گرمیان جو شب وصل اے قمر
کیا کیا جلا ہے چرخ ستمگر تمام رات

تم تو تمام روز بسر عیش مین کرو
تڑپا کرے یہ عاشق مضطر تمام رات

سر رکھکے سو گئے تھے کل اے جان جسپہ تم
تجھ دھرا رہا وہی دل پر تمام رات

اُن ابروؤن کے دھیان مین سویا نہ صبح تک
تیغین کھنچی رہین مرے سر پر تمام رات

بیدار بخت ہمسے سوا ہے جہان مین کون
سوتے بغل مین یار کو لے کر تمام رات

ابکی نکالین دل کے سب ارمان اے قلق
صحبت جو یار سے ہو میسر تمام رات

ردیف ت

یہ بولے جو اُن کو کہا بے مروت
مین کیا تمسے بھی ہون سوا بے مروت

وہ خفتہ بخت ہیں سویا جو ساتھ بھی یار
تو مثل طالع برگشتہ پھیر لی کروٹ

کہا جو وصل میں سو رہ لپٹ کے پیٹھ نہ پھیر
تو ضد سے بولا کہ ہم سوئینگے اسی کروٹ

مسافران عدم اس طرح عدم کو گئے
کہ پھر کسی نے ادھر مڑ کے بھی نہ لی کروٹ

لپٹ کے سینے پہ منہ رکھ کے سوئے ضد دیکھو
تمام رات نہ مجکو بدلنے دی کروٹ

سوال وصل پہ کس ناز سے جفا کے جواب
مری طرف سے خفا ہوکے پھیر لی کروٹ

لپٹ کے سوتے تھے اس گل کے ساتھ جس پہلو
لحد میں بھی ہمیں چین آئیگا اسی کروٹ

ابھی کمال ہی الھڑ ہے وہ بت کمسن
لپٹ کے سونیکی عادت ہے ایک ہی کروٹ

تائے مثلثہ	یہ آرزو ہے رفیق گر نصیب ہو شب وصل لپٹ کے سوئیے تا صبح ایک ہی کروٹ	ردیف

کر دیا دل نے ہمیں مورد الزام عبث
وہ ہلانے نہوے ہم ہوئے بدنام عبث

خوبرویان جفا کار سے الفت کر کے
بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث

جسکے ہم سنتے ہیں جو چاہتے ہو کہتے ہو
بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث

بندے اللہ کے پامال ہوئے جاتے ہیں
ہر قدم فتنہ بپا کرتے ہو ہر گام عبث

صفحہ ۵۸

[illegible]

آنکھیں گر چشم تصور سے کریں کچھ دو حجاب آتش ہو بن سوز رشک الفت سے پکا جاتا ہے	پردۂ دل میں نہاں کرتے ہیں مستور عبث لے کے داغ نہ دھر ام ہم کافور عبث

ردیف	ای قلق ہو گئے انگشت نمائے عالم چاہنے والوں میں اتنے ہوئے مشہور عبث	جیم

۵۹

دل کو ہے داغ الفت دلبر کی احتیاج	ہے بادشاہ جسم کو افسر کی احتیاج
ہر دم تلاش گوہر مضمون ہے طبع کو	ہے نو عروس فکر کو زیور کی احتیاج
دم بھر کو یاد کاوش مژگان کرم کرے	اپنے رگ جنون کو ہے نشتر کی احتیاج
تیرے ہی در پہ خاک نشینوں کو چین ہے	انکو نہیں ہے بالش بستر کی احتیاج
داغ جنون ہے تاج دریا ہے سر پہ	حاجت نہ تخت کی ہے نہ افسر کی احتیاج
عاقل ہو تو تو زیست ہی میں سنگ و بست	انسانوں کو بعد مرگ بھی ہے گھر کی احتیاج
خواہاں بوسہ لب شیرین ہے سرا سر	اس مور ناتوان کو ہے شکر کی احتیاج
اے شکستگی ہے اور دن ... عنادل	خط بھیجئے کو ہے جو کبوتر کی احتیاج
یاد گلو دیدہ بیگو نسے مست ہیں	ہمکو نہیں ہے شیشہ و ساغر کی احتیاج

[illegible]

[illegible]

بے سبب تو نہیں سرگوشئی رباب نشاط	عشق صادق کا مرے فاش ہوا راز کچھ آج
امتحاں کا اُسے پھر شوق ہوا ہو شاید	مجتمع ہیں در جلاد پہ جانباز کچھ آج
بے نیازی کی بدولت ہوں ہمیشہ سے عزیز	کیا یہ معشوق اُٹھاتے ہیں مرے ناز کچھ آج
ہر سر حرف ہوس ہے جو وہ شوخ کم گو	بات بھی کر نہیں سکتے ہیں سخن ساز کچھ آج
دم رفتار قیامت ہوئی برپا ہر گام	شور سے کم نہیں خلخال کی آواز کچھ آج
مرغ دل سے نگہ ناز پھری ہو شاید	بے رخی کرتا ہے تیر قدر انداز کچھ آج
ٹالتے ہیں مجھے ہر روز یہ کہکر ہم وصل	کل سے افزوں ہے طبیعت کی ناساز کچھ آج
جذبۂ الفت ہے یہ کس تیر فگن کا دلکش	اور لیسے ہے سوا قیمت پرواز کچھ آج
میری غیبت پہ اٹھیں یار نے محفل کا شاید	دم بخود دیر سے بیٹھے ہیں جو غماز کچھ آج
تھوڑی فرصت ہی نہ جاؤنگا وہ بولا کہ ابھی	کل کچھ اعزاز ہوا ہوگے سرافراز کچھ آج

چٹکلیں کرتے ہیں اغیار سنبھل بیٹھو قلق
صحبت یار کا بے طور ہے انداز کچھ آج

پیدا ہوا ہوں کیا میں آگہی برائے رنج	راحت کے نام سے نہیں واقف سوائے رنج

۴۰

[illegible]

وہ خفتہ بخت ہیں کہ نہ جاگے کبھی نصیب	دیکھا نہ خواب عیش کبھی ہمنے سوائے پیچ

فرقت میں ایک قاتل بے رحم کی قلق
چورنگ دل کو کرتی ہے تیغ جفائے پیچ

بیمار عشق اور تو سب کرچکا علاج	باقی فقط ہے اک ملک الموت کا علاج
جز وصل یار اور ہے بیفائدہ علاج	درد غم فراق طبیبو ہے لا علاج
آتا نہیں تجھے کرنیکو ترے دیوانیکا علاج	اپنا ہر اک طبیب کو کرنا پڑا علاج
کیا کیجیے معالجۂ ستم چشم یار	کرتا ہے کون نرگس بیمار کا علاج
بہر عیادت آئے تو ہمراہ غیر نے	اپنے مریض عشق کا اچھا کیا علاج
کیونکر کہوں امید شفا تو نہیں مجھے	عیسی کریگی عشق کے آزار کا علاج
اک دن ہماری جان ہی لیکر یہ جائیگا	درد جگر ہمارا طبیبو ہے لا علاج
احباب میرے ہوش کی اپنے دوا کریں	ہوگا طبیب سے دل بیمار کا علاج
خود سر کمال ہے دل دیوانہ ناصحا	ایسے جنون زدہ کا کرے کوئی کیا علاج
جانبر مریض عشق کو ہوتے نہیں سنا	کوئی کریگا کیا مرض الموت کا علاج

ردیف حا حطی

حیرت کا ہی مقام طلسم زمانہ دیکھ
فکر مآل کار تو کچھ زیست بھر نہ کی
کشتے کی تیرے خاک ہو پیوند شوق سے
وعدہ کیا تھا ہم سے کسی بات کا کبھی
شاید کسی رقیب نے پھر بھر دیئے ہیں کان
ٹے اس گلی کے چھوٹ گئی نہ قبر سے
پہلا اسیر زلف جو ہو گا تو قدر کر
دی جان جب تو فاتحہ کو بھی نہ آیا وہ
دلکو عبث مقابلہ عشق کی ہی فکر
دل لے گیا رقیب نے کہتا تھا نہیں جار
ہو گی کبھی نہ دو نم سے صیاد کے بجا
کر عرض حال کھل گئے جان ہی پہ جب
دل اٹے تو قت مجھے دوا دعشق کی

غفلت میں چار زیست ہیں کرتے نہیں چار سوچ
زاد سفر کا اب ہی دم احتضار سوچ
کرتا ہی انشا کسلیے ای شہسوار سوچ
کچھ جی میں اپنے ہی بت غفلت شعار سوچ
خالی نہیں ہی آپکا یہ بار بار سوچ
مدفن کی جا رہی نہ کہیں اور یار سوچ
اولی بہا ہی مشک کہا جو ہین یار سوچ
بعد فنا ہی یہ آئین نہ یہ ہزار سوچ
کرتے نہیں ہیں مرد دم کارزار سوچ
اپنے بجائے خود تو کچھ ای گلعذار سوچ
ای عندلیب فرقت گل میں ہزار سوچ
کس بات کا ہی پھر تجھے ای دلفگار سوچ
بیجا ہی اب یہ از قلق دلفگار سوچ

جنون ہوا جب مجھے صبح عارض کا
نہ جانے دل مجھے حاصل ہے اسد ہم آغوش
ہماری قسمت رہ حسین اس سے کرتے ہین کہ ہمین
آفتاب بدن ہے جو جوہری دیکھے
بہانہ کرکے نہ آیا اندھیری راتون کا
کلیجا سنگ کا بھی آب ہوکے بہ جائے

ہمیشہ چاک گریبان ہا سحر کی طرح
نہان غم سے چھدے جب جگر گہر کیطرح
کمال عشق پہ ہے نازدی ہنر کی طرح
ترے پسینو کے قطرونکو ہے گہر کیطرح
وہ ماہ پردۂ شب مین چھپا سحر کیطرح
اگر اٹھائے وہ صدمے مرے جگر کی طرح

خیال رنگ طلائی کو یار جانی کے
جگہ دی دل مین قلق مین نے حب زر کی طرح

چہرہ ترا ہے اے مہ خوبی جواب صبح
پیش نظر جو وصل مین تھا انقلاب صبح
تار شعاع مہر ہین فرقت مین تار اشک
منزل ہماری غفلت ہیری نے کھوئی کی
آنچل ڈوپٹے کا رخ پرنور پر نہین

مہتاب شب ہے گال جبین آفتاب صبح
پوچھو نہ حال شب کا نہ کچھ اضطراب صبح
گریان ہے مرے حال پہ چشم پر آب صبح
وقت سحر گران ہے مسافر یہ خواب صبح
تار شعاع مہر نہ ہین نقاب صبح

ضعیف ہو کے سمجھتا نہیں تعجب ہے
کرم کیا ہے غم عشق نے مرے دل میں
ہم آپ بند کیا کرتے ہیں ہزار و نکو
ہنسو انکا کلمہ پڑھے تو ابھی ہماری طرح
میں وہ ہوں عاشق دیوانہ گر مجھے کی ہیں
کہیں ہماری طرح یہ بھی پھنس گیا شاید

کروں شباب میں کیونکر الفت بتان ناصح
میں کسطرح نکروں پاس مہربان ناصح
ہمارے سامنے کھولیگا کیا زبان ناصح
کمال عشق اگر پختہ ہو عیان ناصح
برنگ جیب اڑا دونگا دھجیان ناصح
کچھ آجکل ہی بہت ہمپہ مہربان ناصح

قلق نہ حرف نصیحت زبان پہ لائے دہر
جو سن لے میری محبت کی داستان ناصح

ردیف خاے معجمہ

ان شعلہ خو کا ہی ہر اک عضو بدن شوخ
آنکھیں تو ہیں الفت کی ہیں غنچہ دہن شوخ
شیشے سے عیاں دختر رز کی ہے شرارت
دو دختر نہیں کرتے ہیں دل لاکھ کے سچ ہیں
[illegible] کو ہیں بہت ہاتھ نہیں لگتی ہی لیکن

کیونکر نہ یہ بجلی کی طرح ہوں ہمہ تن شوخ
کچھ بڑھکے نہیں اسسے غزالان ختن شوخ
گھونگھٹ ہی میں ہو جاتی ہی معلوم کہ ہے شوخ
ان شوخ بیانوں کا ہی انداز سخن شوخ
پیری میں جوانوں کی طرح سے ہے یہ ان شوخ

تمھارے کوچے مین جاکر یہ اب مچلتے ہین
کبھی ہوے نہین ایسے مرے قدم گستاخ

حجاب وصل کو توڑا ہر جی کڑا کرکے
بہت تو نہین ہوے اُنسے آج ہم گستاخ

ردیف دال مہملہ

لحاظ ہی مین شب وصل ہو گئی آخر
نہونے پائے قلق اُس سے کوئی دم گستاخ

ہوئی بلند جو اپنی شرر فشان فریاد
کرے گا صوت اسبند آسمان فریاد

وہ دل جلا ہون اگر پہونچے تا زبان فریاد
جلائے نوک زبان میری شمع سان فریاد

وہ عندلیب ہون آئے جو تا زبان فریاد
فغان کرے ابھی صیاد و باغبان فریاد

اگر یہی رہے بعد فنا بھی جور بتان
کرینگے صوت ناقوس استخوان فریاد

نہ نیند آتی ہو مجکو نہ موت آتی ہو
خیال زلف مین ہو کیا بلائے جان فریاد

تمھارے اس دل بیرحم کو دکھاونگی
ابھی سنی نہین عاشق کی مہربان فریاد

تری گلی مین جو عاشق کمان افسر ہو
پیادہ روند کا نالہ ہو پاسبان فریاد

چمن کی سیر مبارک ہو ہمصفیر و تمکو
یہان قفس مین ہو وردِ زبان فغان فریاد

جلائیو نہ اسے اے فروغ آتش گل
کرینگے مرغ چمن بہر آشیان فریاد

۶۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

جو آشیانسے اُٹھین شعلے آتش گل کے	مرا نہال تمنا ہو بارور صیاد

قلق نصیب ہو کیا سیر باغ بے کھٹکے
عدوے جان ہے ادھر باغبان اُدھر صیاد

دیکھکر رخسار تابان کو جو شرماتا ہے چاند	اے مہ برج شرف بدلی مین چھپ جاتا ہے چاند
جستجو مین تیری جگر اسقدر کھاتا ہے چاند	آسمان پر شعلۂ جوالہ بنجاتا ہے چاند
تیرے تلوے سے جو کمتر آنکو پاتا ہے چاند	وہی ہفتے مین فرط غم سے گھٹ جاتا ہے چاند
دیکھکر تیری سپر کے چاند کا قاتل فروغ	کر کے شب تاب گھٹکر غم سے بنجاتا ہے چاند
نام کیا رکھین کسی پر اپنی اپنی ہے پسند	ہمکو وہ رخسار تابان کیک کو بھاتا ہے چاند
جب اُلٹتا ہے وہ برق حسن چہرے سے نقاب	تاب نظارہ کہان ہے جو نہ چھپ جاتا ہے چاند
دیکھکر جسکو خرام ناز اُس خورشید کا	چاندنی کے پردے مین آپ ہی چھپا جاتا ہے چاند
جستجو سے شرط کیا گم لکھنؤ ہے مصر سے	آن نہ اک مثل مہ کنعان نظر آتا ہے چاند
روشنی بدر عارض دیکھکر اُس ماہ کی	کبک کے مانند از خود وجد مین آتا ہے چاند
ہجر کی شب یاد عارض دلکو تڑپاتی ہے جب	تیری تصویر اپنے آئینے مین دکھلاتا ہے چاند

[illegible]

۶۶

[illegible]

محیط عالم فانی مین فائدہ منعم
شب فراق یہ ڈر تھا چلے نہ خرمن ماہ

سر غرور رہا گر حباب دار بلند
ہوے جو نالہ سوزان کے کچھ شرار بلند

سر غرور رہوے سرکشون کے پست فلق
جو رزم مین ہوئی حیدر کی ذوالفقار بلند

اسیر کرکے تو لازم نہین جفا صیاد
قفس چمن سے نہ کرنا مرا جدا صیاد

پھنسے نہین کسی ناآشنا کے پھندے مین
ہزار شکر کہ ہی صورت آشنا صیاد

رسا ہوتے ہین نصیب اُسکے باغ عالم مین
ہوا جو صید ترے دام زلف کا صیاد

دیا ہی دام نے زلفون کے مرغ دلکو کرے
فریب دانہ خال عذار کا صیاد

نہین ہی رنج اسیری کا کچھ مجھے لیکن
یہ خوف ہی کہ ہی کم سن بہت مرا صیاد

نہ دلسے کرتا مین قطع اُمید آزادی
اسیر کرکے اگر پر نہ کاٹتا صیاد

دکھایا ہنر چمن سے جو اُسکو آئینہ
خود اپنے دام محبت مین پھنس گیا صیاد

ہنر دکھایا شکار افگنی کا اپنی خوب
کہ ہم کو بندہ گرفتار کر لیا صیاد

کسی کا موسم گل مین نہ آشیانہ اُجاڑ
خدا سے ڈر نہین گھر بار کیا ترا صیاد

بحر مجتث ۶۷

سخت جانی مری بل اسکا نکالیگی ضرور
مجھسے کیا کرتی ہے قاتل تری تلوار گھمنڈ

عشق گل پہ ہے تجھے ناز بہار آنے دے
دیکھ لینگے ترا ہے بلبل گلزار گھمنڈ

خط نکلنے پہ یہ ہوتی ہے صفا دیکھتے ہین
اور دو دن ہے یہ آئینۂ رخسار گھمنڈ

بیٹھو نہین کیا مری پرچھائین سے ہے اسکو گریز
مجھسے کرتا ہے ترا سایۂ دیوار گھمنڈ

اے بتو کبر و تکبر ہے خدا کو زیبا
کب ہے تم خاک کے پتلونکو سزاوار گھمنڈ

زور و زر کچھ نہین پھر ہوگا وہ تیرا کیونکر
مجھکو کس بات پہ ہے اے دل نادار گھمنڈ

کان دھکر کبھی واعظ کی نہین سنتے ہین
تیری رحمت پہ یہ کرتے ہین گنہگار گھمنڈ

اے قلق اپنی اطاعت پہ نہین بھی ہے غرور
حسن پر اپنے جو کرتے ہین طرحدار گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

شہد و شکر نہین کبھی ایسے سوا لذیذ
معجون بوسۂ لب شیرین ہے کیا لذیذ

داغ ابتداے عشق کا کیونکر نہو عزیز
ہوتا بہت ہے پہلے پہل پھل نیا لذیذ

پوچھے زبان زخم جگر سے مزہ کوئی
قاتل ہے کیا ہی پھل تری تلوار کا لذیذ

چوسی زبان یار جو مین نے شب وصال
شیرین کے لب تو زیر پائی سوا لذیذ

ردیف	درد دل کو قلق آرام ہوا دیکھتے ہی نامہ لایا نہیں قاصد کوئی لایا تعویذ	رائے مہملہ

لائے خدا ہی اُس بتِ ظالم کو راہ پر — چھائی ہوئی ہے بے اثری کرے آہ پر

جائیگی جان سُرمۂ چشمِ سیاہ پر — رکھی ہے باڑھ یار نے تیغِ نگاہ پر

ہے زاہدوں کو مژدۂ عبادت کی چشمۂ بہشت — میری نظر ہے اُس کے کرم کی نگاہ پر

کچھ اسکا اعتبار نہیں بیوفا ہے یہ — نازاں نہو جیو زنِ دُنیا کی چاہ پر

ہنگامِ دید سامنے اُس رشکِ ماہ کے — یوسف کبھی چڑھے نہ کسی کی نگاہ پر

پھر پیروی پہ اُس کی قدم مارنے لگے — طاؤس و کبک آئے ہیں کچھ کچھ تو راہ پر

خواہانِ نقدِ ہوش ہیں وقتِ عرضِ حال — جُرمانہ اُلٹے ہوتا ہے یاں دادخواہ پر

اب دھوپ میں ہے بخیۂ رنگین کی اُس نے آڑ — سُورج مکھی لگی ہوئی ہے روئے ماہ پر

صید افگنی میں ایک ہے تو دو چشمِ بد — صدقے ہے مُرغِ دل ترے تیرِ نگاہ پر

دیکھا جو پھر کے مار نے آنکھیں جھپک گئیں — بجلی کا شک ہوا مجھے اُسکی نگاہ پر

اس تیر کو خطا کبھی کرتے سُنا نہیں — عاشق اثر ہے وار رسیدہ کی آہ پر

۶۹

شمل لڑاتے وقت وہ ہمکو اُڑاتے ہین
اہی ضعف گوشہ گیر ہین مین ہر اک طرح
شکل جو لکھکے ڈھاتے ہین ان ماتے ہین جواب
رفتار ناز دیکھ کے اُس رشک ماہ کی
لب پر ہو اُس ملیح کے کہتے ہجوم خط

ڈر ہو پڑے نہ پیچ رگ جان کی ڈور…
آتی نہین بلا کوئی روزن مین نور…
یان بدلے تار کے خبر آتی ہو دور…
چھائی ہو مثل آئینہ حیرت چکور…
میلا لگا ہو ساحل دریائے شور پر…

اُس گل کے وصل کی جو مراد آئے اہی فلک
چادر چڑھاؤن پھولون کی بلبل کی گور پر

بعد فنا ہو سوز دل اس زور شور پر
رکھے گلون نے کان نہ بلبل کے شور پر
دی جان اک ملیح کے آغاز عشق مین
اک بوسے کا جتاؤ نہ احسان کسطرح
روشن ہو نام نیت ظاہر ہو سب عیب
اہی چرخ پیر اپنی نہ قوت دکھا ہمین

جل جاتی ہو جو آگتی ہو گھانس اپنی گور…
دیکھا نہ مہربان قمر کو چکور پر
ڈوبا جہاز ساحل دریائے شور پر
لات آج تمنے ماری ہو حاتم کی گور پر
جلتا نہین چراغ بھی حاتم کی گور پر
کیا اعتبار عہد ضعیفی کے زور پر

[illegible]

۷۳

باڑھ کھوتے ہین سفاک جو تلواروں پر / کیا چڑھائی ہی محبت کے گنہگاروں پر

جوش پھر لالہ و گل کا ہوا کہساروں پر / آنکھ پھر آبلون کی پڑنے لگی خاروں پر

ابر مینا ہی گھڑا دور ہی گلگوں ہی / کرم پیر خرابات ہی میخواروں پر

آدمی کرتا ہی کیوں نہ رہے محبت اتنی / نقش حب سکّے کی جا ہوتا ہی دیناروں پر

دیکھکر ابر مسی کو ترے سمجھیں وہ گھٹا / رقص طاؤس کرین باغکی دیواروں پر

خرمن ماہ پر اک روز گریگی بجلی / گر یہی نور رہیگا ترے رخساروں پر

چوک مین جب کہ یوسف کی سواری نکلی / چڑھ گئے لاکھوں بشر کوٹھوں پہ دیواروں پر

گنبد گل حبابکے کاندھے پہ تھیں عنا ہی سوار / چڑھے پھرتے ہین جو لوگ آج ہوا داروں پر

آپ کو مد نظر ہو اگر آرائش قصر / میری آنکھوں کی سفیدی پھرے دیواروں پر

ابروی یار کا سر پیچ کے لے سودا کون / کسکا قبضہ ہوا ان برہنہ تلواروں پر

سنے بیمار سے وہ اب رخ بھی ادھر کرتے نہین / ناز ہر وقت کیا کرتے تھے جن بیماروں پر

جلوہ گر ہوتا ہی وہ مہر شب ماہ مین جب / چاندنی دھوپ نظر آتی ہی دیواروں پر

آنکھ لڑتے ہی لگے منڈھے لڑانے اے جان / نقد دل کے ہو طلبگار انھیں کمداروں پر

[illegible]

قسمت ہی آگئے وصل میسر ہوا نہو
آئے تو منہ تو نیسے وہ بارے پلنگ پر

ایذا ہیں صبح ہجر کی کتنے بھی ہم نہ پائے
وہ شام ہی سے آج سدھارے پلنگ پر

باہر ہوا ہیں جامے سے اپنے شب وصال
کپڑے جو اُسنے اپنے اُتارے پلنگ پر

اُس ماہرو کی دید کا اللہ رے اشتیاق
گردوں سے ٹوٹے پڑتے ہیں تارے پلنگ پر

شبکو خجل تھی اُسکی سفیدی سے چاندنی
چادر کسی تھی ایسی ہمارے پلنگ پر

فرقت کی رات رو کے دریا بہا دیے
تکیے سب نہنگ ہمارے پلنگ پر

پٹی کے نیچے بیٹھا رہا رات بھر قلق
رکھا قدم نہ خوف کے مارے پلنگ پر

دم وصل اُس مہ رخ ادا کے آنے دل پر
تھا ہی میں جہاز آیا ہمارا لگے ساحل پر

قضا بولی پڑی جب آنکھ اُسکی نیم بسمل پر
وہ شاہین نگاہ ناز چھوٹا طائر دل پر

نگاہ ناز رکھتی ہی نہ عامل پر نہ کامل پر
کوئی صیفی کبھی چلتے نہ دیکھی تیغ قاتل پر

خدا شرم اسکی رکھے صیدہ گاہ دفا نی میں
قدم مارا ہی مرغ دل نے بھی رفتار بسمل پر

شب وصل اُسکا نور حسن تہ میں بخش ایسا ہی
ستاروں کی ہی افشان لف و شمع محفل پر

جان اپنی دی جو اک بت شعلہ عذار پر پروانون نے چڑھائی چراغی مزار پر

کیا منھ ہی عندلیب کا مجھکو کرے جو بحث مین ایک اس چمن مین ہون بھاری ہزار پر

شمع وفا پہ جو ہے پروانہ عمر بھر گھی کے چراغ جلتے ہین اسکے مزار پر

کیونکر نہ انمین پھوٹ رہے ای جنون دوا پرولے سارے آبلے ہین شمع خار پر

شان اسکی دیکھو بس دل شیدا پہ انہین مجبور کر دیا ہمین اس اختیار پر

دل کی کشش سے ہوتے ہین یہ سیم بر مطیع مفلس پہ منحصر ہی نہ کچھ مالدار پر

منظور ہی کہ کیجیے در پردہ دیدار تار نظر چڑھایئے اسکے ستار پر

یون ہی ہجوم غم دل شیدا پہ ہجر مین جسطرح دوڑ آتی ہی تقصیر وار پر

شبنم کے قطرے دیکھکے لالے پہ سمجھے ہم چھالے پڑے ہین اسکے دل داغدار پر

وہ ناتوان ہون بعد فنا بھی مور کی زیر زمین بھی پہونچی دھمک اس مزار پر

ڈالی نہین ہی اس دل وحشی پہ اسنے آنکھ چھوڑا ہی شاہباز ہرن کے شکار پر

محو مژہ وہ پھر دل حق گو کو کرتے ہین منصور کو دوبارہ چڑھاتے ہین دار پر

اس طور پر قلق نہین رہتا مزاج یار دو پل مین مہربان تو غصہ ہی چار پر

۷۶

بیڑیاں زلف کی دیوانوں کو پہنا دیجے
بال مشکیں جو رکھوائے ہیں جاناں سر پر

بال نچتے ہیں مرے تار گریباں نہ سمجھ
دشت وحشت کہیں ہوتا ہے گریباں سر پر

تمنے غیروں کو دیے مصحف رخ کے بوسے
جھوٹ بولو گے تو رکھدونگا میں قرآن سر پر

چاند سورج تو ہیں پہ چاہیے تارے اے ماہ
بدلے ماتھے کے چھڑک لیجیے افشاں سر پر

سر قدم پہ ہے اُس رشک پری کے اپنا
نہیں درکار جنوں چتر سلیمان سر پر

موت آئے کہیں اے کلش نہیں آئے نہ ہیں
جو بلا آنی ہو آئے شب ہجراں سر پر

نجو سکے بن ٹھ چلو خوب نہیں ہے یہ چلن
ٹیڑھی ٹوپی نہ رکھو اے مہ تاباں سر پر

تیرا شیدا ہے جو مجنوں ادائے رنگیں
داغ جائے گل دستار ہے جاناں سر پر

بجلی چمکائے لب اے نالۂ وحشت تو بھی
بارش سنگ ہے اور شورش طفلاں سر پر

سچ ہے قول و قسم پہ نہ کسی کے کوئی رے
جتنے جھوٹے ہیں لیے پھرتے ہیں قرآن سر پر

ہیں محسن دنیا میں شہ کشور ترک دنیا
عوض چتر ہے ظل شہ مرداں سر پر

اب تلک گرم غزل کہنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آ پہونچی قلق فصل زمستاں سر پر

اے جنون مجکو تیقن ہوگیا آئی بہار
وصل کی شب طالع خوابیدہ یا اُگنے اٹھے مر
غنچۂ گل نافۂ گویا ندھین تب شاعر اسطرح
جی مین تھا دیوار پھاندون نکہت گل کی و
تھا جو شوق قتل سمجھا عید قربان کا ہلال

کچھ تراوت سی گل داغ جگر مین دیکھکر
سوگیا وہ ماہ جب صبح گجر مین دیکھکر
شاخ گل کی سی لچک تیری کمر مین دیکھکر
بدگمان کیا کیا ہو قفل اُسکے در مین دیکھکر
چاند اُس خورشید عالم کی سپر مین دیکھکر

ہمتو کیا ہر بے ہنر کو صبر آیا اے قلق
بھیک کا کاسہ کف اہل ہنر مین دیکھکر

ہٹ گئے جب اُسکے آگے طائر دل چھوڑکر
سخت جانی نے کیا میرے دم اچھا سلوک
کھد گئے اب تصور اُس بت بیباک کا
پیاسا ابھی ہے قاتل اور اک قطرۂ آب تیغ کا
جسکو اُس صیاد نے تا کانہ کی ہر گز خطا
ہوگیا غیرت سے آخر بزم خوبان مین بگاڑ

آپڑا باز نگاہ یار گنڈے جوڑکر
تیغ قاتل بیٹھا ہے چلی مُنہ موڑکر
پردہ آنکھون نے کیا مژگانکی چلمن چھوڑکر
مانگتا ہے عدو دہان خم تن مُنہ پھوڑکر
ناوک مژگان ابرو کی کمانین جوڑکر
لیگئے تشریف ہمتو ایک شوشا چھوڑکر

[illegible]

ہم صحبتی غیر کی کیا ہے یہی جگہ
بعد فنا تو ہمکو نہ زیر مزار چھیڑ

وہ دل جلا ہون بعد فنا بھی جلونگا مین
پروانوں سے کریگی جو شمع مزار چھیڑ

ابر سیاہ چھایا ہے ساقی شراب دے
بارش نے تار باندھا ہے مطرب ستار چھیڑ

شاید کسی رقیب کا پھر جوڑ پڑ گیا
کرتا ہے بات بات مین پھر وہ نگار چھیڑ

پہلو مین میرے بیٹھ کے ذکر وفائے غیر
مجھسے نئی یہ تونے نکالی ہے یار چھیڑ

ممکن نہین جو عشق گل تر سے باز آئے
گلشن مین عندلیب کو گلچین ہزار چھیڑ

خوش ہو آدمی کا دھے دل لگی کا لطف
ہم اپنے غم مین یان ہمین اے نگار چھیڑ

دکھلا کے نقش پا اسے ہو گا وہ نگا دے
بلبل کو چل کے باغ مین اے گلعذار چھیڑ

آزردہ ہو نجائے کہین پہلی شب ہے آج
اس بدمزاج کو نہ **قلق** بار بار چھیڑ

دل اپنی جنس دلکا نہ تجھ سے ادا رہے بگاڑ
سودا اپنا ہوا نہ خریدار سے بگاڑ

سید وادار ہتے تھے قابو یوقت کے
غیر وکی بن پڑی جو ہوا یار سے بگاڑ

ایسے بھی اپنے ہمسے صفائی نہ وہ ہے
جیسے ہوا اس آئنہ رخسار سے بگاڑ

[illegible]

گو صاف انھین کیا پہ کدورت نہین گئی
میری طرف سے دلمین ہین وہ بدگمان ہنوز

مرکر بھی عشق زلف کا چھوٹا نہ سلسلہ
ہوتے ہین صرف شانہ مرے استخوان ہنوز

گلشن مین مجھ اسیر قفس کے ہین یادگار
باقی جو کچھ ہین خار و خس آشیان ہنوز

چکھا ہے جبسے اس لب شیرین کا ذائقہ
ہونٹھو نسے چٹکے ہین ہم اپنی زبان ہنوز

پیوند خاک ہوا ہون مین نالہ کش
اک شور ہے زمین سے تا آسمان ہنوز

یہ نیلگون لباس تو تھا نہین کبھی
کس غمزدے کے سوگ مین ہے آسمان ہنوز

اسکی گلی مین قبر شہیدان ناز کے
باقی برائے نام ہین کچھ کچھ نشان ہنوز

گو بند کر چکا ہون مین سو بار انھین مگر
آمادہ بحث پہ ہین مرے ہمزبان ہنوز

تیغ نگاہ ناز سے قصہ تمام کر
قاتل تڑپ رہے ہین ترے نیمجان ہنوز

باغ جہان مین ہمسا نہین خانمان خراب
پائی جگہ کہین نہ پئے آشیان ہنوز

ہون رشید دست شاہ جنون مشق کشمکش
مجنونکی روح بھیجتی ہے ارمغان ہنوز

سو بار انقلاب زمانہ ہوا اگر
نامہربان مرا نہوا مہربان ہنوز

بلبل سے مجھسے نالونکی جبسے ہوئی ہے بحث
گلچین ہے چپ سکوت مین ہے باغبان ہنوز

[illegible] آباد ورنہ ہو نہ یہ ویرانہ چند روز

ساقی کو لیکے دیکھون جی بھرکے اور مین [illegible] عمر کا پیمانہ چند روز

الفت مین ایک [illegible] دیوانہ چند روز

[illegible]

سارے عالم سے جدا یار کا پایا انداز

نور کی وضع یہ دیکھی نہ پری کا انداز

[illegible]

وہ عاشق جانباز ہون گجان پہ کھیلون | پانون پہ گرے یار کی شمشیر برانداز

پھندے مین ترے زلف کے دل نکلے تو کیونکر | ہی مفسدہ پرداز ادا فتنہ گر انداز

ہر رنگ کی صحبت مین قلق بیٹھے شب و روز

بدلا نہ طبیعت کا مگر عمر بھر انداز

کی یہ اطاعتِ دلِ دیوانہ چند روز | سمجھا کیا یگانہ کو بیگانہ چند روز

ہمنے بتونکو دلمین جگہ دی تو کیا ہوا | کعبہ بھی تو رہا ہی صنمخانہ چند روز

اللہ ابھی دوانہ کرے آتی ہی بہار | رہنے دو مجکو اور بھی دیوانہ چند روز

پھر داستان لیلی و مجنون کبھی نہ بھائے | سنیے اگر ہمارا بھی افسانہ چند روز

منہ لگ گئی تھی دختر رز کتنی ساقیا | چھوٹا نہ میرے ہاتھ سے پیمانہ چند روز

ہم بزم ہمکو یار سے رہنے نہ دیگا چرخ | مہمان ہی یہ رونق کاشانہ چند روز

بے یار زندگی مری کم موت سے نہ تھی | بدتر رہا لحد سے بھی کاشانہ چند روز

جلسے پری جمالونکے رہتے تھے رات دن | اپنا بھی گھر رہا ہی پریخانہ چند روز

ہالہ ہی تا صفائی گل روے یار غیر | ہی کباب شمع ماہ کا پروانہ چند روز

[illegible]

کیا اڑا لائی صبا تیرے بدن کی بو باس
کہ لباس گل تر میں ہے دلہن کی بو باس

بوسہ لے لیتے ہیں ہم بادہ کشی کے بدلے
مست کر دیتی ہے ساقی ترے دہن کی بو باس

بے پیے مست ہوئے جاتے ہیں ہم بادہ پرست
ساقیا دختر رز میں ہے دلہن کی بو باس

صحبت گیسوئے مشکین کا تری ہے یہ اثر
نافہ خال میں ہے مشک ختن کی بو باس

پھولوں کی سیج میں خوشبو یہ کہاں تھی تو بہ
بچ گئی اے گل تر تیرے بدن کی بو باس

منہ پہ منہ رکھ کے ترے مر گئے یوسف کی طرح
جان دی سونگھتے ہی سیب ذقن کی بو باس

اے نسیم نفس سرد دکھلا دے ان کو
ہر کلی میں ہے ترے غنچہ دہن کی بو باس

گلشن کوئے صنم میں تو کبھی لا صیاد
بلبلو لگتی ہے دماغوں میں چمن کی بو باس

ہمکنار ایسے میں اس گل کے جو ہوں شاخ گل
آگئی آغوش میں لپٹے بھی دلہن کی بو باس

عرق جسم سے کیا تختۂ چمن سینچے ہیں
رخت گل میں ہے ترے جامۂ تن کی بو باس

کم گلدستے نہیں گلزار مجھے فرقت میں
گل نسرین میں ہے کافور کفن کی بو باس

کس گل تر کا تصور ہے کہ اے بلبل زار
بس گئی تم میں عروسان چمن کی بو باس

اے قلق الفت گیسو کو چھپاتے ہو عبث
کبھی چھپنے کی نہیں مشک ختن کی بو باس

سوتی ہے بزم کا فرو دیندار بے ترے — زاہد حرم میں بیٹھا ہے برہمن اداس

خوش خرمن بیگناہ سے ہوتا نہیں کوئی — ہے مجکو قتل کرکے مرا تیغ زن اداس

شاید مرے نصیب میں وصل صنم نہیں — بیوجہ کب ہوا ہے یہ رخ برہمن اداس

سوتی ہے سیج پھولونکی بر ہم ہے بزم عیش — کمرا پڑا ہے بے ترے ہر گلبدن اداس

صیاد بعد اپنے وہ رونق نہ پھر رہی — سنسان ہے جو کنج قفس تو چمن اداس

کیا کوئی دل لگاکے کہے شعر اے قلق — ناقدری سخن سے ہیں اہل سخن اداس

لیگئے یون سب مجھے منافی بیدادی کے پاس — ایسے لیجاتے ہین گنہگار کو جلاد کے پاس

حسرت قتل کا ہمسے نہ تقاضا اُٹھا — خود ہی سر بھیجدیا کاٹکے جلاد کے پاس

دام اُلفت کی اسیری کا یہ تھا شوق مجھے — گھر کرا لے کو لیا خانہ صیاد کے پاس

وقت اظہار غم و صدمہ نہ دوری قاصد — رحم دل کوئی نہ تھا اُس ستم ایجاد کے پاس

قصد لیوانہ خشم اُسکے بخوبی کھونے — مژدہ بارسا نشتر جو ہو فصاد کے پاس

کیسی تصویر کبھی ہاتھ سے اُٹھا نہ قلم — جاکے بیٹھ آئے کئی روز وہ بہزاد کے پاس

یون تو ہین آلمون ہین بازحسن ہینا
آن بت بہت ہے دو ہین اے شیخ برہمن

ہر اپنے جنس دل کے خریدار کی تلاش
سبحے کی جستجو ہے نہ زنار کی تلاش

فرقت مین ڈھونڈھتے ہین دل گم شدہ قلق
پہلو مین اپنے کرتے ہین غمخوار کی تلاش

مثل فلک ہو منزلت شان میفروش
جمشید اسے کہین تو ہے شایان میفروش
ظاہر اگر ہو رتبہ عرفان میفروش
رنگین گلا ہو نسے ہو دکان میفروش
اپنے خمار ہجر نہ سے لب مے اب ملا

ہو آفتاب شمسہ ایوان میفروش
جام جہان نما ہو کہ دکان میفروش
واعظ ہون منبر پہ ثنا خوان میفروش
پھولا پھلا ہے یہ گلستان میفروش
بنت عنب تجھے قسم جان میفروش

واعظ ہوا ہمین صاحب کیفیت ایک ایک
ہے دور چشم مست پڑھین لوگ خط جام
کیا پوچھتا ہے حال مریدان میفروش
ہر دم یہ ہے مین چاہیئے دکان میفروش
وہ بھی تھا ایک طفل دبستان میفروش
آئینہ اسکے آگے عقل فلاطون خم نشین
صحبت نصیب ہو تو وہ کیفیتین اٹھا ئین
قاضی و محتسب ہین ثنا خوان میفروش

[illegible]

کوئی مرے کوئی جیسے پڑے لا سے نہین	ہم مبتلا اسکے رنج مین کرتا ہی یار عیش

ردیف	ساقی کا لطف دیکھکے کہتے ہین سب جلکے غیر کرتا ہی آج بھی قلق بادہ خوار عیش	صاد مہملہ

لیتا نہ میرا اُس ستم ایجاد سے قصاص	بُلبل کا کون لیتا ہی صیاد سے قصاص
شیرین کو چاہیے تھا یہ تیشے سے پوچھتی	کس جُرم کا لیا سر فرہاد سے قصاص
کرتا ہی یہ جو قد سے تمھارے برابری	لیتا ہی ارہ اسلیے شمشاد سے قصاص
برسون ملال دیتا ہی دم بھر کی عیش کا	لیتا ہی آسمان دلِ ناشاد سے قصاص
لب پر دہانِ زخمِ جگر کے یہ شور ہی	کوئی نہ لے مرا کبھی جلاد سے قصاص
فصلِ بہار آتے ہی پہنا مین بیڑیان	لیتا ہی کیا جنون مجھے جلد سے قصاص
اے گل سے اے چمن اکھڑوا کے پھینک دے	لے فاختہ کے خون کا شمشاد سے قصاص
انصاف کو نہ ہاتھ سے دے باغبان اگر	لے خون عندلیب کا صیاد سے قصاص

	بدلے جفا کے کرتا ہون مہر و وفا قلق کیا لون مین اپنے بانی بیداد سے قصاص	

[illegible]

کیا جانیں کون روگ ہے عشق بتا جان
سایہ ہے کوئی یا کہ چھپیٹا ہے یا مرض

عیسی کے پاس بھی کوئی اسکی دوا نہیں
کہتے ہیں جسکو عشق وہ ہے موت کا مرض

وعدہ وصال کا نہ کوئی سچ کیا کبھی
تمکو بھی جھوٹ بولنے کا ہو گیا مرض

آئینہ رو جہاں کوئی دیکھا پھسل پڑا
آئے ہمارے دل کو تو ایسا نہ تھا مرض

بقراط کیا مسیح بھی دیکھیں تو دیں جواب
تیرے مریض عشق کا ہے لا دوا مرض

دانتوں پہ شیفتہ تھے ہوئے اب فدائے لب
تھا روگ ایک تو یہ ہوا دوسرا مرض

آرام درد عشق سے دل کو کہاں ہے
صحت سے بھی عزیز مجھے ہے سوا مرض

واقف ہیں ہم نتیجۂ آزار عشق سے
ہے گو کہ جسد گلائے تو یہ جا چکا مرض

الفت کے عارضی کی دوا ہے اجل کے پاس
جاتے ہوئے کبھی نہیں ایسا سنا مرض

کیا کیا ترس ترس کے نکلتی ہے جان زار
اس عشق کا ہے سب سے سوا مرض

دل کو ہمارے الفت عارض ہے عارضی
کیا اے قلق رہا ہے کسی کا سدا مرض

اے قمر خط سے رہیگا نہ جمال عارض
مثل خورشید ہے اک روز زوال عارض

۸۵

[illegible]

ردیف ضاد معجمہ

قسمت مین کی کرنی ہو بلبل ہزار ضبط
ہوتا نہین ہے میری طرح زینہار ضبط
کیونکر کرون مین درد جگر بار بار ضبط
اک روز جان سے گیا اے گلعذار ضبط
دل کی طرح اس تجربہ مین رو کے نکالے
اچھا نہین ہے اس قدر اے بیقرار ضبط

اس قدر عاشق رشید اسے ہوا ہے روپوش
خواب مین بھی نہین آتا ہے خیال عارض

ہو مقابل تو تری گرمی بازار ہو سرد
ہے یہ خورشید درخشان سے سوال عارض

بوسے لینے مین جو کاٹا تو نشان دانتون کا
بن گیا حسن نزاکت سے ہلال عارض

سبزۂ رخ یہ ہے پروانہ شعاع خورشید
ماہ کی آنکھ کا تارا ہے وہ خال عارض

چشم یار آئینۂ رخ مین ہو کب عکس فگن
کہتے ہین اہل نظر اُس کو غزال عارض

غیرت تار شعاعی ہے ترا سبزۂ خط
رو کش شمع تجلی ہے جمال عارض

جوہر آینہ سے دیجے اسے کیا تشبیہ
سبزۂ خط ہے ترا گرد ملال عارض

ملک حسن و لطافت پہ زحل تابان ہو
یا سویداے دل حور ہے خال عارض

مثل آئینہ ہے وہ چاند سا چہرہ شفاف
پرتو ابروے پر خم ہے ہلال عارض

مہر و مہ پر نہین موقوف کچھ اُلٹے جو نقاب
شمع طور آج ہے مشتاق جمال عارض

خانۂ دل مین لگا دیتے ہین ہم آئینہ مہر
فکر تزئین مین جو کرتے ہین خیال عارض

چاہیے چاہے خط سبز پہ قربان کرے
نقد دل عاشق رخ کا تو ہے مال عارض

خط کی آمد مین تو باقی نہ رہی وہ رونق
اے قلق دیکھیے کیسا ہو مآل عارض

[illegible]

لب و دندان تیرے یاد آتے ہین صاف	جو کرتے ہین ہم شیر و شکر ربط
ضرر پہونچے مقرر اک نہ اک دن	کرے نا جنس سے انسان اگر ربط
دماغ اتنا کہان ہے جو احسان	نہ صندل سے کریگا درد سر ربط
بہت موزون ہے تیری بیت ابرو	بہم رکھتے ہین یہ مصراع تر ربط
جلاوے گی جگر کو آہِ سوزان	کرے گا پینے سے کیونکر شرر ربط

ردیف	قلق کا اُن سے تھا جو رنگِ صحبت گل و بلبل مین کب ہے اس قدر ربط	طائے معجمہ

ہم تو آگر نہوے یان کبھی دم محظوظ	لوگ اس غمکدہ مین ہوتے ہین کیونکر محظوظ
جیسے زندان سے رہا ہو کے ہوئے یوسف شاد	روح یون قید بدن سے ہوئی چھٹکر محظوظ
صبح عیش اپنی شب غم ہمین دکھلائیگی	رنج کے بعد ہوا کرتے ہین اکثر محظوظ
شادی قتل سے ہی دلمین ہر اک شادی مرگ	تیرے جانباز ہین کتنے تہ خنجر محظوظ
آتش عشق سے میرے دل سوزان کو ہے چین	آگ مین رہنے سے ہوتا ہے سمندر محظوظ
دل مرا نفس کشی کر کے ہوا یون شاباش	قتل دارا سے ہوا جیسے سکندر محظوظ

[illegible]

[illegible]

حرمت بڑی ہی اُس کی نگہ بحجاب قدر
لگنی نہ ہم سے بزم جوانان مست مین
پھر مجھسے اسطرح کی نہ کیجیے گا دل لگی
بیخود شراب شوق نے شب کو یہ کر دیا
قربان اس حجاب کے اس شرم کے نثار

اب نہ ہے دختِ رز کا تجھے وہ عطا اے ناز
پیر مغان کا بنت عنب نے کیا لحاظ
پھر اس گھڑی تو آپ کا مین گگیا لحاظ
اُن کو رہا حجاب نہ مجھکو رہا لحاظ
اتنا نہ عاشقون سے کرا ہو نہ لقا لحاظ

ردیف

محجوب ہی مزاج قلق اپنا اس قدر
کرتے ہین اپنے خُرد کا بھی ہم بڑا لحاظ

عین مہملہ

دل کو نہین ہی اور اب اے سیمبر طمع
دنرات بڑھتی جاتی ہی دولت کے ساتھ حرص
ہوگا بغیر ذلت و خواری کچھ حصول
چھاتی کے نیچے رکھتی ہی گنجینہ ملے زر
مستغنی المزاج ہون ایسا کہ اہل سے
شوق جواب نامہ مین جاضر ہی نقد لے

ہی تیرے نقد وصل کی ڈھونڈھون پر طمع
اللہ آدمی کو بھی ہے اس قدر طمع
تقدیر سے سوا جو کیے گا بشر طمع
او آسمان زمین کو بھی ہی کہ بقدر طمع
رکھتے ہین مجھ فقیر کی مانند زر طمع
لے گر تجھے ہو کچھ نامہ بر طمع

[illegible]

جو بزم دل مین جلوہ فرما ہو کا خیال شمع
اُس شعلہ رو کا عاشق بیدل ہی پوچھو حال شمع

[illegible]

یون رہی عالم ہوئی باوصف عذر لنگ
محسوس آ جتنک نہوے نقش پائے شمع

جلنے سے سوز عشق مین پروانیکے حصول
ہے اُس تو کاش اپنی اُدھر کو لگائے شمع

اُس شعلہ رو کی دیکھے جو عاشق ہیئے گریبان
پروانونکو نہ اپنے کبھی یون جلائے شمع

مین جل رہا ہون اک رخ روشن کی دید
مجھ دل جلے کے سامنے کوئی نہ لائے شمع

جل جلکے ایک اتین طرح کی عدم کی راہ
سیکھی فراق یار مین رفتار پائے شمع

اک رشک گل کے بزم مین پھرتا ہون آہ گرم
باد سموم چلتی ہی گل ہو بجھائے شمع

اس درجہ ہی مہیب جو آئے تو خوف سے
ظلمتکدے سے میرے وہین بھاگ جائے شمع

شعلہ کیطرح عاشق آتش زبان ہو مین
میرے جو منہ چڑھے تو بہت منہ کی کھائے شمع

پروانونسے یہ کرتی ہی ہر بار گریبان
محفل مین یار کے نہ کوئی گل کھلائے شمع

ایسا فروغ آتش حسن صنم کا ہی
چاہے تو اپنے شعلہ رخ سے جلائے شمع

کرتی وہ سوز غم سے قلق کیا برابری
عاشق کی طرحسے دل روشن تو لائے شمع

ہاتھ سے اپنے اگر روشن کرے وہ حور شمع
روشنی پیدا کرے مثل چراغ طور شمع

ردیف غین

[illegible]

مطلع ثانی ۹۰

جو دیکھے تجکو تو ایسا ہو شرمسار چراغ
چھپے پر نہین تہ فانوس کے بار بار چراغ

کر اپنے داغ محبت سے دل مرا روشن
خدا کے گھر مین جلاتے ہین ہر نگار چراغ

حضور زلف صنم سوز داغ دل رہے کیا
جلے نہ سامنے کالے کے زینہار چراغ

وہ دل بجھا ہون کہ روشن کبھی نہوا گر
جلائین گر سر تربت ہزار بار چراغ

سموم آہ نے گل کر دیا اسے بھی ہائے
شب فراق مین تھا اک جو غمگسار چراغ

ہے یہ داغ تہ عشق زلف مین یون شاق
ہو جیسے گرمیکی رات مین ناگوار چراغ

تمہاری زلف کا سودا ہوا ہے گل ایسا اسے
حریر شعلہ کو کرڈالے تار تار چراغ

یقین ہے آئے چپکا چوند ھ اسے بھی مہر لطرح
جو بے نقاب تجھے دیکھے اے نگار چراغ

بہار بھی مری نظرون مین ہے خزان شب ہجر
جھڑے جو پھول مین سمجھا ہے اشکبار چراغ

فروغ شمع خو مین نہ کیونکر اسکا ہو
دیار حسن دل افروز کا ہے یار چراغ

نشان دولت الفت ہے داغ سر میرا
جلاتے ہین سر بام اپنے مالدار چراغ

شب فراق بھر دین جو آہ گرم کوئی
ہوا مین اڑتے پھرین صورت شرار چراغ

وہ نور حسن ہے تیرا کہ مثل پروانہ
فدا ہو شمع ترے چہرے پہ نثار چراغ

شعلے کے اضطراب سے روشن تھا بزم پر — تیغ فروغ حسن سے بسمل ہوا چراغ

کرتا ہے پیش شمع رخ یار گر بیان — پروانوں کو جلانے کے قابل ہوا چراغ

لالہ اُگا چمن میں تو مجھکو یقین ہوا — روشن سر مزار عنادل ہوا چراغ

آہو نے داغ دل کو بہت تھا کچھ فروغ — روشن ہوا ہے گھر کا بہ مشکل ہوا چراغ

انگشت شعلہ پھر شہادت بلند کی — شب اُسکے نور حسن کا قائل ہوا چراغ

فانوس تک سے پڑنے گیے تجھکو دیکھکر — دیوانہ ایسا ہی مہ کامل ہوا چراغ

اُس مہروش کے پرتو نور عذار سے — چندے میں رو کش مہ کامل ہوا چراغ

سمجھا میں نور خال ذقن اُسکا دیکھکر — روشن کوئی سر چہ بابل ہوا چراغ

بھڑکا یہ شعلہ حسن سراپے یار کا — ہر رونگٹا فتیلہ ہر اک تل ہوا چراغ

نالہ شرر فشان وہ کیا اُسکو سمجھے لوگ — روشن میان کوچۂ قاتل ہوا چراغ

بھلسا یا تھوڑا ہجر کی شب مین جلا لئے — یان بھی جلانے کے لیے نازل ہوا چراغ

اُس شمع رو کا گرم نظارہ ہوا جو مین — جلکر حسد سے بیچ مین حائل ہوا چراغ

ذرے کو آفتاب سے ہوئے ہمسری — اُسکے مقابلے کے بھی قابل ہوا چراغ

[illegible]

تاب وتپش ہوا اپنی فراموش ابھی اُسے	خورشید حشر اپنا اگر دیکھ پائے داغ
اُنہین کہان یہ سوزیہ تپش اور یہ تپاک	لالہ نہ میرے داغون سے اپنے ملائے داغ
زاہد کو ہو جو صحبت رندانہ کی ہوس	توبہ کا اپنی دامن ولے چھڑائے داغ
دم بھر یہان بسر ہنوئی اپنی عیش سے	دست حنائی چرخ سے داغونپہ کھائے داغ
سینے کو میرے تختۂ لالہ بنا دیا	اکی بہار مین تو نیا رنگ لائے داغ
شورش ہے اسکی ہتی ہو سینے مین دل لگی	رہتا ن دل نہین کوئی سوائے داغ
بھڑکا رہا ہو آتش فرقت کو سینے مین	ڈر ہو کہین نہ آگ کوئی اور لگائے داغ
ہو جلوہ گر خیال رخ آتشین اگر	مشعل ہمارے خانۂ دلمین دکھائے داغ

ردیف	دل میرا اور بلبل و لالہ کا ہی قلق پیدا ہوا ہو باغ جہان مین برائے داغ	ف

یہ مانگتا ہون دعا ہاتھ اٹھا کے سوے نجف	مرا غبار الٰہی ہو خاک کوے نجف
چلا ہون لیکے مین دنیا سے آرزوے نجف	رہیگی مجکو جنان مین بھی جستجوے نجف
نگین دلمین تصور ہو زلف حیدر کا	ہمارا در نجف ہو گیا ہو موے نجف

[illegible]

[illegible]

یکایک اُٹھے تپ غم کی کسطرح ایذا — ابھی ہوے ہین نہین فصلی بخار سے واقف
خیال خط نہین آتا ہو دلمین بھولے سے کبھی — خضر ہوا ہو نہین میرے دیار سے واقف
ہنوز عارض دلبر ہی گرد خط سے پاک — یہ آئینہ نہین ابتک غبار سے واقف
وہ ایک رات تو مجھسے الگ نہ سوئیگا — ہوا جو لذت بوس و کنار سے واقف
چڑھے گا جستہ پہ جن جان لیکے اُتریگا — نہین ہی نشہ الفت اُتار سے واقف
وہ مست خواب ہی بلبل چمن مین شور نکر — نہین تو نازکی خوے یار سے واقف
وہ ناتوان ہون مرے دم سے لاغری ہی زیست — اجل نہین ہی مرے جسم زار سے واقف

ہم ابتدا ہی سے دل کا کہا نہ کرتے قلق
جو ہوتے عشق کے انجام کار سے واقف

بولے گا کون عاشق زار کی طرف — سارا زمانہ آج تو ہی یار کی طرف
جن آنکھ سے لیا تھا دل اُٹھ نہ سکی آنکھ — حیرت سے دیکھتا ہون رخ یار کی طرف
دربان کبھی جو روکے وہ نازک مزاج ہین — مُنہ کرکے سوئین ہم نہ دیوار کی طرف
ہاے مجے ہو بوسونکا کرلو ابھی حساب — فاضل ہی کچھ ہمارا ہی سرکار کی طرف

۹۳ [illegible]

[illegible]

مصر مین ایک ہی یوسف تھے مہا ئی لیکن
کچھ نئی ہمسہ نہین کرتا ہے پیدا وہ شوخ
یون تو محبوب جفا کیش بہت ہین لیکن
عشق بازی پہ مری طعن نہ کر اے واعظ
زہر و تریاق کی ہے آنکھ مین جسکی تاثیر

الکھ شہرہ ہے حسین ہین مگر کم معشوق
ستم و جور کے سب ہوتے ہین خوگر معشوق
کوئی مرضی کے موافق ہو تو مگر معشوق
میرے اللہ کا ہے میرا پیمبر معشوق
ابتلک لیا نہ چڑھا کوئی نظر پر معشوق

اک پریزاد کو تسخیر کیا ہے جب سے
لیے مشتاق قلق رہتے ہین اکثر معشوق

دلمین ہے انکے غم حال تباہ عاشق
دی ہے اللہ نے جس شوخ کو ہو کچھ آنکھ
دل معشوق تو کیا تم ابھی ناواقف ہو
قدر دان جتنے ہین خوش چشم یہ حال انکا ہے
انکو آتا ہے عیادت کو دم نزع تو آتے ہین
دور رہین روز تصور کی لگی رہتی ہے

پر نقش کعبہ بنا بخت سیاہ عاشق
آڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق
عرش اعظم کو ہلا دیتی ہے آہ عاشق
دیکھتے رہتے ہین ہر وقت نگاہ عاشق
کھوتی یون وقت سفر کرتے ہین راہ عاشق
حال معشوق کا ہے پیش نگاہ عاشق

۹۵

دل ہی مجھ مست کا دیوانۂ چشم ساقی
اس خرابات مین ہر جام پہ مینا عاشق

یاد کاکل مین شب ہجر سحر ہو کیونکر
تیرہ روزی پہ مری ہی شب یلدا عاشق

جام ہان جو رہا کرتی ہی مستی مین مدام
جام ساقی پہ ہی کیا نشۂ صہبا عاشق

حال موسیٰ کا نہین آنکھ سے دیکھا شاید
کسکے دیدار کا کرتے ہین تقاضا عاشق

جان پا جاتا ہی دوبا تو نہین ہر دل مردہ
اس تکلم پہ ہی اعجاز مسیحا عاشق

تیری بازار محبت کا نرالا ہی چلن
مول ہان لیتے ہین بیچ کے سودا عاشق

ہمسے مفلس کے لگے ہاتھ تو دکھلائین مزا
مال اور دنیہ پہ عبث ہی زن دنیا عاشق

طوطی گلشن اعجاز ہی تیرا خط لب
ہم تو کیا دیکھین تو ہون خضر و مسیحا عاشق

وہ ملے غیر سے تم اور حسین سے نہ ملو
جز معشوق کا لیتے نہین بدلا عاشق

چلبہنے والو نہ یہ نیرنگ جہان ناز کرے
ہین نہ معشوق کسیکا نہ کسی کا عاشق

دل تو پروانۂ شمع رخ دلبر ہی مرا
سوز حسرت ہی مرے داغ جگر کا عاشق

فکر ملبوس ہو کیا آپکے عریانون کو
کبھی ہوتے نہین آلودۂ دنیا عاشق

ہمنے تو سیکڑون کو دیے قلق پیار کیا
کوئی معشوق مگر اپنا نہ پایا عاشق

[illegible]

آتا نہ میرے ملنے کی پروا اُسے کوئی
آتا ہو ننگ لیتے ہوے مجھکو نام شوق

رہتی ہو صید نو کی اُسے فکر ہر گھڑی
صیاد مرغ دل ہو گرفتار دام شوق

رکھتا ہو راہ عشق مین ای کبک گر قدم
بسمل سے پہلے سیکھ لے طرز خرام شوق

وشت جنون مین چلتے ہی دی پہلے یہ صدا
دیوانگان عشق کو پہونچے سلام شوق

پڑھتا ہو وہان تو نہین کلمہ ہر اک حسین
مانند معجزہ ہو ہمارا کلام شوق

دیتا نہ جان اپنی چشمان یار پر
ہوتی جو اختیار مین میرے لگام شوق

باقی ہو عشق رفتہ کا پیر مین بھی نشان
داغ دل و جگر ہین قلق نقش گام شوق

دیکھے جو اُسکے شمع گلو مین ضیائے طوق
پروانے کی طرح ہو مہ نو فدائے طوق

وحشت ہوئی ہو دیکھکے اُسکی ادائے طوق
حداد ساتھ بیڑیونکے کیون نہ لائے طوق

جنبش کرون جگہ سے تو زنجیر کھڑکھڑائے
نالہ کرون جنون مین تو گردن دبائے طوق

لاغر جنون پنجۂ رنگین مین ہون بکمال
درکار اُس پہ کیا ہو چھلا برائے طوق

طفلی مین ای پری ترا دیوانہ ہون مجھے
زیور کوئی پسند نہین ہو سوائے طوق

منظر عشق ۹۶

[illegible]

ردیف کاف

صفحہ ۹۷

آخر ای چرخ تجھے ہونا ہی پامال زوال
اشہ اُٹھ جائیگا تو روح رہیگی باقی

ذرے ذرے سے عیاں ہوتی ہی نیرنگی سال
صحبت بلبل و گل سے ہی عبث تو درپَے

آخراس شعلہ مزاجی کی بھی کچھ حد ہی حضور
میان سے لیجیے سرتن سے جدا کیجیے مرا

ہر سخن مین ہی کنایہ تو ہر اک بات مین رمز
سبز کشت تمنا مری ای ابر وصال

اک نظر دیر مین یا کعبہ مین دکھلا دے جمال

دیکھین رکھتا ہی بلندی یہ گردون کب تک
کیا بتاؤن ترے کوچے مین ہی مسکن کب تک

جذب دل لائیگا اسکو سر مدفن کب تک
باغبان سبز رہیگا ترا گلشن کب تک

رہیگا غیر کے گھر کا یہ بد ظن کب تک
خم رہے تیغ کے مانند یہ گردن کب تک

سبزہ آغازہ ہی صاحب ترکپن کب تک
آتش ہجر جلائے مرا خرمن کب تک

بحث کرتے رہین یہ شیخ و برہمن کب تک

قطعہ

اے اللہ مدد کیلیے کافی ہین
حیلے روبہ کیطرح ڈھونڈھینگے دشمن کب تک

ہس خاکسار کو یہ ہوئی ہی پسند خاک
برباد اس ہوا مین ہی روز چند خاک

ہوتی نہین زمین سے ہرگز بلند خاک
روندے کبھی تو آکے تمہارا سمند خاک

[illegible]

دامن تلک اُسکے پہنچی ہے اُڑکر یہیں فنا
کس درجہ ہے فلک مری اقبالمند خاک

بارِ الم کے ہوں متحمل کہاں تلک
بوجھ اسقدر اُٹھائیے اُٹھے جہاں تلک

یوسف کا میرے مول پڑھیگا کہاں تلک
بندے کو بھی عزیز نہیں نقدِ جاں تلک

اُس خوش نگہ کی گردشِ چشمِ سیاہ سے
پیسے ہے رنگ گرد مرے استخواں تلک

لاغر وہ ہوں جو سایۂ بالِ ہما پڑے
سائے بدن کی چور ہوویں ہڈیاں تلک

کہتا کہ محو خال نے افیون کھائی ہے
لاؤ اُسی بہانے سے اسکو یہاں تلک

مانند شمع سوزِ نہاں کا ہے ایک حال
داغِ جگر سے لیکے ہماری زباں تلک

کیونکر بہالے جائیگی اب کوئی کجادا
اغیار سے گتھے ہوئے ہیں پاسباں تلک

بدمست ہیں مغبچے ہر اک سے کیا ہیں شاد
محوِ دعائے خیر ہے پیرِ مغاں تلک

آنسو تجھے نہ بلبل لا سکے ایک دن
آئی نہ برقِ خندۂ گل آشیاں تلک

ایسی گرے ہے سر پہ کہ ہے جسکے زلزلہ
آتی نہیں قضا بھی تیرے نیمجاں تلک

چورنگ گرچہ جگر و دل اور میری جان
تیغِ ادا کے ناز اُٹھاؤں کہاں تلک

۹۸

[illegible]

قدرت ایسی دی ہے حق نے آپکو گر چاہیے
کھینچ لیں ارض و سما زیر و زبر یا غوث پاک

صورت روباہ بھاگے سامنے سے شیر نر
ہو سگ در آپکا گر حملہ ور یا غوث پاک

مائل پرواز اگر ہو آپکا باز جلال
نسر طائر کے بھی کانپیں بال و پر یا غوث پاک

جن و انسان کیا میان مجلس وعظ حضور
کون تھا جسکا نہوتا تھا گذر یا غوث پاک

یہ توکل تھا سوئے فقر و فاقہ آپنے
عمر بھر دیکھا نہ سے مال و زر یا غوث پاک

فاسق و فاجر تھا کیسا ہی ہوا کامل ولی
پڑ گئی جسپر توجہ کی نظر یا غوث پاک

جن و انسان و ملائک سے بھی یہ ممکن نہیں
جو ریاضت آپنے کی عمر بھر یا غوث پاک

اولیا میں آپسا حاجت روا پاتا نہیں
آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوں جسقدر یا غوث پاک

بعد ائمہ کے خدا نے اپنے بندوں کے لیے
ختم کی حاجت روائی آپ پر یا غوث پاک

آپکے خوان کرم سے کیا ملک کیا جن و انس
کون تھا ہوتا نہ تھا جو بہرہ ور یا غوث پاک

فیض اسے کہتے ہیں تھا جسنے امن آپکا
آرزو بر آئی اُسکی جلد تر یا غوث پاک

غیر ممکن ہے وہ بھٹکے منزل مقصد کی راہ
جس کسی کا ایسا ہو رہبر یا غوث پاک

جو شرفاندوز درگاہ معلی ہوتے ہیں
ہو نہ غبطہ کیونکر اُنکے بخت پر یا غوث پاک

۹۹

سیرے تمھارے بلبل و گل منھ چڑھ چھپگئے کیا
دونوں کو کر چکا ہو نہیں قائل الگ الگ

مکر و نفاق عشق سے مدت تلک رہا
ہیں دل سے اور مجھ سے مرا دل الگ الگ

تا ہو تمیز لذت بادام و شہد میں
بوسوں کا چشم و لب کے ہوں سائل الگ الگ

کس کس کو دو نہیں سخت مصیبت میں جان ہے
رخسار و زلف مانگتے ہیں دل الگ الگ

کیا مہر و ماہ کیا گل و شمشاد آئینہ
سب ہو چکے ہیں تیرے مقابل الگ الگ

یکتا تو وہ ہے مومن و کافر یہود و گبر
وحدت کے تیرے سب ہیں یہ قائل الگ الگ

پائے نگاہ اہل نظر کے پڑے ہیں نیل
رخسار ناز میں یہ نہیں تل الگ الگ

آگے تو ساتھ رہتے تھے ہم ہالہ سان اب
رہتا ہے ہم سے وہ مہ کامل الگ الگ

انداز و ناز و غمزہ و شوخی و کجروی
ہیں ایک میرے دم کے یہ قاتل الگ الگ

قبضے پہ ہاتھ رکھکے قلق لے ملائی آنکھ
کل ہر رقیب سے سر محفل الگ الگ

ہر گُل کھلنے سے لائی ایسا بیاں کا رنگ
بلبل ہزار اڑ لئے مری داستاں کا رنگ

وہ تیر ہے جو دیکھے رخت بتاں کا رنگ
کٹھائے شرم سے شفق آسماں کا رنگ

[illegible]

اس باغ میں ہے ایک بہار و خزاں کا رنگ

[illegible]

100

[illegible]

لاکھا ہیو نپہ پیکے مجکو یہ شک ہوا
لاکھی ہی میرے یار کے دیج دہانکا رنگ

ہستی کی ہم عدم مین بہت دھوم سنتے تھے
دیکھا وہاں سے آکے عجب کچھ یہانکا رنگ

نین آنکھوں کا ڈھلا ہی تمنائے دید مین
بیطور کچھ ہی کل سے ترے نیمجانکا رنگ

صبح سے عزم کوچۂ قاتل ضرور ہی
اب چند روز دیکھیے چلکر وہانکا رنگ

وصف مسی و پان عجب انداز سے کیا
محفل مین جم گیا قلق خوش بیانکا رنگ

ہمتو ہوں ڈوبے ور رہین ہین اور لوگ
سونگھین گل عذار کی بو باس اور لوگ

واعظ ہمین ڈرا نہ دفور گناہ سے
اسکے کرم سے ہوتے ہین بے آس اور لوگ

سودائے عشق یان تو ہی سر مین بھرا ہوا
نام جنون کرتے ہین وسواس اور لوگ

آزادگان عشق ہر اک حال مین ہین شاد
ہونگے اسیر رنج غم و یاس اور لوگ

ہین سیر بوریائے توکل کے فاقہ مست
ہوتے ہین مضطرب بغم افلاس اور لوگ

یان ہی فقط ہوس فرہ وندانکے قید کی
کھلتے ہین اسکے انتونپہ الماس اور لوگ

سنجوگ ایک اپنا تمھارا ازل سے ہی
پوچھین برہمنوں سے بتو راس اور لوگ

گلزار مین ہر سمت گھٹا چھا گئی ساقی ۔ غنچے مین گلابی مین بھرا ہی شفق مین پھول
خار اسنے دیا مجکو تو یون پھول گئے غیر ۔ مجنون دم کا جسطرح سے جلتا ہی بدن پھول
آیا پے گلگشت چمن جب وہ شہ حسن ۔ بلبل نے تصدق مین لٹائے کئی من پھول
ای گل جو ترے گوہر دندان کا پڑے عکس ۔ تجھا مین ابھی موتیے کے در عدن پھول
فرہنگی جا چاہیے کچھ شغل گلستان ۔ بلبل کے کرین جبکہ جوانان چمن پھول
مہر رخ انور سے جو اٹھین گے نقاب آپ ۔ ہنجانینگے سورج مکھی ای غنچہ دہن پھول
مجھ مست کو گلشن مین صبوحی ہی جو درکار ۔ خورشید ہو ساقی شفق صبح چمن پھول
جب کرتے ہین سیر چمنستان مضامین ۔ چن لاتے ہین گلچین کیطرح اہل سخن پھول
خوش چشمہ کی پڑتی نہین آنکھین گل تر ۔ سنبر کے عوض حرمیے مین ای گل تا ہرن پھول
لکھی جو قصے رنگ طلائی کی صفت خوب ۔ سونے کے لٹاونگا دم فکر سخن پھول
چڑیا تری اگیا کی بھی بجاتی ہی بلبل ۔ محرم مین جو رکھتا ہی ترا ای شکن چمن پھول
ہو گی نہ کبھی اس لب رنگین کے مقابل ۔ جس رنگ سے چاہی شفق شام مین پھول
کیونکر نہ اپنا چمکتا ہو شب زلف مین ہو گل ۔ کیا صبح بنا گوش کا مارا ہی کرن پھول

۱۰۲

[illegible]

لذتین ہین نے یہ پائی ہین کہ سو بار ہون قتل
تیری تلوار کو رومال مین بھاری دونگا
واجب القتل وہ ہین سر ہین خمیدہ جنکے

زندہ کر دے جو خدا دوبارا قاتل
سبکی سے سر اگر تن سے اُتارا قاتل
تیغ ابرو کا تری ہیہ اشارا قاتل

جیتے رہنے کی ندامت سے موٗ ہین بےموت
سخت جانی سے قلق جب کہ ہی ہارا قاتل

سامنے ابر مژہ کے جو ہین آئے بادل
ہجر دلدار مین ہر سمت جو چھائے بادل
چشم تر سے نہ مری آنکھ ملائے کہ مدد
ابر مژہ سے بھی بدتر نظر آئے مجکو
در گلزار پہ برساتین سقو کی ہر وک
ہووں جو تشبیہ تری ابرسی سے اے گل
سُرخی پانکی مسی پر نظر آجائے بہار
ہو وہ برسات کہ دامن سے دل ناہد کے

عرق شرم مین غیرت سے نہائے بادل
تو مری آہ کے جھونکون سے اڑا لے بادل
آبرو اپنی بڑھا کر نہ گھٹائے بادل
فرقت یار مین گھر گھر کے جو آئے بادل
سیر جو بلبل کی دیوار جو ڈھائے بادل
چمن دہر مین پھولے نہ سمائے بادل
شفق شام کا عالم بھی دکھلائے بادل
کیا عجب داغ جو تقویٰ کا چھڑائے بادل

[illegible]

لب تک نہ آنے پائی کبھی ہائے [illegible] دل
جانی ہی جان عشق نے کیا کیا لیا ہے دل
سختی میں بیچ داغ [illegible] دکھلائے دل
میخانۂ جہان میں نہیں کون درد مند
شیشہ بھی کوئی [illegible] دیکھا جمال یار دل
جب سر بجیب ہو کے [illegible] دل
حاصل رہا [illegible] [illegible] دل
[illegible]

داغ پر داغ محبت کے سہے اُف بھی نہ کی
ہوگئی شہرۂ آفاق وفاداری دل

پھیری درمان سے ہے پرہیز جو اُس عیسیٰ کو
موت کے پاس تو ہے چارۂ بیماری دل

پاس کچھ بھی نہیں جز درہم داغ سودا
سوز اُلفت ہے مگر گرم خریداری دل

سارے دنیا کے بکھیڑوں نے چھڑایا مجکو
لاکھ جانسے ہوں میں ممنون گرفتاری دل

فائدہ ملتا ہے تریاق کا اس سم میں ہمیں
رحمت جان ہے قلق درد گرفتاری دل

اللہ رے حسن صنعت و قربہائے دل
وسعت میں بڑھکے عرش سے ہے تنگنائے دل

ہو لطف وصل یار جو رونق فزائے دل
عشرتکدہ بنے ابھی ماتم سرائے دل

اور ان جفا شعار حسینوں پہ آئے دل
اپنے کیے کی آپ سزا کچھ تو پائے دل

کھائی ازل سے اُلفت دولت سرائے دل
کوئی مکان پسند نہیں ہے سوائے دل

کھلائے جذب عشق میں کچھ کام آئے دل
اس وقت میں تو آنکھ نہ مجھسے چرائے دل

شاید ہے کوچ قافلۂ عقل و ہوش کا
آتی ہے کیسی کان میں بانگ درائے دل

لٹتے ہیں پیار کرنے پہ تو غش ہیں یہ مگر
انکی گرہ میں اور نہیں کچھ سوائے دل

[illegible]

[illegible]

مثل زمین ہو غافل بالا کو زلزلہ | پہونچین جو گوش عرش تلک نالہ ہائے دل

اشعار میرے کیون نہون پر درد اسقدر
موزون کیے ہین مین نے قلق نالہ ہائے دل

نہ کل تک تھے وہ منھ لگانیکے قابل
ہوے آج باتین بنانے کے قابل

تری بندگی اور سیہ کار مجھسا
یہ سر اور ترے آستانے کے قابل

لب زخم دلپر یہ ہی شور قاتل
تری تیغ کا پھل ہی کھانے کے قابل

نکالے صنم چوٹ سے پاؤن تمنے
ہوے جب کہین آنے جانے کے قابل

دل بوالہوس لائق داغ الفت
یہ درہم نہ تھے اس خزانے کے قابل

ان آئینہ رویونکی الفت نے ای دل
نہ رکھا ہمین منھ دکھانے کے قابل

یہان سے ہین کھٹکے چلو اس چمن سے
نہین یہ جگہ آشیانے کے قابل

پتنگے ہین گستاخ ای شمع پیکر
نہین تیری محفل مین آنے کے قابل

کوئی اُس کے دزدحنا سے یہ کہدے
مرا نقد دل ہی چُرانے کے قابل

کبھی خون مین میرے بھی ہاتھ ترکر
یہ مہندی ہی تیرے لگانے کے قابل

[illegible]

ردیف میم

بد عہد اگر سمجھتے تو دیتے نہ دل کبھی
دم مین تمھارے آ گئے قول و قسم سے ہم

پاتے ہین ذرے ذرے مین اس مہر کا فروغ
اپنی کو بھی نہ دیکھین کبھی چشم کم سے ہم

جادو بیان ہین قہر غضب کے ہین چالیے
اس شوخ کو گھر اپنے لگا لائے دم سے ہم

اقلیم عاشقی مین سلیمان وقت ہین
تسخیر کرتے پریون کو نقش درم سے ہم

پامالون کا ہی پایۂ افتادگی بلند
سیکھے یہ چال یار کے نقش قدم سے ہم

در در جہان سے ہوتی ہی چشم وفا کمال
رحمت لبت اٹھاتے ہین تیرے ستم سے ہم

بچتا ہے ہین ترک ملاقات یار سے
خوش ہین چھٹکے ایک نہ ہوئے قید غم سے ہم

دل کو ہمارے الفت مژگان یار ہی
رکھتے ہین کام خنجر قاتل کے دم سے ہم

جب تک نہ دینگے بوسۂ تریاق خال لب
جان بر نہ ہونگے افعی گیسو کے سم سے ہم

کرتے ہین فیض بادہ سے سیر طلسم نشہ
جام اپنا کم سمجھتے نہین جام جم سے ہم

عشق میان یار نے مارا ہے بے گناہ
نالش کرینگے حاکم ملک عدم سے ہم

روز جزا کا خوف نہین کچھ ہمین قلق
پا ہین گے خلد الفت شاہ امم سے ہم

۱۰۶

ڈر یہ ہی پیغامبر کا سر نہو تن سے جُدا
بھیجکر پچتائے ہیں وصل کا پیغام ہم

جب کوئی نایاب ہاتھ آتا ہی مضمون وہان
ای قلق بیشک سمجھتے ہین اُسے الہام ہم

صاف باتون سے ہو گیا معلوم
ہوتے ہو مطلب آشنا معلوم

کشتۂ تیغ نگہ سے کیجیے گا
چشم و ابرو سے ہو گیا معلوم

ابتدائے محبت دل کی
یہ نہ تھی ہم کو انتہا معلوم

کچھ دہن ہی نہین ہی وہ ناپید
کمر یار بھی ہی نا معلوم

در تک اُس کے مری رسائی ہو
تجھ سے ای بخت نارسا معلوم

جب کہا روکے تجھپہ مرتے ہین
ہنس کے بُولا وہ بُت خدا معلوم

مہربان آج کل ہی وہ نے مہر
اسمین ہوتی ہی کچھ دغا معلوم

تم سخن ساز ہو بڑے ای جان
طرز تقریر سے ہوا معلوم

جب معمے مین ذکر وصل کیا
بولا مطلب نہ کچھ ہوا معلوم

بدگمان دخت رز سے واعظ ہو
ہم کو ہوتی ہی پارسا معلوم

قدر اپنی نہ جہان مین ہوئی باوصف کمال	صفت بوے گل اس باغ مین برباد ہین ہم
شکوہ کرتا ہون تباہی کے تو فرماتے ہین	خانہ بربادی عشاق کی بنیاد ہین ہم
جان نثار و نسے ہر تیغ نگہ یار کا قول	دم مین لاکھون کو کرین قتل وہ جلاد ہین ہم
ہم شکایت نہین کچھ کرتے تمھین منصف ہو	واجب الرحم ہین یا قابل بیداد ہین ہم
ہم سمجھتے ہین پڑھائی ہوئی باتین نہ کرو	طفل مکتب ہو تم اے جان ابھی استاد ہین ہم
گیسوے یار کے سودے نے کیا خانہ خراب	کیا ہوا خواہی صیاد مین برباد ہین ہم

ردیف — آج ہوتی ہی قلق قطع امید دیدار / نگران اسلیے سوے رخ جلاد ہین ہم — نون

کرینگے ہمسے وہ کیونکر نباہ دیکھتے ہین	ہم انکی تھوڑے دنون اور چاہ دیکھتے ہین
گمان قاصد گم گشتہ ہمکو ہوتا ہی	کبھی جو کوئی کبوتر تباہ دیکھتے ہین
تمھاری آنکھونکے کشتے بڑے مبصر ہین	یہ خوب صالت تیغ نگاہ دیکھتے ہین
مزا اڑا تو زمانے کی سن نہ واعظ کی	کہین کریم بھی اے دل گناہ دیکھتے ہین
یقین ہوتا ہی برگشتگی قسمت کا	پھری ہوئی جو تمھاری نگاہ دیکھتے ہین

[illegible]

صفائے حسن جاناں حیرت افزائے زمانہ ہے	جوانی کیا جلا کرتی ہے آئینہ رو میں
اٹھوں تا روز محشر سرخرو کشتوں میں قاتل کے	لحد میں چھوٹی مہندی اسکی کھنا سیر پہلو میں
کریگا باندھکر اُلٹا دھڑا صیاد قید اُسکو	زر گل تو لیگی بلبل جو نظروں کی ترازو میں
ہی شہرہ قاف سے تا قاف ہم جا دیا بونکا	وہ انساں ہیں جو لاتے ہیں پریزاد کو قابو میں
ہدف وہ ہوں کہ اٹھا درد دل تعظیم کی خاطر	جب آیا ناوک قاتل جگہ دی میں نے پہلو میں
بیاباں گرد ہوں ہمسایہ ہمدرد کا ہوگا	در امر قد بنایا تربت مجنوں کے پہلو میں
وہ ہوں آزاد عشق قد لگا کر باغ میں بستر	قفس قمری کے لٹکائے گئے سر لب جو میں
دل سودا زدہ پہ سیر انکھ اسکی نہیں پڑتی	زر داغ جنوں تلتا ہے نظروں کی ترازو میں
ہوا میں پانچ نکلے ہیں اثر باد بہاری کا	صدائے خندہ گل ہے پری کے گھنگرو میں

مبارک دیر و کعبہ ہوں قلق شیخ و برہمن کو
بچھائیں گے مصلا چل کے ہم محراب ابرو میں

کیا جب ضبط گریہ فرقت ساقی میں	نکل آئے برنگ شیشہ مے تنک آنکھو میں
ہوئے ہیں انقلاب عشق سے سب اپنے بیگانے	رہے قابو میں دل انکا یہ لے اب ہے انکے قابو میں

۱۰۵

[illegible]

اماں چاہیں نہیں ہم ہے ہیں کشتۂ دیدار
تمھاری تیغ نگہ کی کہیں پناہ نہیں

عبث ہے غفلت طفلانہ چونک اے غافل
بہ مہد دو جہاں بھر خوابگاہ نہیں

وہ خوش نصیب ہیں جو ہیں سیاہ رنگ حنا
چھوئیں وہ پاؤں ہیں ہتی دستگاہ نہیں

ہیں یوسف دل گم گشتہ کی تلاش میں ہم
نہ جھانکا آیا جسے کوئی ایسا چاہ نہیں

وہ ایسا قاتل بیرحم بے مروت ہے
کہ اسکی تیغ کے قبضے میں بھی پناہ نہیں

تمھارے آنکھ لگی ہو گئی انکو نصیب
ہرن اگرچہ ہیں خوش چشم خوش نگاہ نہیں

طریق عشق میں ہر جا نشیب اور فراز
جو قطع تیز روی سے ہو یہ وہ راہ نہیں

فزون حسین تو کل ہے تخت شاہی سے
کلاہ فقر کم از تاج بادشاہ نہیں

مرے کریم کی رحمت ہے جیسا ساجی تیغ
نہو جو عفو وہ ایسا کوئی گناہ نہیں

نہیں ہیں قابل تکلیف شرع دیوانی
زمین شور سے سلطان بھی باج خواہ نہیں

اس آرزو پہ ہوا خاک بھی مگر اب تک
مرے غبار کو دامن سے اسکے راہ نہیں

کروں گا عرض دم پرسش عمل اتنی
ترے کرم سے زیادہ مرے گناہ نہیں

ضرور چاہیے عاشق پہ شفقت معشوق
گدا نواز نہو جو وہ بادشاہ نہیں

یون شب وصلت ہے ہر شب القمر ملتی نہین
جیسے صبح عید سے کوئی سحر ملتی نہین

سب تو قمری باغ دنیا مین فلک منصف تو ہو
ہے مرے کو زمین بالشت بھر ملتی نہین

ہمسا عاشق قسمتو سے پا گیا ہو قدر کر
جنس ایکبار مفت سے مفت بر ملتی نہین

خوب دیکھا خوب ڈھونڈھا ہر سوائے لکھنو
کوئی بستی صورت آباد ہو نظر ملتی نہین

ہم بھی غیرو نسے عوض لیتے لیکن کیا کرین
چار دن کو بھی حکومت اسقدر ملتی نہین

دم بدم اٹھتے ہین شعلے دلسے ہجر یار مین
اک نفس آسودگی مثل شرر ملتی نہین

جان عالم ہو مرا سلطان عالم قلق
حسن کی دولت کسیکو اسقدر ملتی نہین

دیکھکر جو بنام گلگشت چشم مست کا
آنکھ نرگس کی بھی گھر گھر یون چھپتی کہین ملتی نہین

شام کو نسبت ہے او زلف دوتا سے نہین
صبح نور روئے اقدس سے سحر ملتی نہین

گو ہر غلطان عالی کی ہین کس منھ سے صفت
مجکو کلی کے لیئے آب گہر ملتی نہین

گو مشابہ چشم اقدس سے ہی کچھ آہو کی آنکھ
پر یہ چتون یہ لگاوٹ کی نظر ملتی نہین

نور گردہ سے گئے چاندنی بھی گر ہے ہجر
نقش پا سے بھی تو شکل قمر ملتی نہین

اسقدر رعب عدالت شہ کا ہو نہان تو کیا
شیر کی روباہ سے بھی اب نظر ملتی نہین

اچھا نہین ہر غیر دنکا مجمع مکان مین — مطعون ہو بجاؤ کہین تم جہان مین
پڑے ہماری آنکھو نکے گرہین یہ سبب تھے — جھالر مژہ کی چاہیے تھی سایبان مین
مانند برق کوندتی ہر ابر زلف مین — اے جان صبا عقہ ہر کہ تجلی ہر کان مین
اُس طفل کی جو دھیان مین تھی توتلی زبان — ہنگام نزع ہوگئی لکنت زبان مین
لگتا ہر جب بہار مرا غیرت چمن — کیا منھ سے پھول جھڑتے ہین اک ایک تان مین
قاتل ہمارا جیتے جی ہوتا نہ فیصلہ — پڑتی نہ تیری تیغ اگر درمیان مین
میخوارونکے ہجوم سے ہر تنگ شیشہ فروش — شیشونکو بھی جگہ نہین ملتی دکان مین
لکھا جب اپنی آبلہ پائی کا ماجرا — چھالے پڑے ہزار قلم کی زبان مین
ڈر مر گیا مین ابروے پُرخم کو دیکھ کر — کیا تیر کا ہر توڑ تمھاری کمان مین
ایفاے وعدہ کرکے ہمین تو جلا لیا — اے جان تم جو آئے تو جان آئی جان مین
خود بینی آج کل ہر یہ مد نظر انھین — دیکھو کہ آئنہ ہر جڑا خاص دان مین
جلتے ہین میرے شعلہ آواز سے رقیب — مانند شمع رکھتا ہون آتش زبان مین
اے جان جان یہ شہپر پرواز حسن ہر — چھالا نہین ہر موتیو نکا تیرے کان مین

زلزلہ آجائے ہو جلے تہ و بالا زمین — مین اگر ای آسمان آمادۂ فریاد ہون

کون تجھسے بڑھکے ہی مشکلکشائے دو جہان — تیرے ہوتے غیر سے مین طالب امداد ہون

دم سلامت طفل اشک خونکا دنیا مین رہے — چار مین کہنے کو تو مین صاحب اولاد ہون

چاہتا ہون میری تربت کا بنا ہو ہر سطر راز — کشتۂ انداز خوبان ستم ایجاد ہون

کعبتین کیا ہی حسینون ہی مین میرا ذکر حسن — جنکے دن جاتی ہین ہمدم انکی مین یاد ہون

لاکہ پہ کہوٹے کرین مجھسے کہر این الہی تعلق

دم مین الحومین پرکہ لیتا ہون وہ نقاد ہون

سہانے حسن کے خورشید نور جان عالم ہین — ضیا بخش رخ ہر ماہ پیکر جان عالم ہین

خدا خود نا خدا ہے کشتی اقبال عالی ہی — جہاز بندگان حق کے لنگر جان عالم ہین

ہر اک نقش قدم ہی آشیان مرغ سعادت ہی — ہما ئے اوج اقبال سکندر جان عالم ہین

منور بزم عالم شعلۂ رخ سے ہو کیونکر — کہ شمع محفل ہر ماہ پیکر جان عالم ہین

فروغ نام جام زر پر والیونکے ہوتا ہی — سپہر بخشش و ہمت کے اختر جان عالم ہین

ملاحت اک نمک پروردہ سرکار عالی ہی — صباحت مین سمن ودہ سمن بر جان عالم ہین

۱۱۳

محتسب کے ہاتھ سے تنگ سب بسکہ رہین اہلِ قلق
آگئے ہین نالش کو سب میخوار قیصر باغ مین

پنہان بھی ہو وہ رخِ روشن نقاب مین
رعشہ مگر پڑا ہی تنِ آفتاب مین

ہر جوش بحرِ اشک کا چشمِ پُر آب مین
دریا مین ہی حباب کہ دریا حباب مین

کب ہی شباب بحرِ جہانِ خراب کو
بیجا ہوا ابھری ہی دماغِ حباب مین

معشوق فکر مین یہ کیون نکلے اپنی جان
بیباکیون سے لطف سوا ہی حجاب مین

اس عشق سے بچا نہین کونین مین کوئی
انسان تو کیا فرشتے پڑے ہین عذاب مین

بے اذن کوئی گھر مین ہمارے نہ آنے پائے
دربان کو یہ حکم دیا میرے باب مین

دریا پہ بہر غسل گیا جب وہ آفتاب
آنسو بھر آئے دیکھ کے چشمِ حباب مین

اُسکے رخِ صبیح سے دعوی ہمسری
منھ دیکھے صبح آئینہ آفتاب مین

تب قائل کرامت پیر مغان ہو شیخ
قاضی کو حال آئے جو بزمِ شراب مین

جام جہان نما سے نہین کم یہ نیند بھی
دُنیا کی سیر کرتا ہی انسان خواب مین

مجروح ہو کے مست محبت سوا ہوا
تلوار کیا بجھائی تھی قاتل شراب مین

پر تو فگن ہی آئینے مین یون رخ حبیب | پڑتا ہی عکس ماہ کا جس طرح آب مین

پیری نے ہمسے سب کا عوض لے لیا قلق
جو جو مزے اُٹھائے تھے عہد شباب مین

دل ہی ملول یاد رخ بے نقاب مین | گھٹتا ہی لعل خون جگر آفتاب مین
کیونکر نہ غصہ تیز ہو اُنکا شباب مین | ہوتی بہت ہی دھوپ سے تلخی گلاب مین
دل ہی امید وصل سے کس پیچ و تاب مین | گو خضر اسیر ہو گئے دام سراب مین
مجرے پہ جستار بجائے وہ زہرہ وش | جلسہ ہی جا بتر نگ کا قصر حباب مین
لاکھون بنا دیا کہ بگڑنے مین اُنکے ہین | ملتا ہی کیا ہی لطف صنم کے عتاب مین
کیا شوق دید نشتر مژگان بیان کرون | مانند نبض ہی رگ جان اضطراب مین
کب ان جلوونکی عشق مین ہوتی ہی چشم تر | گریان ہی جبتلک کہ ہی خامی کباب مین
ہوتا نہین کسی سے کبھی عاشقی کا مست | مستی ہی فیل مست کی کیا اس شراب مین
خوش صبح سے ہو کشتہ رنگ صبیح کیا | پروانہ شاد ہو نہ شب ماہتاب مین
ہم رند مشرب انکو نہین خوف باز پرس | یکسان ہی اپنا حال خطا و صواب مین

۱۱۵

[illegible]

تھا کہ اپنی بعد مرون کھلی دی طلب مین
ریگِ رواں کی صورت ہر وقت ہی سفر مین

ای دل یہ راہ گیسو ہی پُر خطر نہایت
لٹ جاتے ہین مسافر اکثر اسی سفر مین

بنت العنب کی فرقت دلکو نہین گوارا
بوتل لگی ہوئی ہی آٹھون پہر کمر مین

برباد کر رہا ہی کیون میری خاک ظالم
کیا فائدہ فلک کا ہوگا مرے ضرر مین

سبکو ہی پاس مہمان تو دلکو لوٹتی ہی
انکی لٹ یا اندھیرہ ہی ترے ہی گھر مین

غیر نسے سب اخفا ہوتے نہین کبھی وہ
آگے تو آہ میری مشہور تھی اثر مین

ای ماہ مصر خوبی آگے تمھارے کچھ بھی
حسن جناب یوسف جچتا نہین نظر مین

وہ برق حسن کسی کلمے مین ہنس رہا ہی
بجلی چمک رہی ہی داماں ابر تر مین

معشوق کی تواضع عاشق کو نفع کر دے
لب خشک سے ہین صدف کے گو آب ہی گہر مین

وہ آفتاب تاباں آیا ہی کس چمک سے
ساقی مجھے صبوحی دے تو بھی جام زر مین

چھوڑ آئے یار پہلی منزل ہی مین ہی پیچ ہی
سب حال دوستی کا کھل جاتا ہی سفر مین

حال دل قلق کیا ہر بار پوچھتے ہو
جسکی نہین دوا کچھ وہ درد ہی جگر مین

[illegible]

سیر کرتا اُسے دیکھا ہے جو بازاروں میں
مشورے ہوتے ہیں یوسف کے خریداروں میں

چاہتے ہیں کہ کوئی غیرتِ یوسف بھی نہ چاہے
کسقدر کھوٹے کھرے بستے ہیں بازاروں میں

دو قدم چلکے جو تو چال دکھادے اپنی
ٹھوکریں کھاتے پھریں کبک بھی کہساروں میں

خونِ عشاق سے لازم ہے یہ پرہیز کریں
کہ شمار آپکی آنکھوں کا ہے بیماروں میں

شیخ کعبہ ہے دیا برہمن بتخانہ
ایک ہی در کے یہ دونوں ہیں پرستاروں میں

دیکھیے کتنے خریدار ہیں کیا اُٹھتا ہے
جنسِ دل بیچنے کو لائی ہے بازاروں میں

فصلِ گل آئی خزاں بھی ہے گئی گلزار اگر
طائرِ دل ہے ہنوز اُنکے گرفتاروں میں

سیر کیواسطے نکلا جو وہ شاہِ یوسف
بند رستے ہوئے ٹھٹ لگ گئے بازاروں میں

یہ نیا یار کی سرکار میں دیکھا انصاف
بے گنہ بھی گنے جاتے ہیں گنہگاروں میں

کہیں ڈھونڈھے سے بھی ملتے تھے نہ اربابِ کمال
جن دنوں قدرشناسی تھی خریداروں میں

تیغِ قاتل کے گلے ملتے ہیں خوش ہو ہو کر
عید قرباں ہے محبت کے گنہگاروں میں

کسی گلشن سے نہ اُٹھا ہوئی صحبتِ گل
ہے ضعیفی تنِ فرسا اپنا ہے اُن خاروں میں

قلق اثباتِ دہن منھ کے نہ کھلوائے کبھی
ہے تحیر کی [illegible] بات رہی یاروں میں

[illegible]

آئینہ کا اُسکے کوئی مقرر نہیں ہے دن
چھپتا ہے گلی مین اپنے حسینوں کے نقدِ دل
کرتی ہے قتل بانکی ادا اُسکی خلق کو
لڑتے ہیں اُس سے آنکھ فلک تجھے حباب وار
دل آگیا ذقن پہ تری ایک ایک کا
خوش چشم تو وہ ہے کہ غزالان ہند و چین
ہے شورِ آمد آمدِ قاتل جو دیر سے
کہا اُسکو حظ زیست ہے اتنا تو پوچھتا
اے سرو قد گیا ہوں پئے سیرِ باغ جب
خورشید ماہ کی بھی جھپکتی ہے اکثر آنکھ
آتا ہے اور شکار فگن گر تجھے تو آہ
سینہ اُسکی پلک میں چھیدتا ہے یون کہ بار
غفلت یہ ہے کسیکو نہین قبر کا خیال

آ نکلے ایک بار کہیں سال و ماہ مین
لوٹا ہے رہزنوں نے مسافر کو راہ مین
بیٹھا رکھا ہے تیغ کا تیری کلاہ مین
بحرِ قضا کا گھاٹ ہے تیغِ نگاہ مین
گرتا ہے کوئی دیدۂ دانستہ چاہ مین
آگے ترے سماتے نہیں ہیں نگاہ مین
ہنگامہ جانِ زار و نگاہ ہے قتل گاہ مین
ہوتی اگر خضر سے ملاقات راہ مین
لپٹا ہوں ہر شجر سے ترے اشتباہ مین
زردی وہ چمک ہے تری گردِ راہ مین
امیدوارِ صید ہیں نخچیر گاہ مین
جیسے دھنک چمکتی ہے ابرِ سیاہ مین
کوئی ہے فکر تاج مین کوئی فکرِ جاہ مین

اثر یہ ہو شب غم کا کہیں خوف ہو کمال
ڈرتے ہیں ظلمت ... نگاہ میں

ہم صاف دل ہیں صورت آئینہ اے قلق
سب نیک و بد ہیں ایک ہماری نگاہ میں

آراستہ جیسی ہیں گل سرو سمن میں
شاید کہیں آ کر وہ ... ہیں چمن میں

بیہوش ہیں اک چشم خماریں کا ہیں ساقی
گویا کہ قدح ناف غزالان ختن میں

پوچھا جو نکیرین نے تو شرم عمل سے
منہ ڈال دیا ہم نے گریبان کفن میں

خجلت سے ترے آگے سفید ایسا ہوا ہے
اک بوند لہو کی نہیں لالے کے بدن میں

صیاد نے کی اک نئی طرح کی بیداد
ڈھکا یا قفس ... گل کہن میں

آفت ہے بہت اسکی کنویں مجھکو جھکانا
جی چاہتا ہے ڈوب کے اس چاہ ذقن میں

سنتے ہیں سفر اہمسری کی وہ دین گے
شمشاد ہے چھپ جائینگے دیوار چمن میں

دیکھا دم گلگشت تو نقاش ازل نے
رنگ اسکا اتر آئیگا ... چمن میں

لیجائیگا منزل ہے کڑی دیکھ کہاں ان
کچھ زاد سفر باندھ دے دامان کفن میں

وہی ہوتے ہیں قامت سے کسی نے انھیں تشبیہ
بیوجہ اکڑتے نہیں شمشاد چمن میں

[illegible]

تو ہی منصف ہو عاشق کو کوئی اتنا ستاتا ہے
تجھی سے ہم ترے بیداد کی فریاد کرتے ہیں

قلق ایسے ہوئے ہیں ہم فراموش اُنکی خاطر سے
کبھی بھولے سے بھی ہمکو نہیں وہ یاد کرتے ہیں

ستم وہ طرفہ کرتے ہیں نئی بیداد کرتے ہیں
بہار آئی ہے مشق نالہ و فریاد کرتے ہیں
قلق جب بوستان قدگان کو یاد کرتے ہیں
ہوئے جو سے نالے جو ہم ناشاد کرتے ہیں
وہ ہمکو سمجھکر گلشن میں گلچھرے اڑاتے ہیں
کوئی مجھسا نہوگا کشتۂ ناشاد عالم میں
سمجھتے ہیں دیوانہ مجھے زینت پسند ونکا
الٰہی شکر نالوں نے اثر اتنا تو دکھلایا
مرے نالوں سے تنگ آئے ہیں ایسے میر ہمسائے
نہیں دیکھا ہے شاید اس سہی قامت کو گلشن میں

اسیر درد دلکو کرتے ہیں ہمیں آزاد کرتے ہیں
برس ہے جنون اپنا سبق ہم یاد کرتے ہیں
مآلِ کار اپنا سوچکر فریاد کرتے ہیں
خدا سے ساکنانِ عرش تک فریاد کرتے ہیں
قفس میں ہم تڑپتے ہیں مگر صیاد کرتے ہیں
تاسف نوجوانی کا مری جلاد کرتے ہیں
تکلف برطرف یونہیں ہر برس عداد کرتے ہیں
وہ دلکو تھام لیتے ہیں جو ہم فریاد کرتے ہیں
عنادل چمن کی جا بجا کے سب فریاد کرتے ہیں
یہ دعویٰ اتنی اپنی کیا تمنا کرتے ہیں

۱۲۰

[illegible]

دل ناشاد قلق کو بھی کبھی شاد کرو
اے شہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہین

زرد تر رونے سے ہجر مین بے نور آنکھین ہوگئین
نرگس فتنہ صورت ناسور آنکھین ہوگئین

ضعف سے طاقت گئی بے نور آنکھین ہوگئین
دست نابینا کا رہین معذور آنکھین ہوگئین

فرقت ساقی مین مژگان دل رسبت تاک ہین
آنسوؤن سے خوشۂ انگور آنکھین ہوگئین

کن نشیلی انکھڑیون سے لڑ گئی گلشن مین آنکھ
نرگس شہلا کی کیون مخمور آنکھین ہوگئین

نوح کی کشتی قد خم گشتہ میرا بن گیا
اشک نے طوفان اٹھا تنور آنکھین ہوگئین

نارسان فرقت مین نالان ہے مرے تا نگاہ
دیکھ مضطرب کاسۂ طنبور آنکھین ہوگئین

دیکھکر مین گر پڑا غش کھاکے موسی کیطرح
میری خاطر اسکی برق طور آنکھین ہوگئین

لوٹ لیتے ہین متاع دل ہر اک انسان کا
اسلیے رہزن تری مشہور آنکھین ہوگئین

خانہ ہائے چشم مین یہ سیم بر رہنے لگے
ہم فقیر دلکی تو ذی مقدور آنکھین ہوگئین

دیکھکر آنکھین تری پیدا ہوا آزار دید
شکل نرگس کی بھی رنجور آنکھین ہوگئین

صورت مژگان نا پھرتی ہین کو اپنی وہ مست ناز
حسن کی دولت سے کیا مغرور آنکھین ہوگئین

۱۲۱

اُسکے بوسوں میں جو ملتا ہے کسیرہ جو قلق
لب شیریں نہیں لذت میں شکر پارے ہیں

اور بھی پیاری نظر آتی ہیں پیارے آنکھیں
نشے میں جو ہیں لو آج تو بارے آنکھیں

گو کیا کرتے ہیں خوش چشمی کا دعوا آہو
آنکھیں کھلجائیں جو دیکھیں تری پیاری آنکھیں

کہکشاں مانگ ہے شب زلف ہے ابرو ہے ہلال
رخ جو ہے چاند کا ٹکڑا تو ستارے آنکھیں

تیرے آنکھوں کا تصور جو رہا پیش نظر
رات بھر ہجر میں گنتی رہیں تارے آنکھیں

نیچی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں وصل کی شب
دیکھی کس نے نہیں وہ شرم کے مارے آنکھیں

کبھی مجھکو کبھی غیروں کو لگا دیتے ہیں
خوب سیکھی ہیں لگاوٹ کے اشارے آنکھیں

دیکھو صاحب بینش نہیں ہوتے خود بین
اپنے کو سکتی نہیں آپ نظارے آنکھیں

تو وہ خوش چشم ہے ہو دیدۂ نرگس بھی نثار
تیری آنکھوں پہ ہرن صدقے اتارے آنکھیں

شخص نادان ہے تجھ سے جو کرے ہمچشمی
چشم انصاف سے دیکھیں تو بچارے آنکھیں

پھوٹ جائیں ہیں غیروں کی آتی آنکھیں
نظر بد سے جو دیکھیں تری پیارے آنکھیں

اے قلق باو نہ پہ ماہ جو افشاں چہرے کے
دیکھنے کے لیے بنجائیں ستارے آنکھیں

[illegible]

وحشت سے میرے سر سے ٹڑی ہو کے بھاگ گئی
دو ہوتے ای پتنگ جو شمع لگن کے پاؤن

خاک چمن پہ پاؤن جو رکھیں بہار میں
قمری کی طرح سرخ ہو داغ وزغن کے پاؤن

قدرت خدا کی ہے سر و پائی پہ یہ ستم
ہاتھ ہین نہ سر ہی نہ چرخ کہن کے پاؤن

دیکھا جو غیر ہاتھ تو یہ مرتبہ ملا
بت شکدہ مین چومتے ہین برہمن کے پاؤن

ہاتھوں لیے ہے حنا ہر جگر میں رات دن
دست جنون سے ہے چرخ کہن کے پاؤن

نقش قدم پہ ہے اگر پاؤن پہ دھرین
مانند کبک سرخ ہون زاغ وزغن کے پاؤن

لیجائیں کیمیا گر اسے ہاتھوں ہاتھ ابھی
رہندین ہما رہی خاک جو اُس سیمتن کے پاؤن

بیٹھا یہ پاؤن توڑ کے نقش قدم کی طرح
اٹھے رہ طلب مین نہ مجھ خستہ تن کے پاؤن

آنکھوں سے یہ لگا کے دھوئیں خوب سو بھی ہر
لیسی کہون کہ نکلے ہین سر پہ ہر کے پاؤن

غیر رنگا ہاتھ ہاتھ میں پھر مفت سیر ہو
نکلے ہین فتنہ فتنہ پھر اُس کم سخن کے پاؤن

رسی سے لیجے عاشق زلف دراز ہون
مشتاق بیڑ لیے سو ہین سن کے پاؤن

قیمت بڑھائی اور بھی مہندی کے رنگ نے
سو نیکے ہو گئے ہین مرے سیمتن کے پاؤن

گلگشت کیا نسیم چمن کی اڑائی ہے
ہین بے صدا خرام مین اُس کم سخن کے پاؤن

[illegible]

[illegible]

خال سیہ سبزۂ خط سے نہین عیان
دہقان زنگبار کا مسکن ہے کشت مین

مین اک پری کا دیکھنے والا تھا اے قلق
حورونکو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا بہشت مین

کو مین کے مزے ہین کہی سرنوشت مین
ہر بان اگر یہان ہین تو حورین بہشت مین

بے فائدہ جھگڑتے ہین یہ شیخ و برہمن
کعبے مین کیا ہے جو کہ نہین ہے کنشت مین

بعد فنا بھی یہ دل سوزان ہے اپنے ساتھ
دوزخ بغل مین لے کے چلے ہین بہشت مین

ہمسا کوئی جہان مین نہین ہے الم نصیب
آئی کبھی خوشی نہ دل غم سرشت مین

عریان وہ ہین جو جائینگے دیوانے آپ کے
پہنینگے جا کے کرتیکو حلے بہشت مین

تاثیر دیکھو عشق بتان ملیح کی
لونی لگی مزار کی اک ایک خشت مین

طوبائے قد یار کی دھن مین ہین ہم آہ
جھنڈا گڑا ہوا ہے ہمارا بہشت مین

دلمین کیا جو اس لب جانبخش کا خیال
آب حیات ہمنے دیا اپنی کشت مین

زاہد تجھے بھٹکنے نہ دینگے گناہ گار
سب بند و بست ہمکا ہمین کا بہشت مین

سوز درون ہے خرمن دل کا نگہبان
پالا ہے ہمنے برق کو دامان کشت مین

[illegible]

[illegible]

کس طرح تڑپوں تہِ تیغ دمِ قتل ای شوخ
ادب دامن جلاد کروں یا نہ کروں

اس سہی قد کی محبت میں ہے کچھ جد کا حال
ذکر قمری کا شمشاد کروں یا نہ کروں

صدمۂ بے پر و بالی سے قفس میں صیاد
لطف پرواز چمن یاد کروں یا نہ کروں

قصر ہستی کو کہیں صبح نہ زروں پھونک نہ دے
غنچۂ آہ دل ناشاد کروں یا نہ کروں

پھر کبھی ہوے قفس کھلنے سے بھی آ نہ پھرا
شکوۂ غفلت صیاد کروں یا نہ کروں

کیوں نہ تیشے سے سر کوہ رقابت کاٹوں
رنج بے عقلیٔ فرہاد کروں یا نہ کروں

بیڑیاں بھاری پہننا ہے بہار آتی ہے
پہلے سے خاطر حداد کروں یا نہ کروں

ہر گھڑی صحبت ہمہ تن ہیں زبان گیری کر
بات بھی وستم ایجاد کروں یا نہ کروں

محو یاد لب رنگین ہوں عوض شکوے کے
صرف چمن دل ناشاد کروں یا نہ کروں

دل دیوانہ انگشت بہ جبا دکھتا ہے خوف
کوئی تسخیر پری زاد کروں یا نہ کروں

نہ خنجر بھی قلق فرصت نظارہ نہ دی
غم بے رحمی جلاد کروں یا نہ کروں

زبان دانان عالم کا کیا ہے امتحان برسوں
زبان غیر کیا آتی نہیں اپنی زبان برسوں

دیوانہ ہون وحشی ہا نو رتاب سننے آتا ہین — مری وحشت کی جنون نے کہی ہو داستان برسون
ہین میرے حبیب ہم سخن کا ننگ ایسا ہی — ہے ہین جستجو مین عاجز غیب دان برسون
سر اقتضے ہوا پیسے پیراب کئی دن سے — رہا ہی تیر و لی پیکان برسون
زبان حال سے ظاہر کی الفت — رہی ہی کی خموشی ترجمان برسون
سبک روحی کرکھا خانہ بر دوش ایک مدت تک — ہے پہلے بال پر ہی شکل آشیان برسون
مزے مستی مین کیا کیا دختر رز سے اٹھائے ہین — جوانی مین رہی ہی صحبت پیر مغان برسون
گلا دنکو مسیحے نے سبب کہتے نہین لیکے — اٹھایا ہی زبان برسون
ہٹے پر بھی رہی ہی جستجو یہ اپنے یوسف کی — غبار اپنا رہا ہی سد راہ کاروان برسون

عزیز از جان قلق ہوگا غم عشق بتان دلکو
کریگا پاس اس مہمان کا یہ میزبان برسون

مشتاق دید ہین سب شہرہ ہی مرد و زن مین — خلوت سے لا تشریف انجمن مین
عطر بہار ملکر جو آئے وہ چمن مین — تو بوسے گل سمائی کیا اپنے پیرہن مین
گل شمع کا جو مہکے گلزار انجمن مین — بلبل ابھی جھپٹ لے پروانے کے کفن مین

بس مرد وہ چاہت اپنی لگو نہ جلاتے ہین / نہین تابوت میرا اُٹھنے دیتے لیٹے جاتے ہین

ابھی جان میری پڑ گئی ہے کس کشاکش مین / ادھر آزماتی ہے ادھر آ زماتے ہین

اُنھین کو عاشق اپنے مصحف رخ کا سمجھتے ہین / خدا قسمین ٹکے پر جاکے جو قرآن اُٹھاتے ہین

جو توڑے محتسب نے آنکے ظرف مے تو یہ سمجھے / اشارہ ہے یہین ہی ہم توڑنے توبہ بھی آتے ہین

یہ ڈر ہے بیٹھنے کی ہر شب جائے ہر نہین عادت / ہم اُنکو اسلیے پہلو مین اپنے کم بٹھاتے ہین

تمنا صبح صلت کی شب فرقت جلاتی ہے / یہ سنتے ہین کہ بعد مرگ رحمت بھی اُٹھاتے ہین

لحد مین کیا اُتارا ہے کہ سر کا بوجھ اُتارا ہے / اندھیری گور مین تنہا مجھے سب چھوڑ جاتے ہین

جتاتا ہون جو مین عشق وہن تو منسکے کہتے ہین / ہمارے چاہنے والو نکا یہ بھی منھ چڑھاتے ہین

ارادہ ہے کسی عامل سے جاکر پوچھیے اک دن / پری زاد آدمی سے کسطرح قابو مین آتے ہین

زیادہ جانتے ہیں درد محبت ہم عزیزان کو / اطبا کیا ترے بیمار عیسیٰ سے چھپاتے ہین

چلے ہین جا نہیں ہم کھیلکر شوق شہادت مین / نصیبے جو ملتا ہو تو قاتل ڈھونڈھ لاتے ہین

کہان وہ مسکراہٹ اور کہان اُنکی چٹک توبہ / دہان یار رنگین لب کا غنچے منھ چڑھاتے ہین

خدا اُس سے سمجھے جسنے جان آفت مین ڈالی ہے / نہ دم لیتا ہے یہ ظالم نہ بت ہی دام مین آتے ہین

۱۲۸

پیچ سے اُنکے حقیقت مین ہر پیچنا مشکل
مین تو کیا دم مین فی لفونکے بلائین آئین

جانکر شیفتۂ زلف ہلاکت کو مری
جیس مین ہجر کی راتونکے بلائین آئین

منفعل اپنی جفاؤن سے ہوے مجھسے وہ جب
عاقبت کام کے سب میری قضائین آئین

ہوتے ہی گیسوے دلدار کا سودا مجھکو
گھر مرا پوچھتی گرد ونسے بلائین آئین

روکے مین نے جو دم سرد بھری ہنسکے کہا
پانی برسا کہین کیا ٹھنڈی ہوائین آئین

پہونچے پیغام وصال اُنکے دم نزع مجھے
جب زبان بند ہوئی تب یہ صدائین آئین

لگ گئی آنکھ تصور مین جو اُن زلفونکے
خواب مین مجھے ڈرانے کو بلائین آئین

کیا شفا بخش ہین سیب ذقن و پستہ لب
تیرے بیمار کو یہ راس دوائین آئین

نعمتین کھاتے ہین سب کھاتا ہون مین غصہ و غم
میرے حصے مین الٰہی یہ غذائین آئین

بے حساب آپنے کرم ہمپہ کیے روز شمار
جبکہ گنتی مین ہماری نہ خطائین آئین

دیکھکر بدلیونکو طاقچۂ میخانے کے
نشے مین مین یہ جانا کہ گھٹائین آئین

معتنم عمر دو روزہ کو سمجھ کچھ کر لے
یہ مجھے گور غریبان سے صدائین آئین

کچھ ہوئین چاک تو کچھ خود ہی مسک کر اُترین
دست وحشت سے یہ تنگ اپنی قبائین آئین

[illegible]

کرتا دہان یار کی رنگینیوں کا وصف | مجبور ہو کہ غنچے کے منہ میں زبان نہیں

کیا اعتبار ایسے تلوّن مزاج کا | جو مہربان کبھی ہو کبھی مہربان نہیں

اس غیرت مسیح کی گھبی کیواسطے | طیار ہی فلک پہ سڑک کہکشان نہیں

جھوٹے ہمائے غم کے ہین دعوت کرو نہین کیا | قابل سگ حبیب کے یہ استخوان نہین

وہ دل اسیر دام بلا رہتا ہو مدام | جو کوچہ گرد گیسوئے عنبر فشان نہین

یون دیکے نقد ہوش تک آئے جو میرے ہاتھ | ایسا تو زلف یار کا سودا گران نہین

نظروں مین غیر کے جو سبک ہون تو کیا عجب | صد شکر طبع یار پہ تو مین گران نہین

جلوہ کو تیرے کسلیے ہو مجھسے دشمنی | اے ماہ رو یہ ہو دل عاشق کتان نہین

کیفیت آئے میکدہ مین دیکھ جائے وہ | جو قائل کرامت پیر مغان نہین

محو نظارہ دل ہو وہ بت ہی حجاب مین | حیران ہو آئینہ رخ جانان عیان نہین

دلسے بھلا دیا ہی گلون نے کیا مجھے | اب تک کسو کو بھی یاد مرا آشیان نہین

وہ دل ہین اور مرتے ہین جو کوڑی کوڑی پر | اپنا ہما فریفتہ استخوان نہین

کس لالہ رو کے دلمین نہین گھر مرا قلق | وہ کونسا چمن ہو جہان آشیان نہین

[illegible]

بکھرے ہی جو ہین میرے قتل کی تدبیر مین
بل نہین بیوجہ قاتل ابرو شمشیر مین

مین بھی مجنون ایک لیلی کا ہون او صورتگر
رنگ روئے قیس بھرتا تھا مری تصویر مین

کیا اسیر گیسوئے دلدار کوئی چل بسا
کس لیے ماتم پڑا ہی خانۂ زنجیر مین

دل ازل سے ہی ہمارا کشتۂ ابروے یار
پرورش پائی ہی ہمنے دامن شمشیر مین

زلف جانان سے نظر آتی ہی یون چشم سیاہ
جسطرح پھنستا ہی آہو دام آہوگیر مین

وہ زبان ہی کونسی تیری معرف جو نہین
شرح اک قرآن کی لکھی ہی ہر تفسیر مین

دل کے آئینے مین اک جان جہان کی ہی شبیہ
جو کھٹا اربع عناصر کا ہی اس تصویر مین

کھب گئی ہی گوشۂ ابروے قاتل مین گرہ
نقد دل میرا بندھا ہی دامن شمشیر مین

کون وہ معشوق ہی جو تابع فرمان نہین
ای پری میرا عمل ہی کشور تسخیر مین

شوق کا لسے علاقہ عقل سے آموز دل
اوشہ خوبان وعلہ ہی مری زنجیر مین

طائر دل نام سنتا ہی مگر دیکھا نہین
کیا پر عنقا ہین ای صیاد تیرے تیر مین

اگر ہجوم شوق آزادی نہین ہی مرہم بلا
ایک دن ڈانکا پڑیگا خانۂ زنجیر مین

آب دندان مین نہین ہی یہ اس لب رنگین کا عکس
لال مچھلی تیرتی پھرتی ہی جوے شیر مین

سنیے تو تھام لیجیے دل آئیگی نہ تاب
غنچے عدو کے ہوش مری داستان کے ہین

یہ اہل قبلہ ہی نہیں کرتے تری ثنا
ناقوس کی زبان پہ بھی کلمے اذان کے ہین

مشہور جب کا صاعقہ و برق نام ہے
دو ایک شرارے مرے سوز نہان کے ہین

ارباب فہم جو کہ ہین ساکن کہین کے ہون
وہ سب مقلد آج ہماری زبان کے ہین

کوثر پہ چلکے دیکھیے گا اُنکی آبرو
جو معترف کرامت پیر مغان کے ہین

پوچھو نہ کچھ خرابہ نشینونکا حال زار
ہم خاک مین ملائے ہوئے آسمان کے ہین

ملک سخن کو تیغ زبان سے کیا ہے سر
سکے پڑے ہوئے مرے حسن بیان کے ہین

بعد فنا بھی رنج غم ہجر یار ہے
زیر زمین بھی جور وہی آسمان کے ہین

اہل زبان کو ناز ہے میری زبان پر
سب قائل اے قلق مرے حسن بیان کے ہین

کسے کہیں

ردیف واو

بہار عیش ہوتی ہے خزان پیری میں آ کے ہمکو
جوانی روٹھی جاتی ہے کہیں کس سے منانیکو

قفس ہی خانۂ ثانی ہے پوچھو مت کہ بلبل ہون
جگر دلمین گلو میں ڈھونڈھتا ہون آشیانیکو

مرے تیر نگاہ ناز سے تا کا رقیبون کو
الٰہی جو نہ چوک جائے ناوک انداز اس نشانیکو

۱۳۱

خال رخ خضر رہ کفر ہوتا جو ترا | دام مین لاہی چکے تھے یہ مسلمان مجکو
چشم خونخوار کا آغوش مژہ مین ہی یہ قول | قریب ہی کہیے اگر شیر نیستان مجکو
جسمین کچھ ہوتی ہی امید وصال محبوب | اتنی کھلتی نہین وہ گردش دوران مجکو
یہ نہ معلوم تھا اس تنگ سے آئیگی بہار | توبہ نے مین کیا سخت پشیمان مجکو
عشق نے منصب عشاق جو تقسیم کیے | باغ بلبل کو دیا کوچۂ جانان مجکو
سوزش دل سے یہ پروانہ کی صورت تڑپا | دیکھکر رونے لگی شمع شبستان مجکو
مجھ گرانبار کے محشر مین تلین جب اعمال | نہ سبک کیجیو اے پلۂ میزان مجکو
کون اندیشۂ فردا کا ملال آج کرے | موسم گل مین نہین فکر زمستان مجکو
تیرے ہوتے ہوئے اے غیرت خورشید نہ کون | کھوٹے داہون بھی لے گر مہ کنعان مجکو
صف کشی اپنی دکھاتا ہی مجھے کیا عشر | یاد ہی اسکی صف آرائی مژگان مجکو
لب جانبخش صنم کا ہون جو عاشق تو لوگ | جانتے ہین خضر چشمۂ حیوان مجکو
ناتوان وہ ہون عجب کیا صفت پائے ملخ | مور لیجائے اگر پیش سلیمان مجکو
تیرے ظلمت کدے مین لائین جو روشن کرکے | کرم شب آئے نظر شمع شبستان مجکو

چشم بتان دہر کی آفت ہین شوخیان
صحرا میں حسن کے بھی ہرن دیکھتے چلو

کیا کر رہی ہو بستۂ مشاطگی بہار
آرائش عروس چمن دیکھتے چلو

کرتی ہو راہ شوق مین کس کسکو پائمال
رفتار یار کے بھی چلن دیکھتے چلو

آئے ہو صیدگاہ جہان مین تو ای قلق
طرز شکار تیر فگن دیکھتے چلو

غمزدہ ہجر سے ای کشتۂ بیداد نہو
کون حسرت زدہ ایسا ہو کہ جو شاد نہو

جان دینے مین تو ای ہمنفسو باک نہین
پاس اتنا ہو کہ رسوائی صیاد نہو

حسرت آزادی کی پوچھے کوئی اُسکے دلسے
جس گرفتار قفس کی کوئی فریاد نہو

ہم اسیران قفس مین نہ اگر زمزمہ سنج
اسقدر رونق کاشانۂ صیاد نہو

شوق کا تو یہ تقاضا ہو کہ کٹوا دو گلا
قول ہمت ہو کہ منت کش جلاد نہو

شکر کی جا ہو سزاوار جفا تو سمجھا
مرغ دل شاکی بیرحمی صیاد نہو

انکھین بیکار ہین وہ جنکو نہین حسرت دید
دل وہ کس کام کا جو کشتۂ بیداد نہو

دشت وحشت مین ہو جب جوشش خون سودا
کھولدین فصد مری خار جو فصاد نہو

۱۳۳

دیکھو او گردون ستانا ہقدر اچھا نہین
ضبط کرتا ہون ابھی آہ دل ناشاد کو

ایسی کیا خوبی ہی ہمین کیا شرف ہی ہر نار ہون
کیون ہمی دیتے ہین تشبیہ آدمزاد کو

سیر کی باغ جہانکی اُسنے کیا جسنے بغور
چشم عبرت سے نہ دیکھا عالم ایجاد کو

گل کو بخشا رنگ پرتو نے ترے رخسار کے
راستی تعلیم کی قدنے ترے شمشاد کو

کیا سنے نالے مرے دلکے وہ شوخ سنگدل
کوئی بت سنتا نہین ناقوس کی فریاد کو

جب ہجوم یاس نے فرقت مین گھیرا ہی قلق
لشکر طفلان اشک آیا مُبارکباد کو

انکی آنکھین ڈھونڈھتی ہین طالب دیدار کو
قدر وان کیوا سطے گردش ہی چشم یار کو

کیون جلایا کرتے ہین گل پیرہن اسرار کو
آتش گل سے ضرر ہوتا نہین ہی خار کو

تشنگی اوقات عالم بجھانے آئے ہین
آبدار اپنا سمجھتے ہین تری تلوار کو

ای جنون یاد وفرہ سے رے جاتی نہین
عمر بھر اس آبلے مین ہمنے دیکھا خار کو

او شکر لب قدر شیرین ہی تیرا آب تیغ
حاجت بخیہ نہین ہی زخم دامندار کو

دیکھکر بیہوش ہوجاتا ہون موسی کیطرح
صاعقہ کہیے تمھارے پرتو رخسار کو

بنجائے مثل بستر خار اپنے واسطے
بیمار ہجر دختر رز سے ہون ای طبیب
نالہ کرون تو کان ہون کر وبیونکے کر
مولا مرے مدد کو مری جلد آئیو
دیکھے فروغ حسن جو ساقی کا آفتاب
لائی ہے تو اُڑا کے صبا کوے یار سے
کرلین حضور کے کف پا سے مقابلہ
اُس غیرت چمن کا اگر سونگھ لے عرق
سونے نہ دیگی یاد شب وصل یار کی
زیب بغل ہو یار زبان پر ہو یہ دعا
کھولے کلید شوق ابھی قفل در مراد
ٹوٹا بھی بوریا نہین رکھتے ہین ہم فقیر
کچھ اُس سے دور ہو کہ زلیخا کی طرح سے

فرقت مین مخملی بھی اگر فرش خواب ہو
نسخے مین مغز تخم کدوے شراب ہو
ہل جائے عرش تلک وہ اگر اضطراب ہو
مجھسے لحد مین جبکہ سوال و جواب ہو
مرغ نگاہ آتش رخ سے کباب ہو
ذرہ ہر نہ میری خاک کی مٹی خراب ہو
اسمین کوئی ہو ماہ کوئی آفتاب ہو
بلبل تو اک طرف ہو ابھی غش گلاب ہو
آنکھون مین میری آکے پریشان نہ خواب ہو
یارب زمانے کو نہ کبھی یہ انقلاب ہو
کو سد راہ وصل نہ اُنکا حجاب ہو
اہل دول کو دغدغہ انقلاب ہو
گر اے قلق بڑھاپے مین عود شباب ہو

اتنا احسان کرے ضعف تو بن آئے مری
مین تو ڈھونڈون تمھین دیکھو نہ اگر تم مجکو

سوز الفت سے پگھلی جاتی ہی ہڈی ہڈی
نہ جلا اور تو اے برق تبسم مجکو

تخلیہ غیر نے جب دو دو پہر ہو ہر روز
تمھین بتلاؤ نہ کیونکر ہو تو ہم مجکو

یاد مین گیسو و ابرو کی جو سویا شب بھر
خواب مین آئے نظر افعی و کژدم مجکو

کر دیا ایک تری آنکھ کے پھر جانے نے
ہدف ناوک نظارہ مردم مجکو

سبقت ہی تری رحمت کو غضب پر تیرے
تجھسے ہر وقت ہی امید ترحم مجکو

ڈھونڈھے سے اپنے کو پاتا نہین مین اے قلق
کر دیا عشق کمر نے یہ ز خود گم مجسکو

نگہ قہر سے دیکھو جو ذرا تم مجکو
آنکھ کا تارا تجھے لگین مردم مجکو

لا کے نے یاس مجھے بزم طرب مین دیکھا
ستم ہوئی سنتے ہی آواز ترنم مجکو

آشنا جسکی مروت سے نہین آنکھ ملا
ایسے بے دید سے اور چشم ترحم مجکو

نشے مین عالم بالا کی بھی کچھ دیکھون سیر
ساقیا آج تو دے دردِ تہ خم مجکو

بھائی اللہ کو موسی کی تو باتی لکنت
بھاتا ہی یار کا ہکلا کے تکلم مجکو

اک بھی ... [illegible] ... مجکو

ایک قطرہ بھی ڈبو سکتا ہی قلزم مجکو [illegible]

[illegible]

کوئی کہدے یہ طبیبوں سے خطا کرتے ہو کیا
ان مرضی اور ہو تم اور دوا کرتے ہو

اپنے اعمال سے تم کچھ بھی حیا کرتے ہو
مغفرت کیلیے کس منہ سے دعا کرتے ہو

دل جفا کار کو نادیتے ہو برا کرتے ہو
ایسے غمخوار کو پہلو سے جدا کرتے ہو

ہم چلے جب تو کیا آپنے قصد آنیکا
وعدہ پر اب تو تپ عہد وفا کرتے ہو

رشک کس طرح سے مجکو نہو ای جان جہان
کہ ہنستے رقیبوں پہ بیجا کرتے ہو

دلمیں جا دیتے ہو عشق صنم خود بین کو
بتکدہ پہلو مسجد مین بنا کرتے ہو

دیکھو جلاد و نین ہوجائنگے بدنام ای جان
اپنے جانباز کو ممنون قضا کرتے ہو

دستیاب اسکو تو پابوس ہو محروم ہین ہم
جسکے پامالوں سے توقیر حنا کرتے ہو

کتنے صیاد جفا پیشہ ہو تم بھی ای جان
جان ہی لیتے ہو جو میری رہا کرتے ہو

حسن اعجاز تکلم جو دکھاتے ہو کبھی
مرغ تصویر کو بھی نغمہ سرا کرتے ہو

صبح ہوتے ہوے گھر آتے ہو ہم سنتے ہین
ساری شب کو کہان دور رہا کرتے ہو

نکہت جسم سے ہو جاتے ہین پیراہن گل
تو جو ٹکڑا نہین تم بند قبا کرتے ہو

ہم بھلے کیلیے کہتے ہین بھلا ہے ای جان
ساتھ غیروں کے سیر کرتے ہو برا کرتے ہو

بے طلب آیا کرین خوبان گئے ہم گون قلق
ایسی کچھ تاثیر اسم حضرت رزاق ہو

غش ہو عالم گرد رخشان برق نور ساق ہے — پھر نظارہ تجلی طور کی مشتاق ہو

نقد دل کے لوٹنے مین شہرۂ آفاق ہے — صفت بر ہو دزد ہو رہزن ہو یا قزاق ہو

سر جو کٹ جائے تو مثل شمع پھر پیدا کرو — حضرت شوق شہادت تم بھی کیا خلاق ہو

خو گیسوے سیاہی کا تعلق چاہیے — عاشق خط سیہ کو خدمت اطلاق ہو

لکھئے وصف رنگین حسن اگر روز لگون — جدول شنجرف سا گرد صفحۂ اوراق ہو

غم بیان مطرب ہے جام دیدۂ تر جلترنگ — بزم فرقت مین سرود نالۂ عشاق ہو

آدمی تو کیا فرشتو نکے بھی دلمین گھر کیا — گھر سے گو نکلے نہین پر شہرۂ آفاق ہو

آستین چشم رقم ہے حسرت دیدار یار — آنکھ کا ڈورا نہ شیرازۂ اوراق ہو

یہ قمار عشق مین بازی بدی ہے یار سے — جفت ہو تو وصل ہو فرقت اگر طاق ہو

بے بصر کو کر دے بینا حسرت دیدار یار — آنکھ کی پتلی سویدائے دل مشتاق ہو

آنکھ کے تل سے لگائے گولیان ہنگام دید — دور بین اس جنگجو کے ہاتھ مین چقماق ہو

[illegible]

شاد بے ہون کہ ہین قاتل عالم نے خود آج … کہکے او عاشق ناشاد پکارا مجکو

جان دی عشق مین اُس حور کے ہین جو قلق
قبر مین آکے فرشتون نے اُتارا مجسکو

کہتے ہین طالب دیدار ایک نظر دیکھین تو … ترچھی نظرون ہی سے دیکھین وہ ادھر دیکھین تو
دل ہو جو سنگ ہمارا کہ جگر دیکھین تو … کوئی جوہر ترا اے تیغ نظر دیکھین تو
جا نپر کھیلے ہوے بیٹھے ہین ہم بھی شب بھر … آج کبتک نہین بجتا ہی گجر دیکھین تو
ہمتو اس سن مین بھی دل شکو حاضر ہین … شہر مین کوئی طرحدار بشر دیکھین تو
بے دہان کمر اس بت کے سوا ہی کوئی اور … چشم انصاف سے ارباب نظر دیکھین تو
سمجھے ہون ہم نہ کسی طرح در اندازو نسے … دلمین اُس خانہ بر انداز کے گھر دیکھین تو
عیب بینونکے سوا کوئی نہین سیان اور … آپ برباد ہی ارباب ہنر دیکھین تو
بوسہ سیب زنخدانسے نہ منھ موڑین آپ … کیسے لذت کے یہ ہوتے ہین ثمر دیکھین تو
اکچھ کئی روز سے ہین انکے تیور بیدل … کیا اُن آنکھونکو ہے منظور نظر دیکھین تو
ہو وہ پری رو رخ انور سے الٹتا ہی نقاب … کسطرح ہوش مین رہتے ہین بشر دیکھین تو

[illegible]

اب تک ہی بادہ کشو آ نہیں سکتی توبہ
ہین وہ میکش کہ پھری اُدھ بھٹکتی توبہ

کسی انسان کا دل تو نہیں توڑا واعظ
مین تو آمادہ ہون کیا کرون ہی عذر ہی توبہ

توبہ بادہ کشی کی ہی بھلا میں نے تو
شرم آئیگی مجھے پیر مغانسے واعظ

بادہ خواری کا کیا قہر مغان پر جلسہ
لب حسرت سے صدا آتی ہی آمین آمین

ست ہو جاتا ہون اُٹھ خود جو بہار آتی ہی
توڑ ڈالا ہی زمانے نے مجھے اے واعظ

میکشی مجھسے تو دو دن بھی نہین چھٹ سکتی
دل توبہ شکنی پر ہی شکستہ حالی

دیکھے تو جو کبھی دخترِ رز کا جوبن

پہنے ہی صبح مئے ناب کی بڑی توبہ
نہ گئی بارہا جا بہت تلک اپنی توبہ

کیا خطا ہین ہوئی مین نے جو توڑی توبہ
کرنے دیتے نہیں ایام جوانی توبہ

کی ہی کیا تو نے پلانے کی بھی ساقی توبہ
مین نے ایام جوانی مین اگر کی توبہ

ہمنے مسال بڑی دھوم سے توڑی توبہ
خوف عصیان سے جو کرتا ہی یہ عاصی توبہ

چارون بھی نہین مجھ رند سے نبھتی توبہ
ورنہ خرمستی سے ٹوٹی نہین میری توبہ

ساقیا چلکے دکھلانے کو کرلی توبہ
رند محتاج کی ثابت نہین رہتی توبہ

واعظا ٹوٹے مری طرح سے کو بھی توبہ

[illegible]

پھولونسے اُسکے جبکہ چمن مین ملائے ہونٹھ
نازک نہ پایا برگ سمن بھی بجائے ہونٹھ

سمجھا مین خضر چشمۂ آبِ حیات ہون
ہونٹھونسے میرے اُسنے جو اپنے ملائے ہونٹھ

مانگا جو بوسہ یارسے مین نے شب وصال
ازخودی مین آکے مرے کاٹ کھائے ہونٹھ

کیا کیا صفت زبانسے سوسن کی بھی سُنی
ملکر مسی چمن مین جو اُسنے دکھائے ہونٹھ

سُرخی نے اُن لبونکی کیا عاشقونکا خون
لالی جمی جو پانکی تو کیا رنگ لائے ہونٹھ

ہونٹھونمین وا اگر جو گلوری مسی یار نے
کیا دہنت پستے مصری کیا کیا چبائے ہونٹھ

پانی بھر آئے مصریونکے منھ مین وقت دید
شیرین کی ڈال سے ٹپکے جو دیکھ پلپلے ہونٹھ

دم آگیا لبونپہ یہ ڈھکایا یار نے
سوپایا پاس ملو نہ کسکے لا کر غش آئے ہونٹھ

شیرین لبی تو دیکھنا وہ شکر بنی
علیا نکی فہ سے اُسنے جو اپنے لگائے ہونٹھ

بوسے دہن کے اُسکے نہین بھولتے قلق
کہتا ہون ہائے اُنت کبھی گا ہاے ہونٹھ

ردیف یاے تحتانی

ٹوٹے مزے جو ہمنے تمہارے اگال کے
مرہی گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے

دنیے یار وہ دو لگا مرے آسمان بنا
ساقی بہائے ماہ پیالہ اچھال کے

[illegible]

وہ می پرست ہون کہ پس مرگ بادہ خوار
شیشے کا میرے گنبد مدفن بنائینگے

سیکھینگے خط سبز سے ہم بھی کئی فسون
گر آپ مار زلف کو رہزن بنائینگے

وقت اگر وہ ہونگے مرے شوق قتل سے
نقاش بھی جھکی ہوئی گردن بنائینگے

دکھلا کے دانت اپنے جلائینگے خوب سا
اسطرح موتیونکا وہ منجن بنائینگے

کچھ رنگ لائینگے جو مسی لگاتے ہین
گل سے دہن کو غنچۂ سوسن بنائینگے

بعد فنا تصور دندان یار سے
مدفن کو اپنے ہیرے کی معدن بنائینگے

داؤد سان دکھائینگے وحشت مین معجزے
آہن کو موم موم کر آہن بنائینگے

چھانینگے خاک وادی وحشت کی ای قلق
کانٹونسے اپنے پانونمین روزن بنائینگے

اُسپہ تے ہین کہ تازہ جو بیداد کوئی
ہم ستم سہتے ہین گر ہو ستم ایجاد کوئی

ایسی ہین اُسکو دعائین کہ سلیمان کردین
ہمکو دیوانہ بنائے جو پریزاد کوئی

جان جیسین نہین پاتے ہین خریدار ایسا
سر بکف پھرتے ہین ملتا نہین جلاد کوئی

ہم بھی جانباز ہین کچھ ڈھنگ نکالینگے نیا
آپ بھی کیجیے طرز ستم ایجاد کوئی

۱۴۵

وہ نالان ہون کہ فرقت مین صدائے صور ہو نالہ
یہ آہو سے ظاہر ہو یہ زخمِ رنگی اپنی
وہ لاغر ہون جو چادر اوڑھون در سبزی کی سمجھین
اُگین گے دانہ ہائے اشک سے نخل امید اک دن
تکلف میکشی مین سا قیا کم ظرف کرتے ہین
جنون اسواسطے باندھا ہی حلا شاخ آہو مین

ہر اک داغ جگر ہا چشم خورشید قیامت ہی
عیان نقش سم آہو سے اپنی چشم حیرت ہی
نکینی لبستر غم پر مرے تعویذ تربت ہی
ہمارا ابر مژگان بھی برنگ ابر رحمت ہی
پلائے جب مجھے جلوے سے کیا ساغر کی حاجت ہی
کھر اُس خوش چشم کو دیکھون یہ مطلب ہے منت ہی

فلق اس نغمہ آرائی کا کب مجکو سلیقہ تھا
وزیر عندلیب ہند کی فیضان صحبت ہی

عارض مین تمھارے کیا صفا ہی
دنبالہ جو سرمے کا بنا ہی
بیمار جو تیری چشم کا ہی
دولا کھ فریب حضرت عشق
سب کہتے ہین جس کو ماہ کامل

منھ آئینہ اپنا دیکھتا ہی
یہ تیغ نگہ کا پر تلا ہی
نرگس پہ کب آنکھ ڈالتا ہی
بندہ نہ کہے گا بت خدا ہی
نقشہ کفِ پائے یار کا ہی

١٤٦

طائر رنگ حنا کا مرغ جان ہوتا جلیس
اب نگینے کے شجر پر آشیانا چاہیے

خط مین لکھی ہی حقیقت حسرت گردیکی اگر
نامہ بر جنگلی کبوتر کو بنانا چاہیے

جوش وحشت کہہ رہا ہی نکہت گل کیطرح
آج تو دیوار گلشن پھاند جانا چاہیے

وصف دندان مین در مضمون کی ہی ہمکو تلاش
بحر فکرت مین دلا غوطہ لگانا چاہیے

چین گیسو سے دکھادو خال عارض کی بہار
میرے مرغ روح کو یہ دام دانا چاہیے

اس تمنا پر ہوا ہون خاک مین او جنگجو
میری مٹی کو تجھے مینڈھے لڑانا چاہیے

عارض تابان کے تل پر بہر دفع چشم بد
خال رخسار پریکا کالا دانا چاہیے

صفحۂ دل سے خیال غیر ای جان جہان
صورت حرف غلط تجکو اٹھانا چاہیے

پھنس گیا ہی دام کاکل مین تابان ہند کے
طائر دل کو چھڑانے رام دانا چاہیے

پنجۂ گلگون کے او گل ہم ہوئے ہین عندلیب
پنجشاخے پر ہمارا آشیانا چاہیے

چل نہین سکتا ہمارا توسن عمر روان
باڑھ کے تیوریکا قاتل تازیانا چاہیے

بعد مدت کی زیارت پہلو ہوا ہی وہ پری
آج تو ای دل تجھے بغلین بجانا چاہیے

ہو ٹیپن ای جراح زخمی تیغ ناز یار کا
ٹانکے بھی گردن کے ڈورے سے لگانا چاہیے

[illegible]

رکھکے عارض کو اگر شرم سے بیٹھے وہ پری
شمع روشن ہو تجلی رخ انور سے

عکس رخ اسکا جو پھر آئینہ زا ہو جائے
بزم مین آپکے پروانہ بھی جگنو ہو جائے

میرے رونے پہ تپش مردم آبی دین
موتی چشم صدف جبر مین آنسو ہو جائے

واجو ہو لف تو کچھ اور ہی خوشبو ہو جائے
کھولدے گیسوے شبرنگ جو وہ غیرت گل

گل رخسار تمھارا اگر گل شبو ہو جائے
پھر پیرایش رخ گرد وہ لگائے غازہ

تو کرن پھول گلاب گل شبو ہو جائے
پھرہ محجوب جو مشاطہ چھوے غیر تو کیا

عارض یار چراغ شب گیسو ہو جائے
رنگین ہے جو تو بال بنائے ای جان

کان کا پتا بھی شرما کے لجا تو ہو جائے
حسن دلدار جو میزان نگہ مین تولون

انگلی انگلی تری شمع شب گیسو ہو جائے
حال لکھ لکھ کے اگر بھیجے مرا اس بت کو

آنکھ کا ڈھیلا پھر اک سنگ ترازو ہو جائے
یا دساقی جو کرون مین قدح نوشی مین

یا خدا مثل قلم غیر سیہ رو ہو جائے
عاشق چشم ہون پھنسین جو دشمن دھوکا کھا کر

جوشش رقت سے لب جام لب جو ہو جائے
دشت مین دام گہ دیدہ آہو ہو جائے

[illegible]

شہرت ہے میرے نالہ و چشم پر آب کی / پھیلی ہے ہر ایک کہتا ہے برق و سحاب کی

زحمت اُٹھاؤں مہر وشوں سے محال ہے / سونگھی ہے بو کسی نے گل آفتاب کی

قد نخل گل ہے یار کا بینی ہے شاخ گل / ایک گل ہیں اُنت ہیں کلیان گلاب کی

ابرو شمشاد زیب ہے پاپوش میں کسن / لیکن ضرور چاہیے چشم رکاب کی

رندیسے میرے محفل ماتم ہے بزم ہو / ساقی سیاہ پوش ہے بوتل شراب کی

سمجھا نہ تمکو آپ نہ سینے دیا مجھے / کیا بیحجابیان کہون اُس بیحجاب کی

اشک کباب اشک ہیں لخت جگر کباب / لیکن بنی ہین ہجر مین سیخین کباب کی

کیا کیا تڑپ تڑپ کے کٹی ہے شب فراق / ایسی ہی رات قبر مین ہوگی عذاب کی

دلمین کبھی کبھی مری آنکھون مین رہتا ہے / شوخی تو دیکھنا مرے خانہ خراب کی

دریا پہ کس پری سے کیا عزم میکشی / ہے دست موج مین جو پیالی حباب کی

تیغ بلا رنگ ہو گا نہ منہ جام مین دیکھا / مرجھاتی ہے گلونکو طپش آفتاب کی

کیا دخل کوئی دیکھنے تماشا کے رستے بار / خورشید حشر بنگئی جالی نقاب کی

اُس کوچے سے اُٹھا کے پھراتی ہے دربدر / کیا تو نے اے صبا مری مٹی خراب کی

آنکھوں کی راہ دل میں مرے آتے جاتے ہو
ای جان ہو اس آمد و شد کی خبر کسے

افتادگان خاک سے پہونچے کہاں گزند
بے پیچ مار جادۂ راہ سفر کسے

کہتے ہیں وہ زبان دُرِ دندانہ پھیر کر
جز لب سکے کہیے ماہی آب گہر کسے

آخر زمین نے سر ہی مٹی عزیز کی
اے آسمان پھر آئیگا اب دربدر کسے

کیا خوب فرق عاشق و معشوق میں ہوا
طوق آہنی ملا ہے کسے طوق زر کسے

کسکو بجز شراب خوش آتا ہے آفتاب
بھاتی ہے غیر مینۂ مینا سحر کسے

دریا نیابی ہوکے بنا صاف موتی جھیل
درکار بحر عشق ہے آب گہر کسے

مقتل میں ہم بھی سر بکف آئے ہیں ای قلق
کرتا ہے قتل دیکھیں وہ بیداد گر کسے

یہ دعا دے کے وہاں سے ہم رات چلے
خانہ آباد کہ مشتاق ملاقات چلے

یا خدا آج تو غیر اُنکی گھر گھات چلے
ساتھ مرے وہ بت بد ذات چلے

لیگیا عشق بتان پھیر کے دم ظاہر سو دیر
طرف کعبہ جو ای قبلۂ حاجات چلے

ساقیا تجکو مبارک رہے آزردہ نہو
تیرے میخانے سے ہم رند خرابات چلے

وحشت نے اپنی انکو بھی جگنو بنادیا	اور اڑ گئے چراغ ہمارے مزار کے
گلگشت باغ کو جو گیا وہ گل فرنگ	غنچے سلام کرتے تھے ٹوپی اتار کے

اٹھا یہ سوز دل سے پس مرگ اے قلق
آنسو ٹپک پڑے مری شمع مزار پر

روش ہے صاف چلنے میں نسیم صبح گلشن کی	یقین ہوتا ہے کھلجائینگی کلیاں انکے دہن کی
صدائے نغمہ بلبل ہے دم آواز ارگن کی	اترتی ہے سلامی باغ میں کس شان گلشن کی
ستارے بولتی ہے یا کوئی بلبل چہکتی ہے	تری مضراب کیا منقار ہے مرغ نوازن کی
ترے دولت سے ہم اے عشق مالا مال رہتے ہیں	زر داغ جنوں لبریز ہے اک اشرفی لگن کی
پہنچ سکتا نہیں پروانہ دل گرد پھرتا ہے	گلوبند آپکا فانوس ہے کیا شمع گردن کی
کہونگا اے یاس حسن پھبتی عشق پیچے کی	ترے بوٹا سا قامت پہ چڑھی ہے بیل چکن کی
یہ بھڑکتا ہے سودا آپکا موباف گیسو کا	کمر ہے اک چلاوہ مجکو بجلی ہے مار رہزن کی
نشانہ ہو گیا غیر آہ اسنے جب ہمیں تاکا	یہ بھی اپنی قسمت ہے خطا کیا ناوک افگن کی
لب نازک پہ تبخالہ پڑا اسی کے ملنے سے	مجھے دھوکا ہوا گویا کلی پھولی ہے سوسن کی

[illegible]

گلِ عارض کے گلگون نے یہ کب موقوف ہی زینت
بھڑک جاتا ہی او صیاد عالم مرغ نظارہ

دہن مسی لگانے سے بنا ہی غنچہ سوسن
بھڑک نتھنونکی آفت ہی تیوری بھی قیامت ہی

لیا جراح کا احسان گرہ دینے ندای قاتل
صنم خانیکے جلسے یاد دلوا کر رلاتی ہی

کہان ایسی وہ گرما گرم توبہ گو کہ ناری ہین
چراغ لالہ احمر کو کیا حاجت ہی روغن کی

قفس کی تیلیان کیلیلیان ہین تیری چلمن کی
ہنسو گر کھلکھلا کر تو کلی کھلجائے سوسن کی

ستم ابرو کی جنبش ہی غضب شوخی ہی چتون کی
گلوبند اپنا پٹی بنگیا ہی خم گردن کی

دکھا دیتی ہی دل فریاد ناقوس برہمن کی
قسم کھاتی ہین پریان بھی تمھارے ڈومنی پن کی

وہ منصف ہون جو وصل یار جا نیکی مراد آئی
قلق پروانیکی تربت پہ پہلے شمع روشن کی

قد ترا دیکھکے طوبا کو بھی ہم بھول گئے
یاد دلوائیے انکو جو کبھی وعدہ وصل

نہ رہا بعد مرے ناز اٹھانیوالا
کبھی سرسبز مرا نخل تمنا ہوا

روبرو رخ کے گل باغ ارم بھول گئے
تو وہ کس ناز سے فرماتے ہین ہم بھول گئے

خوبرو ناز و ادا جور و ستم بھول گئے
کشت امید مری ابر کرم بھول گئے

۱۵۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بعد مرنیکے بھی ہو کوچۂ جانانکی تلاش — ولیسے اے ہوس باغ جنان دور رہے

لگے داغونسے نہ کسطرح اُٹھے دود سیاہ — غیر ممکن ہی چراغونسے دھوان دور رہے

وہی کمرا ہو وہی بت جو تصوّر بندھجائے — نہ مکین دور رہے اور نہ مکان دور رہے

خط سے خس پوش ہوا چاہ ذقن قہر ہوا — یوسف دلسے الٰہی یہ کنوان دور رہے

سو بھی ہی اسکے رُلانیکی یہ تدبیر اے دل — چشم گردونسے نہ آہونکا دھوان دور رہے

کچھ علاج ایسا بتا دو کہ یہ درد دل بھی — آپکی طرح مسیحائے زمان دور رہے

کچھ وہ انصاف پہ تھے شکوۂ دوری جو کیا — منفعل ہوکے کہا واقعی ہان دور رہے

یہ جوانی یہ دن اس دور مین انصاف تو کر — دخت رز پاس ہے اے پیر مغان دور رہے

چشم خوبان مین ترا حسن ہمیشہ کھٹکے — نظر بد سے تو اے آفت جان دور رہے

نالہ گرم سے بلبل کے نہ غنچے مرجھائین — خرمن گل سے الٰہی یہ خزان دور رہے

رشتۂ جان نہ اُسے کہتے بنے ٹوٹا یہ پیچ — اب کیون نظرونسے وہ موئے میان دور رہے

اے غم فرقت ہے پہونچ جاتے ہین مرنیکے قریب
اے قلق یار سے دو دن بھی جہان دور رہے

۱۵۲

[illegible]

جو پہونچے تا فلک شہرہ تمھاری مے فروشی کا
خریدار کو آئے مشتری بازار انجم سے

عوض جو پینگے گارا لائے مے کا چاہیے ساقی
ہماری قبر اگر پکی ہو تو خشت سر خم سے

ہمیشہ خاک چھنواؤگے مثل قیس صحرا کی
قلق کو یہ نہ تھی امید ای لیلی فش تمسے

تاثیر جذب مستونکی ہر ہر غزل مین ہی
اعجاز ہر مین ہی تو کرامت نزل مین ہی

دلمین جو اپنے یار ہی تو دل بغل مین ہی
پھر کیون ہی غم کہ صاحب خانہ محل مین ہی

کتنا غرور ہی تمھین حسن و جمال پہ
گویا دیار حسن تمھارے عمل مین ہی

ہی یاد دلمین پنجۂ رنگین یار کی
مہندی کے چور کا گذر اپنے محل مین ہی

بہ تر خزانے ہی ہمین اس باغ کی بہار
بے نفاق پھول مین ہی ہر پھل مین ہی

لیتے ہین بوسے اُن لب و گیسو کے رات دن
ملک یمن سے تا ختن اپنے عمل مین ہی

منعم یہ کارخانے ہین دنیا کے کر نہ فکر
کوئی ہی چھوٹے مین تو کوئی محل مین ہی

جو بن گیا وہ پیچ مگر انکے ہین وہی
رتی کا بل حضور کی نہ نفونکے بل مین ہی

پہلو مین مجھ حزین کے پھٹکتا ہے رات دن
یا رب یہ دل ہی یا کوئی پھوڑا بغل مین ہی

بہار حسن کے گاہک ہزار دیکھ چکے — خزان مین بلبل و گل کا بھی پیار دیکھ چکے

بس اُٹھو فاتحہ پڑھ لو بہت نہین رُوتے — شہید ناز کا اپنے مزار دیکھ چکے

زوال حسن مین کیا ترک کیجیے اُلفت — خزان بھی دیکھ لین جسکی بہار دیکھ چکے

عبث اُنکو نہین ہر فریب کرتے ہین — ہم آزما کے انھین لاکھ بار دیکھ چکے

پلاؤ جام شہادت بجھاؤ دل کی لگی — بس آب نیچۂ آبدار دیکھ چکے

عیان ہو نالۂ شبگیر کی تو بے اثری — تجھے بھی آہ دل بیقرار دیکھ چکے

کمال چرخ پھر زیادہ حجاب بیجا ہر — بس اک ہمین ہر پردہ ہزار دیکھ چکے

خزان باغ کا کسکو خطر ہو آنے دو — ہزار رنگ سے سیر بہار دیکھ چکے

تجھے بھی قاتو نہین لپنے لکھ لیا ہمنے — ترا بھی جائزہ او شہسوار دیکھ چکے

حضور پہلی ملاقات اور نہتا کے ستم — ہم ابتدا ہی مین انجام کار دیکھ چکے

زمین قبر بھی ہر چاہیے اب وہ ظلم کرے — فلک کے تو ستم بے شمار دیکھ چکے

یقین ہو ہمارے اب خود کنارہ کر جائین — رقیب اُسکو ہمین ہمکنار دیکھ چکے

گلے کروگے تو کیا ہوگا دیکھنے والے — تمہارے طور ہمارا اشعار دیکھ چکے

پوچھو نہ حال قلق وہ تو آجکل
آوارہ کوچہ گرد خرابی خراب ہے

درِ گوشِ صنم پیشِ نظر ہے — ہر اک آنسو مرا رشکِ گہر ہے
تلاشِ نازہ مضمون کمر ہے — سوئے ملکِ عدم اپنا سفر ہے
زبان وصفِ دُرِ دندان میں تر ہے — یہ گویا ماہیِ بے جسر گہر ہے
وہ مہ پارہ جو شب سے جلوہ گر ہے — مرا گھر غیرتِ برجِ قمر ہے
شہادت پائی کھایا تیغ کا پھل — مرا نخلِ تمنا بارور ہے
تڑپتا ہون پڑا آتی نہین نیند — شبِ فرقت کی بھی یارب سحر ہے
نہ ہلکے سائے سے زلفون کے کیونکر — کہ پتلی بال سے بھی وہ کمر ہے
کہان تک صدمۂ اغیار اُٹھے — سر رشتہ تو نہین بندہ بشر ہے
وہ نمدیدہ ہون پریشان ہون ہر اک سے — کہ راہ کشورِ راحت کدھر ہے
جسے کہتے ہین سب دنیا مین پیری — یہی شامِ جوانی کی سحر ہے
اب ہمکو نگارہ دشتِ وحشت — مرا غولِ بیابان راہبر ہے

جہان جاکر نہین پھرتا مسافر
قلق وہ پہلی منزل کا سفر ہی

عشق مین تیرے جان آہ حیف ہی مفت مین چلی — تونے پر اے ستم شعار اب بھی مری خبر نہ لی
کوئی بلا پھر آئیگی مفت مین جان جائیگی — پیچ مین ہمکو لائیگی زلف سیاہ بڑھ چلی
آتے ہی فصل دلپذیر بولے قفس مین ہم صفیر — جسمین بندھے تھے ہم اسیر لو وہی پھر ہوا چلی
اے گل گلشن وفا بے ترے نیند آئے کیا — بستر خار سے سوا مجکو ہی فرش مخملی
خواہش جستجوے یار حد سے بھی کچھ تھی بیشمار — بعد فنا مرا غبار ڈھونڈھ پھرا گلی گلی
دانش و طاقت و بصر بڑھ گئے سارے ہمسفر — زاد سفر کی فکر کر لگ ہی رہی چلا چلی
لاؤ پیالہ شراب گھر کے پھر آیا ہی سحاب — اب نہین میرے دلکو تاب باد بہار پھر چلی
اے مہ آسمان جاہ تجھسا نہین ہی کجکلاہ — لیکے فلک چراغ ماہ ڈھونڈھ پھرا گلی گلی
موے سفید آگیا دھبا خضاب کا لگا — فصل شباب ہو چکا داغ فراق دے چلی
کبک کا دل ہوا فگار ہوئے جانکی نثار — تیغ خرام ناز یار چال نئی نئی چلی
بھولکے کوئی دوستو چاہے نہ ان حسینونکو — اب تو ڈھونڈھو پھرے لکھنؤ مین گلی گلی

۱۵۷

جب بگڑتے ہین تو منہ نیکا وہ لیتے نہین نام
پہرون اپنا قدم یار پہ سر رہتا ہی

بیلا باٹینگے سوری مین کسی گل کے یہ کیا
غنچون کی مٹھیونمین کس لیے زر رہتا ہی

مین وہ دیوانہ ہون جب فصل بہار آتی ہی
سیر سے ویرانے مین پہرونکا گذر رہتا ہی

وصل کی شب بھی نہین چین سے کٹنے پاتی
ہر دم آزردگی یار کا ڈر رہتا ہی

دیکھنے والے سمجھتے ہین عبث تار نظر
میری آنکھونمین ترا موے کمر رہتا ہی

غیر کے بس مین قلق کیون ہو وہ سیمبدن
قابو یار مین گنجینۂ زر رہتا ہی

شعلہ انگیز جو یہ سوز جگر رہتا ہی
خانۂ دلمین مجھے آگ کا ڈر رہتا ہی

اس لیے بازو در چاک جگر رہتا ہی
دلمین اُنکا اسی رستے سے گذر رہتا ہی

برہمن بتکدہ مین شیخ حرم کعبے مین
جسکے جویان ہین وہ پاس آٹھ پہر رہتا ہی

سانپ کے کاٹے کی سی لہر اک آجاتی ہی
زہر گیسو کا بھی تا زیست اثر رہتا ہی

خاک کو بھی مرے صحرائے طلب مین پس مرگ
صورت ریگ رواں روز سفر رہتا ہی

وحشت عشق نے دی تیغ حوادث سے نجات
داغ دل آٹھ پہر سینہ سپر رہتا ہی

شہید تیغ جفا کرکے مجھکو فرمایا
بہانہ ایک کی چاہیے قضا کے لیے

ہمارا خون بہا کر نہ رائگان کیجیے
ہمیشہ ملئے گا بس ہاتھ اس حنا کے لیے

علاج ہو نہ سکے اُسکے درد مندونکا
فلک سے اُترین مسیحا بھی گر دوا کے لیے

تو وہ ہو جان نکالت کہ زیب جسم غسل
جو لامین حوروں کے رخسار سنگ پا کے لیے

قلق ہے آجکل ایسا زوال بیدردی
کہ درد ڈھونڈھے سے ملتا نہیں دوا کے لیے

کسطرح جیتے شب فرقت کا یہ دم گھٹتا ہے
دیکھیں یہ چھٹتی ہے پہلے کہ جگر پھٹتا ہے

گھن لگا دیتا ہے یہ روگ بلائے بد ہے
عشق گیسو مین بہت جلد بشر لٹتا ہے

پیٹ بھرتے ہی نہیں اہل ہوس کا دیکھا
یہ گڑھا وہ ہے جو پاٹے سے نہیں پٹتا ہے

پرتو رخ کے تصور مین ترے او خورشید
دل مرا مثل گریبان سحر پھٹتا ہے

اُس بت شوخ کو اللہ رے شوق زینت
آئنہ اب تو نہین سامنے سے ہٹتا ہے

جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے کسی کے آگے
فرط غیرت سے مرا سیر دن لہو گھٹتا ہے

تیری رنگت وہ ترے خلق ہوا ای غنچہ دہن
باغ مین رشک سے رنگ گل تر گھٹتا ہے

اہل کمال ہوئے ہین بے فیض بھی بہت	دیکھو گل قسم مین نہ بو ہو نہ باس ہو

دعوی ہو اے شفیق مجھے ارباب فہم سے
اُس سے گلا نہین جو سخن ناشناس ہو

فرط گنہ سے کچھ نہین دلکو ہراس ہو	ہمکو بہت بڑی تری رحمت کی آس ہو
شاید ہوے رقیب وہ ہم بغل کہین	پہلو مین دل کچھ آج ہمارا اُداس ہو
معشوق سے ہنسی بھی نہین خالی از نداق	یہ بھی تو ایک طرحکا صاحب مباس ہو
رہتا ہو فصل گل مین بہت بے مزہ فراج	تو یہ نہین شراب کی بنٹے کو راس ہو
کرتا نثار اُس چمن آرا پہ یہ گر	کیا اور شت نرگے سوا گل کے پاس ہو
جب بار سیر اُبھارتے ہین ہم تو کہتے ہین	جی شست ہو کسال طبیعت اُداس ہو
کو صاحب مجاز ہو پر بزم غیر مین	پیر اگر سے وہ پاس بعید القیاس ہو
میکش یہ کہکے پیتے ہین در اخیر مین	ساقی سلامتی کا یہ تیری گلاس ہو
پاجی پہ شاک شریف کا ظاہر سے ہوتا ہو	دنیا مین پردہ پوش بشیر کا لباس ہو
فرقت مین بھی گذرتی ہو اپنی تو ٹھاٹھ سے	اندوہ ہمنشین ہو مصاحب ہراس ہو

١٥٩

جھنجلا کے ہمکو کرتے ہو سر سبز اپنی بات
آگے تو تم ایسے کبھی ہٹ دھرم نہ تھے

کیونکر میں اپنے دلمیں نہ دیتا انھیں جگہ
قابل تو انکے رہنے کے دیر و حرم نہ تھے

اورونکو تو شہید کیا تیغ ناز سے
کیا ہم سے کیا تھے سر تسلیم خم نہ تھے

اسطرح شمع بزم نے طے کی عدم کی راہ
دیکھا تو راہ میں کہیں نقش قدم نہ تھے

دلمیں رہے جنونکی بدولت ہمیشہ داغ
اے عشق اس خزانے میں کب یہ درم نہ تھے

اسطرح دلکو پھندے میں لانا نہ یاد تھا
آگے تمھارے زلف میں پیچ و خم نہ تھے

نالاں تھے ہم جو اُس سہی قد کی یاد میں
نالے ہمارے سرو گلستاں سے کم نہ تھے

جب تم نے آزمایا ہمیں پایا سر بکف
منہ موڑ جاتے وقت پہ ایسے تو ہم نہ تھے

کھلجاتا حال سابقہ پڑنے سے مہرباں
کچھ ہم مقابلے میں رقیبوں سے کم نہ تھے

کچھ رحم بھی مزاج مبارک میں قبل تھا
ایسے تو آپ مائل جور و ستم نہ تھے

جانے بلا تمھاری جو صدمے گذر گئے
دن ہجر کے بھی روز قیامت سے کم نہ تھے

لیتا ضمانت اورونکی کیونکر میں آپ سے
کیا معتبر حضور کے قول و قسم نہ تھے

اُٹھی ہمیں نہ یاد تمھیں امتحان کیوقت
آخر تمھارے چاہنے والوں میں ہم نہ تھے

آتی ہاں سے بھی راہ ہو باریک تر جس کی
چمن سے اُسکے فوارے تک اُڑائے جو رنگ اکسو

قیامت مین نہ ساقی گذر جاؤ نہین اُس پل سے
ہوا کو کیا جلدت تھی آگئی خاک بلبل سے

قلق کچھ اور پڑھ اسمین یہ اہل بزم کہتے ہین
نہین ہم سُننے پائے شعر سب تعریف کے غل سے

حباب نو گل ہمسری کرتا ہی تیری دام کاکل سے
ہوائے گلشن عالم رہ انصاف اگر چلتی
سنا ہی چلتے ہین دُرگا وہ منت بڑھانیکو
صریر خامۂ رنگین رقم کیا لطف دیتی ہی
نکلتا ہی جو اے رشک چمن تو سیر کو گھر سے
اگر فریاد رس کے کان تک پہونچے تو سُن لینا
خزان ہو کر بہار حسن خوبان پھر نہین آتی
رہا کرتی ہی قرا قو سے امین حسن کی لیتے
وہ دیوانہ ہون تیرا لائے بہ ہی یون جوش وحشت مین

عنادل کے طرف کنگھی اُلجھ پڑتی ہی سنبل سے
جلاتی آشیانہ بلبلو نکا آتش گل سے
سواری آج تو نکلی ہی اُنکی کس تجمل سے
سُنے نغمے جو کوئی تو مرے گلشن کے بلبل سے
گلی کوچے مہک جاتے ہین تیری کفش کے گل سے
کوئی بھلا شگوفہ باغ مین فریاد بلبل سے
ترقی کی نہین امید ہرگز اس تنزل سے
زر گل کھو لینا یا کوئی کب دامن گل سے
گریزان شیر صحرا ہون مری زنجیر کے غل سے

[illegible]

جزائے خیر دے اللہ اُس سفاک ظالم کو	مرے لگی لگی اُسنے بجھائی آب خنجر سے
ارادہ تھا کہ لیں آج ہم عقل و دین سب کا	گئے تھے لینے اُلٹے اور کچھ بیمار اگر سے
بہت چھپتے ہیں اس سنگدل کے دل اپنا	مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتھر سے
بہت ہم خود رفتہ ہو گئے ہیں اندازہ دیکھ	چھپا اُن خط رخسار کو لیکن چشم ساغر سے
تو ہی اے شوخ بدلے دلمیں ہم مصحف	جو دیکھے ہم دم بھر میں وہ دیدۂ گوہر سے

قلق سنتے ہی نالے شب غم ہو گئی وحشت
ڈراتے تھے بہت واعظ عذاب روز محشر سے

بجائے اشک آنکھوں سے لہو بہہ نکلتا ہے	مرے سینے میں شاید حسرت نکلا دم نکلتا ہے
دل ناشاد سے یوں نالۂ پرغم نکلتا ہے	عزا خانے سے جیسے صاحب ماتم نکلتا ہے
بہت اُس شوخ کا آنکھیں ان کا یاد آتا ہے	کوئی بادم بادم نہیں جب تمام نکلتا ہے
جگہ دینا بہت دلمیں نہ یاد نوک مژگاں کو	یہ وہ کانٹا ہے جو پائے جگر سے کم نکلتا ہے
یہ عیب حسن ہے جب مخاطب ہمسے ہوتا ہے	جو لب اُسکے حضور اپنا بانسے کم نکلتا ہے
گذرتا ہے جہاں سے جب تمہاری دید کا تشنہ	تو اُسکا آنکھوں کے رستے سے اکثر دم نکلتا ہے

[illegible]

۱۶۳

کرینگی مجھے میزان پہ قیامت سبک — میرے پلے پہ اگر آپکی رحمت ہوگی

دل بلبل کیطرح پھونکدے صیاد کا گھر — اتنی بھی آتش گل مین نہ حرارت ہوگی

سر محفل مری جانب سے شکایت نکرو — شرم آئیگی مجھے انکو ندامت ہوگی

ہمت بیباک کے دم بھر بھی نہ ہونگے جانبر — رنج پھر انسے اٹھیگا جنھین عادت ہوگی

پوچھتا پھرتا ہون ایک ایک سے مضطر ہو ن — زندگی مین مری صبح شب فرقت ہوگی

کب تلک پاس مغانکا بڑی ہرجائی ہے — دو خشت ہاتھ سے رندونکے فضیحت ہوگی

پانی بسمل کا نہ تشنہ بھی لگا رکھیگا — میرے قاتل مین اگر کچھ بھی مروت ہوگی

جب تلینگے مرے اعمال وہ تر دامن ہون — سرو سب گرمی خورشید قیامت ہوگی

شام وصلت ہے تو دھڑکا ہے مجھے فرقت کا — صبح ہوگی تو کہو کیا مری نصبت ہوگی

اتنی گھر کر شکوہ مین مشقت نہ کرون — خواہش خلد مین مجھسے نہ ریاضت ہوگی

جسقدر چاہین یہان مجھپہ بیداد کرین — کیا مرے انکے وہان بھی نہ عدالت ہوگی

خشک اگر دامن تر پھر کرم سے ہوا — تجھسے شرمندگی اے ابر کرامت ہوگی

مین یہ جان بھی دون تو نجلہ سمجھون فریب — ان بتون نے مجھین امید محبت ہوگی

[illegible]

ای صنم تیری نزاکت سے یہ اندیشہ ہے
نہ کہین موے کمر سے ترے زنار الجھے

یون گیا پہلو کے اس گھر مین مگر نکہت
میرے دامن سے نہ خار سر دیوار الجھے

کبھی قابو مین طبیعت ہے کبھی بے قابو
ہر گھڑی مرد سپاہی سے نہ سرکار الجھے

چشم میگون تری ان کی ہے گردش مین کبھی
مست ہے چلنے مین جیسے مری رفتار الجھے

کچھ نہین فکر نجات عمل بد انکو
کسقدر جال مین دنیا کے ہین زردار الجھے

ہم خوبان مین قیسونسے جو مجھسے بگڑے
صاف دو چار طرح دیگئے وہ چار الجھے

دل نجھے دیکے بلا اور بھی اک سر پہ لی
دام کاکل مین ترے تیرے گرفتار الجھے

کبھی یکسو نہ ہوا گیسو و رخ کا جھگڑا
سالہا سال قلق کافر و دیندار الجھے

بنا کرینگے ہم اک انجمن زمین کے تلے
اگرچہ مجمع ہین سب اہل سخن زمین کے تلے

گئے ہزارون ہی غنچہ دہن زمین کے تلے
کھلائے چرخ نے کیا کیا چمن زمین کے تلے

عدم ہی کوچ کی جا اور وہ ہر منزل گاہ
مسافر اتنے گئے ہین وطن زمین کے تلے

گئے وہ دن کہ پہاڑ اُنسے کھود کر پھینکے
پڑا ہی خاک مین اب گورکن زمین کے تلے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طالب دیدار رخ ہو نہیں تو وہ زلفیں دکھائیں
گر کھونٹی ہین انکے تو وہ سمجھیں بات کی

باتین سُنا تا ہر سے گلرخونکی دل اُلجھین
تا آپ تی تھی کبھی جنکو نہ آدھی رات کی

اے قمر آغاز تو حسن خط پر کر نہ ناز
چاندنی رہتی ہے تھوڑی یہ پہلی رات کی

ضبط آہ سرد و گریہ سے نہ کیون ہم پہ بنے
پیچ ہے کیا تکلیف دیتی ہے اُمس برسات کی

بیٹھتے کعبے ہی مین یاد دیر مین کرتے مقام
اے قلق کیا مفت تمنے رائگان اوقات کی

۱۶۵

او آسمان سمجھ کے ذرا کچھ ملال دے
ظالم ہماری حسرت دل تو نکال دے

آغاز کا نہ دھیان نہ فکر مآل دے
مومن کو دے خدا تو بس اتنا خیال دے

عینی محبت اُنسے ہے ہمکو اُنھیں نہین
کیونکر کسی کے دل مین کوئی دلکو ڈال دے

شائع طبع یان یہ ہم فکر شعر ہے
شمع سخن کو نور کے سانچے مین ڈھال دے

اُسکی جہان فسیح ہین قائین مری سوا
یا تو مقر ہو یا وہ جواب سوال دے

خلاق آسمان و زمین مہر اگر کرے
مانند بدر ذرے کو اوج کمال دے

طاؤس و کبک کہتے ہین وہ دیکھکر خرام
اللہ دے تو مثل بشر چال ڈھال دے

[illegible]

چھپانیسے نہیں چھپتا ہے حسن دلکش عالم
کہیں ہو دیکھنے ہی اچھی صورت آہی جاتی ہے
سکھا دیتا ہے اقبال آدمی کو نیک و بد آخر
یہ دولت ہے وہ شے شان ریاست آہی جاتی ہے
توجہ منعمونکی نفع سے خالی نہیں ہوتی
ہوا گر گوشۂ داماں دولت آہی جاتی ہے

ستم دیدہ جو ہیں وہ ذکر آفت سے بھی ڈرتے ہیں
فلق نام شب فرقت سے دہشت آہی جاتی ہے

حال پرساں کبھی بھولے سے بھی پیارے نہوے
غیر پیارے ہوئے تم حیف ہمارے نہوے
علی انصاف ہے شکوہ نہیں ہو نا انصاف
غیر پیارے ہوئے اور ہم تمہیں پیارے نہوے
کب میں خسخانے میں سویا کہ نہ آیا تو یاد
کب رواں دیدۂ گریاں کے ہزارے نہوے
غرق اشکوں میں مرے کب نہوئی کشتی چرخ
ہمسر ماہ کب آہوں کے شرارے نہوے
کون سے دن نہ بھرا دامن گلچین نگاہ
کب میسر گل عارض کے نظارے نہوے
تیری افشاں پہ تصدق انجم کرتا ہے
اشک کے مرے قابو میں ستارے نہوے
غرق گرداب بلا ہوتے ہزاروں غواص
شکر صد شکر وہ دریا کے کنارے نہوے
اے فلق تم رہو ثابت قدم راہ وفا
خیر پاپوش سے وہ گرچہ تمہارے نہوے

گھر ہنگامہ کیون برپا کیا ہو شور محشر نے
چھوڑی ہی اثر گئی ہو قتل کر کے بیٹھا مجھکو
لگے چشم سیہ کا اُس پر پڑھکے جو سودا ہی
تجلی بخش ہو اُس شمع کا نور حسن لیلا
تماشائے شہادتین ہجوم جان نثاران ہم
نہین ہوتی تسلی اس دل بیتاب کو حاصل
ہمارے ساتھ کیا یہ کبھی شب فرقت مین وہ ہم
ذرا او ساربان ناقے کو ٹھہرا آ ہو ایلحل
پڑھی تھی ن یہ سر کٹتے ہین کب جان نثار انکے
لگے دل اُس ظالم سے کوئی حکم حاکم ہی
حسینون کے نہین لب میٹھے ہو اتفاق اس سے
وہ کشتہ ہون کہ تیغ ابروئے جانان جو ہر سے
ٹھہر کر جاتا ہی یہ غم جب مجھے مجروح کرتا ہی

تھکے ماندے مسافر سوئے ہین پہلی منزل کے
لعاب لگ گیا پھر منھ کو تیغ ناز قاتل کے
برنگ چشم آہو بنگئے حلقے سلاسل کے
پتنگے بن گئے ہین کس شب تاب کی محفل کے
پیاری نوع مقتل ہجوم سے تیغ قاتل کے
مری کشتی کبھی لیتی نہین جھان ساحل کے
ستارے ہین کہ قطرے اشک چشم ماہ کامل کے
کرہ خاک کی ناتوان کی بھی ہر سمجھے پیچھے محمل کے
سر مقتل اُترتے ہین تصدق تیغ قاتل کے
ڈھونڈتے پھرتے ہین شہر مین بیداد قاتل کے
ہلاتے ناز اٹھاتا ہو دل ناشاد ہم دل کے
دم رخصت بہائے اشک خون میرے گلے مل کے
لگے ہین کیا ٹھکانے تیر مینا پر مرغ بسمل کے

اپنے سائے پہ عبث مغرور ہی تو اے ہما
اے ہما سلطان عالم اپنا ظل اللہ ہی

صحبت سلطان نے دل از بسکہ آئینہ کیا
سادہ رویوں میں تبرک بندہ درگاہ ہی

ہمت و عدل و عدالت کی صفت کیا کیا لکھوں
عدل کسری جود حاتم حکم نادر شاہ ہی

فی الحقیقہ ہی زیارت بندگانی کا سبب
دولت بیدار سلطان یان زر تنخواہ ہی

طول گیسوئے رسا کی ہو سکے کیونکر صفت
جسکے آگے رشتۂ عمر خضر کوتاہ ہی

جانتے ہین شاہ کے جانباز جانبازی کو کھیل
جنگ کا میدان بھی گویا ایک نظر گاہ ہی

جان کسکی ہی جو ٹھہرے روبرو ہنگام غیظ
شیر گردون کو بھی عزم حیلۂ روباہ ہی

مثل موسی غش کرین کیونکر نہ خوبان جہان
عشق منزل طور کے صورت تجلی گاہ ہی

دل سے ہو مومن جان نثار جان عالم اے قلق
نیت خالص سے بندے کی خدا آگاہ ہی

مبتلائے ستم و حسرت و آلام رہے
شاد دو دن بھی نہ ہم اے غم ایام رہے

ساقیا ایک ہمین ملتجی جام رہے
دور میں تیرے خاص سے تا عام رہے

عمر بھر محو رخ و زلف سیہ فام رہے
کبھی کافر تو کبھی صاحب اسلام رہے

دی فرصت اسے آرائش زلف رخ نے | منتظر یار کے ہم صبح سے تا شام رہے

چمن دہر مین ہاتھ آیا کرے صید مراد | دوش صیاد پہ تا گیسوؤں کا دام رہے

بعد مردن بھی فلک دور پہ آوارہ رہا | ہم تہ خاک بھی اک دن نہ با آرام رہے

ہجو حسن دل آرام ہون ایسا ہی شوق | دلکو مجھسے نہ مجھے دلسے ذرا کام رہے

دلکو خواہش نہو کچھ اور بجز بادہ شوق | نشہ الفت ساقی گل اندام رہے

وحشت کہسار مین دھوم ایسی مچا او وحشت | قیس و فرہاد کا باقی نہ ذرا نام رہے

قرض دے لینا بہار آتی ہو مفلس ہو بہت | میفروشوں سے یہ داد و ستد وام رہے

سوکھے ٹکڑون پہ بسر کرتے رہے اہل خشک | عیش مین مست سدا رند مے آشام رہے

باغ عالم مین تجھ حسن ہے ہمین اے ساقی | تو بغل مین رہے کیف مے گلفام رہے

اپنی تربت سے اگا سنبل تر مر کر بھی | بستہ سلسلۂ زلف سیہ فام رہے

فیض جاری رہے عالم مین ترا او ساقی | تو رہے اور زمانے مین ترا نام رہے

ایک دن کوٹھے پہ اگر نہ جھلک دکھلائی | نگران دیر تلک ہم طرف بام رہے

مرتے دم دیکھو اسلام ہو سبحان اللہ | زندگی بھر تو قلق بندۂ اصنام رہے

[illegible]

داستان فرقت جانان کہین کیا اپنی

[illegible]

[illegible]

جان بیکار دو پہ آسمان ہی	وہ قاتل تیرے کوچہ کی زمین ہی
ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا	پیمبر اپنا ختم المرسلین ہی

جدا جب سے مرا جان جہان ہی
نہایت دل قلق اندوہگین ہی

بوسہ لون چشم مست کو وقت خمار ہی	ساغر چڑھاؤن نشہ مے کا اتار ہی
پستان یار کا بھی قیامت ابھار ہی	گویا نہال قد شجر میوہ دار ہی
دل اپنا بلبل چمن روے یار ہی	یہ باغ وہ ہی جس مین ہمیشہ بہار ہی
سرسبز خط سے کیا چمن روے یار ہی	ہی طرفہ ماجرا کہ خزان مین بہار ہی
جیتے ہین بعد مرگ بھی ٹھکرا کے قبر کو	ہم خاک مین ملے انہین اب تک غبار ہی
آنکھو مین ہو یہ تشنہ دیدار ہون کمال	پیاسی ہی گو صدف مین گہر آبدار ہی
اے گریہ چشم تر کی حفاظت ضرور ہی	یہ کاسہ گدائی دیدار یار ہی
نیرنگ دہر سے نہین حیرت زدہ نکو دھر	تصویر کے چمن مین ہمیشہ بہار ہی
محو مژہ سمجھ کے ہین آمادہ خلش	کانٹو نکو میرے آبلہ پا سے خار ہی

۱۷۱

[illegible]

لینے میں جلیں گے تو عجات کمال ہے
دینے میں تمکو عجز نہ ہو دل جھکائیں گے

گرم خرام ہونگے اگر صحن باغ میں
اُنگارہ پر وہ کبک چمن کو لٹائیں گے

سینہ سپر ہیں عاشق جانباز سیکڑوں
تیغ نگاہ نازوہ کب آزمائیں گے

ابکی تو ہجر یار میں ہم گور جھانک آئے
جیتے ہیں گر کبھی تو پھر دل لگائیں گے

اے شہسوار ناز یہ مٹتا ہے بار بار
تیرے سمند شوخ کو ہم خود بٹھائیں گے

ہم کیوں نہ اطاعت انکی کریں فائدہ ہے خلق
کیا یہ بتان دہر خدا سے ملائیں گے

جدھر سے ہوکے اے خورشید رو ہم تم بہم نکلے
ہزاروں شکوے بیدل ہوکے آنکھوں کی رہ نکلے

نہ تھے آگاہ ہم جورسے خانہ نشینی میں
نکالے پاؤں ہم نے گھر سے جب باہر قدم نکلے

حرم میں تھی تمنا کی زیارت ہوگی جی بھر کے
الم لاکھوں اُٹھائے ہم نے جب اُسکے علم نکلے

رہے ہم وضع کے پابند جیتے جی جنوں میں بھی
نہ اپنے خانۂ زنجیر سے باہر قدم نکلے

کیا جب امتحاں قاتل نے اپنے سرفروشوں کا
رہا باقی نہ تیغ ناز کا جو ثابت قدم نکلے

مقابل کرکے اُسکے جوہری سب ہاتھ پچھتائے
گہر پیش دُر دندان بہت قیمت میں کم نکلے

یقین ہے کہ اک دن مجھسے مضطر کی بھی سن لیگا
سراسر ہو رہا ہوں سودائے لف یار مین اے دل
وصال اک سمت محروم آخری دم ہی رکھا
لے کس در تیرے رندہ درگاہ کو عزت
دلا صبح شب وصلت نہ کرا اتنا غم فرقت

تُو اُسکے آڑے آیا ہو تجھے جس نے پکارا ہو
تجارت مین متاع عشقبازی کے خسارا ہو
فراق ہنسنے کیا کیا ہمین ٹہلکے مارا ہو
جسے تُو نے بگاڑا ہو اُسے کسنے سنوارا ہو
ابھی تھا تیرے پہلو مین ابھی تو وہ سدھارا ہو

نہ قتل اُسنے کیا تو آپ کاٹینگے گلا اپنا
قلق قاتل سے اپنے آج ہی بس ڈر اٹھارا ہو

وہ پری جان بھی لے لے تو گوارا کیجے
سخت جانی کا بھی احسان گوارا کیجے
جان مونٹھو نیہ ہو وقفہ نہ خدارا کیجے
چشم زخم آپکی شمشیر نگہ سے ہے دور
ہم وہ ہین عاشق جانباز نہیں قدمونکی قسم
چشم باطن اگر اعجاز تصور سے کھلے

نقد دل بھی ہو کوئی ہاں جو پیارا کیجے
آج جلاد کا جی بھر کے نظارا کیجے
عیسی لب کو ذرا اپنے اشارا کیجے
سر عاشق جو لقصاق مین اتارا کیجے
سر بھی کاٹ کے رکھدین جو اشارا کیجے
بند آنکھین رہین اور اُنکا نظارا کیجے

[illegible]

ایک دن مجھ سے نہ اپنے خوش ہو کر ملے
خاک میں سارے مرے ارمان اس دلبر سے ملے

کیا وہ خوش قسمت ہیں جنکو خود دل دلبر ملے
ہم کو تو سب بے مہر بد خو بے وفا اکثر ملے

اسقدر مشتاق قتل و قاتل عالم ہیں ہم
عید قربان ہو گلے سے گر ترا خنجر ملے

حد سے بڑھکر عجز بھی انسانکو کرتا ہی خراب
کی اُسی نے سرکشی جس سے بہت جھک کر ملے

قامت موزون جانانکا جو میں دیوانہ تھا
خاک سے میرے بگولے سر قدم ہو کر ملے

لکھ چکا جب اُس سپہر حسن کو میں خط شوق
چاند اور سورج لفافے کیلیئے لیکر ملے

پائی جنسیت جو صحرا گرد لاغر میں ترے
بید مجنون جب ملے مجھسے بہت جھک کر ملے

کیا چمکتا افشانکی ہے سیاہ یار پر
اس سپہر حسن کو کس نور کے اختر ملے

ایسے اتنا تو دکھایا جذبۂ دل نے اثر
آپ ہی روٹھے تھے مجھسے آپ ہی آکر ملے

ہم وہ منصف گلشن عالم میں ہیں او باغبان
دیں کفن بلبل کو پھولونکی اگر چادر ملے

زند مشرب ہیں کوثر پر بھی یہ چلا ئینگے
کوئی ساغر ہمکو بھی یا ساقی کوثر ملے

وصف معراج شہ مرسل کا جب عازم ہوا
میرے مرغ فکر کو جبریل کے شہپر ملے

کھنچ سکے موئے میان یار کی اُس سے شبیہ
میرے بہزاد تصور سا جو صورتگر ملے

ہمیں نہ بخشے نہ بخشے وہ خلل کیا مرضی میں مالک کی
وگرنہ اسکی رحمت کو تو درکار اک بہانہ ہی

جبیں سا رہتے ہیں ہر دم ملک جن کے بشر تو کیا
مرد ولت سرائے یار کا وہ آستانہ ہی

عنادل کی صدا کیا بوم بھی ہو جس جگہ عنقا
قلق اس گلشن ویران میں اپنا آشیانہ ہی

قفس میں رو رو کے نالہ و فریاد کیا کیجیے
پراگندہ دماغ نازک صیاد کیا کیجیے

قفس میں ہیں عصفیران چمن کیا یاد کیا کیجیے
دل ناشاد کو دم بھر کی خاطر شاد کیا کیجیے

ہزاروں قتل کر ڈالے ہمیں کیا عداوت ہی
قضا اپنی نہ ہو تو شکوہ جلاد کیا کیجیے

غنیمت دم نہ سمجھا مجھ اسیر نغمہ پیرا کا
کسی سے شکوہ بیقدری صیاد کیا کیجیے

ترحم کر کے عاشق پر وہ بت یہ ہنس کے کہتا ہی
گلے لگ جائیے بوسہ فقط امداد کیا کیجیے

ترے مجنوں کی فصد میں نکھرتا ہی اسکو سودا ہی
تحیر ہی علاج وحشت فصاد کیا کیجیے

دکھاتے ہمارا کچھ بھی لبریں اگر چلتا
اگر مجبور ہیں او بانی بیداد کیا کیجیے

دم عرض ہائی سنکے وہ صیاد کہتا ہی
گرفتار آ گئے جو خود ہوئے آزاد کیا کیجیے

طلسم نوجوانی تھا عجب ایک وقت او پیری
زمانہ خود فراموشی کا اپنے یاد کیا کیجیے

[illegible]

خاطر پیر مغان توڑتے بہر واعظ
توبہ می کی نہ کہاتے جو قسم کیا کرتے

باز گشت اُنکے سوا اور کہاں تھی میری
تجھسے مجرم پہ نہ کرتے جو کرم کیا کرتے

دشت میں قیس سے شوریدہ سری لگ رہی تھی
معرکہ تھا جو بڑھاتے نہ قدم کیا کرتے

جان ہونٹھوں پہ تو آ آگئی دم گھٹ گھٹکر
اور تم اس سے سوا ناک میں دم کیا کرتے

کونسا خاک در میکدہ پہ لطف نہ تھا
ہم خرابات نشین مسند جم کیا کرتے

جان دی عشق میں اُس شوخ سے تنگ آکے قلق
یہ نہ کرتے تو بتاو تمھین ہم کیا کرتے

ادھر سے جاتے ہین سو رآنکھ جو چرائے ہوے
اُنھین کا تیر نگہ ہم مین لبہ کھائے ہوے

ہمارا کاٹ کے سر وہ کمال نادم ہین
کھڑے ہین پہ سے مقتل میں سر جھکائے ہوے

عنبر و عنبر و مشک و بنفشہ و ریحان
تمھارے سبزہ خط پر ہین ہر کھائے ہوے

سراے دہر یہ دم لینے کا مقام نہین
عدم کے قافلے والو قدم بڑھائے ہوے

ہماری خاک کی حسرت بھی دیدنی اُسوقت
چلے جو نازُتا سے وہ پائچے اُٹھائے ہوے

تمھارا کشتہ مژگان کوئی نہین بچتا
یہ تیر ظلم ہین کس زہر مین بجھائے ہوے

کس چمن سے گذرتی ہے نسیم است کی
خوف غزالے سو گئے خار کی طرح
وہ رنج ہاے دہر میں کہ جنے بدا بدی
جنے وہ بار بات بہ ہمسے بگڑتے ہیں
سینہ سپر وہ ہم ہیں کہ قاتل نے بارہا
سب بلفشاں ہیں فیصلے ہو کون سرخرو
چشمان یار جو ہیں مستی میں کسقدر
لایا نہ کچھ جواب پیام اوپیا میر
خالی ہے اپنے جلوے پہ آنکھ اُسنے بارہا
بحتائے چھیڑ کر سر بازار ہم انھیں
بوسہ یا کبھی تو جلانے کے واسطے
گرمی عشق دیکھئے تر بغیر غسل
خالی ہو میں امن طفلان جو ہے جنون

سونے میں خشت خم کو سرہانے دھرے ہوے
جب موسم بہار میں کچھ ہم ہرے ہوے
خالی کیے ہیں خم کے خم آخر بھرے ہوے
گھونٹ لیے لبتہ وہ نہ کسی ان کھرے ہوے
خالی کیے ہیں ہمیشہ پہنچے بھرے ہوے
قبضے پہ ہاتھ ہے وہ ستمگر دھرے ہوے
کیا یہ ہرن ہیں سبزۂ مینا چرے ہوے
کیا گھنگنیاں تھے منہ میں وہ اپنے بھرے ہوے
ہیں چاندنی کا کھیت یہ آہو چرے ہوے
وہ کھونٹیاں سُنا میں وہ ایسے کھرے ہوے
دو چار کلیاں ہیں میں کچھ غرغرے ہوے
جام دل سے کے ایسے بلند الجھے ہوے
دامان کوہ میں تو ہیں پتھر بھرے ہوے

۱۷۷ قلق

بہار گل مین سودائی ہوا ہون اُسکی زلفونکا
بجا ہے عشق پیچا نسے سر مشکین اگر باندھے

ہمیشہ برگشتہ قسمت ہون کبھی کیا بن جائے تیر اُنکا
نشانہ طائر دلکا جو وہ ناوک نظر باندھے

بگولہ بنکے خاک قیس و فرہاد آئے سو بیت کو
ترا دیوانہ کو دشت مین میدان اگر باندھے

غبار کوچہ کا کل ہوئی ہے بعد مرنے کے
ہوا اپنی نہ میری خاک کیونکر مقدر باندھے

رخ انجام کو آئینہ آغاز مین دیکھے
تصور ہم کا دانسے طوطی شیر باندھے

جو مین نے دست بوسی حسب عادت کی تو فرمایا
نہین زیبا جو ہر اک بات کی انسان گرہ باندھے

غم شادی ہے مہلت مین ہم سے ہو نہین عجب کیا ہے
جو سہرا آنسوونکا وہ سر تابوت پر باندھے

ہزارون سر کے بل جانباز تیرے پار اُتر جائین
سر بحر فنا تیغ جہازی پل اگر باندھے

دل مبتلا ہے آزاد دنیا کے بکھیڑون سے
جہان مین طائر قبلہ نما کے کس نے پر باندھے

پڑیگا سابقہ جسدن تو کھل جائیگا حال اُنکا
رقیب اپنے یونہی پھرتے ہین تیغ و سپر باندھے

دیا خط دیکھ کیون پیغام اس بحر مر پہ اُسنے
زبان پر تو چڑھائی جانب ست منہ نامہ باندھے

چمن مین چاندنی کے پھول پہ صد برگ کا شک ہو
قلق زردی رخ عاشق کی رنگ اپنا اگر باندھے

[illegible]

نہین کھلتا دکھاتا ہو فلک کیا رنگ کیون ہم کو
قلق جیسے تماشائی کی بازیگر نظر باندھے

کچھ عرض حال کی نہین حاجت کریم سے
واقف ہو خوب میرے حال سقیم سے

آئی نہ ملکے اس گل تر کی شمیم سے
اتنا گلا ہو باغ جہان مین نسیم سے

جلنے سے میرے یار ہو خوشنود اگر مرا
سمجھون فزون جحیم کو باغ نعیم سے

وہ ہون فقیر مست تکلف سے عار ہو
بدلون کبھی نہ شال مین اپنی گلیم سے

پیر و تھا لے رکھتے ہین آج اتنا دسترس
چاہین تو چھین لین ید بیضا کلیم سے

ہوتے نہین مطیع حسینان روزگار
توڑینگے اس طلسم کو ہم لوح سیم سے

درکار ہو بخت مین جو جاروب روشنی
عیسیٰ سے لین نفس ید بیضا کلیم سے

پیاسا ہون آب تیغ سے سیراب جلد کر
جلاد منہ نہ موڑ ثواب عظیم سے

کیونکر نہ مجکو ہو در گوش صنم عزیز
الفت خدا بھی لکھتا ہو طفل یتیم سے

جلتا ہون مثل طور مین ہر خاک سے ہنوز
کیا تجلیے مین باتین ہوئین تھین کلیم سے

ہو سیر باغ کوے صنم کسکے تا نصیب
کی ہر ے غبار نے سازش نسیم سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ادب ایکھو جو سودئے دشنت جاتا ہی غبار اپنا
بگولا پیشوا اپنے کو بیتابانہ آتا ہے

تمہارے خال عارض کے جو عاشق ہین سبب یہ ہی
ادب کرتے ہین بر پا جو کوئی دانا آتا ہی

ہمین بھاتی نہین یہ چتین شیخ و برہمن کی
پسند طبع اپنے مذہب رندانہ آتا ہے

جو پامالی سے بچتا ہے تو پالا مارا جاتا ہی
مری قسمت کا حب نقشہ دنہا پروانہ آتا ہے

تو وہ ہی شمع بزم گل رخان ای قابل عالم
تری محفل مین سر پہ کھیل کر پروانہ آتا ہی

دل وارفتہ پر آنا چلا ہی کبّ ال اس بت کا
مرے کعبے کے استقبال کو بتخانہ آتا ہی

جلو مین لشکر طفلان تماشائی ہی کہ عالم
بڑی شوکت تیرا ای پری دیوانہ آتا ہی

گذر سکر مرا اُسکی گلی مین پہاڑ کہا شیکو
رقیب روسیہ مثل سگ دیوانہ آتا ہی

وہان بستی بسانے مین تری دیوانہ الفت
نظر جب قسمت گردہ مین کوئی ویرانہ آتا ہی

جلانے کو فقط ان واعظان خود فضیحت کے
قلق کعبے سے اُٹھکر جانب بتخانہ آتا ہے

ردیف اللام

کس کس ادا سے نعش مری پائمال کی
انکی خرام ناز نے کیا مجھسے چال کی

کیا کیا صفت بیان ہوائے نونہال کی
جوبن پہ ہے بہار ریاض جمال کی

شاہ و گدا ہین دونون اسیر ہوا و حرص
اُس کی فکر اُسے ہے تو اُسکو ہے شال کی

آمد سُنی جو اُنکی تو کس ذوق سے **قلق**
طیاریان کین صبح سے شام وصال کی

ہمپر جو وہ کھینچے ہوئے تیغ دو دم آئے
چلّا کے اجل بولی کہ ہشیار ہم آئے

تھا خوف کہ گھر گھر کہین پڑ جائے نہ ماتم
درگاہ تلک اُن کے بشکل علم آئے

امید کوئی فاتحے کی اس سے رکھے خاک
ہمراہ جنازہ بھی نہ جو دو قدم آئے

شاہونکی طرح شہر مین صحرا کے جنون سے
دیتے ہوے ڈنکا سر بازار ہم آئے

سرگرم رہ دشت جنون جو کوئی ہما سا
کیونکر نہ قدم لینے ہمارے ورم آئے

محتاج نہ خاک ہین اک سورہ قل کے
شاہونکے نہ کچھ کام نشان و علم آئے

حجت سے نکیرین کی اُلجھا جو لحد مین
مولا کی صدا آئی نہ گھبراؤ ہم آئے

دکھلایا نیا شورش خلخال نے عالم
بیجان تو زندے ہوے مردو نمین دم آئے

نرگس کو نہ اُن آنکھو نسا آیا کوئی افسون
سنبل مین نہ اُن گیسوؤنسے پیچ و خم آئے

اب منفعل جو رہین ہنگام عیادت
آئے بھی تو دم دینے کو وہ مرتے دم آئے

۱۸۰

عشق عشاق کو تعلیم وفا دیتا ہو | طرز بیداد حسینون کو سکھا دیتا ہو
پہلی منزل ہو کڑی غافلو رہنا ہشیار | یہ جرس قافلے والون کو صدا دیتا ہو
کوئی آئین وفا اُٹھ نہین رہتا اس سے | کون دلکو ادب عشق سکھا دیتا ہو
قتل کر ڈالیگی آرائش قاتل اک روز | بوسے خون کی وہ رنگ حنا دیتا ہو
خضر شوق ہمارے دل سودائی کو | راستہ کوچۂ گیسو کا بتا دیتا ہو
جب گھٹا اُٹھتی ہو تو بادہ گلگونسے ہمین | کرم پیر خرابات جھکا دیتا ہو
گرم بازاری خونریزی سفاک رہے | تیرا جان باختہ یہ سب لیے دعا دیتا ہو
اور تو رندونسے چلتا نہین بس واعظ کا | دختر رز کا مگر عیب لگا دیتا ہو
سچ ہو خورشید قیامت مین غضب ہوگی چمک | شاہدی یار کا نقش کف پا دیتا ہو
کار آب گ سے لیتا ہو جو وہ چاہتا ہو | دانہ سوختہ کو نشو ونما دیتا ہو
کسی نعمت مین نہین پاتے ہین ایسی لذت | بوسہ جو اُن لب شیرین کا مزا دیتا ہو
آسمان نسے بھی سوا کوئی ستمگار نہین | حسرتین خاک مین سب دل کی ملا دیتا ہو
داغ غم کو جو چھیڑو تو وہ کیا نالان ہو | جام خالی کو بجاؤ تو صدا دیتا ہو

کھپ گیا ہی جب سے نظروں مین رخ گلگون پاک
ہر گل تر چشم بلبل مین ہمرنگ خار ہی

رحمۃ للعالمین پیدا ہوے ہین جس جگہ
ابر رحمت اس مکان کا سایۂ دیوار ہی

سُنکے اُس بحر شفاعت کا تولد بولے سب
اب جہاز امت عاصی کا بیڑا پار ہی

دیکھکر اعجاز ہین لیسے پھر لائے نہ دین
سچ ہی کیا ان بت پرستون پر خدا کی مار ہی

دہر مین برسا ہی جب سے تیز ابر تیغ عدل
سرد بازار فساد و فتنۂ اشرار ہی

رعب سے جن کے مائل اسلام کافر ہی نہین
اب پہ ناقوس کلیسا کے بھی استغفار ہی

جس سے تو راضی ہی شاہا اُس سے راضی ہی خدا
جس سے تو بیزار ہی اُس سے خدا بیزار ہی

ای سپہر دین نہین بیوجہ یہ اتنا فروغ
مہر و مہ مین بھی ترا اک پرتو انوار ہی

صاحب بینش تو کیا بھٹکے نہ رستہ کور بھی
راہ شرع پاک ایسی صاف اور ہموار ہی

حسن محبوب الٰہی کی پڑی ہی جب سے دھوم
تختہ بند اُس دن سے اب تک مصر کا بازار ہی

دوست جتنے ہین وہ ہین امیدوار باغ خلد
دشمنوں کو آپ کے خوف عذاب نار ہی

معجزہ شق قمر سے کونی روشن ہر نہین
تیرہ دل کون اُس سے ہو افزون جسے انکار ہی

درد مندون مین لب جانبخش کے مین ہی نہین
عیسی مریم بھی ترے عشق کا بیمار ہی

[illegible]

زلفیں اُٹھا کے شوخی سے کہنے لگا وہ شوخ
زندانسے اُنکی ہی سے گئیے اور تو رہا
کی ہمسری جو گوہر دندان یار سے
ساقی کا حسن دیکھکے میکش ہوئے یہ مست
اُس شعلہ رونے چہرے سے اُٹھا جو نہیں نقا ب
مندر کا جنھین جمع اکھاڑا تھا کل سو آج
مسمار مسجدین ہوئین قسمت سے رندون کی
ہر دل عزیز وہ ہون ہوئے سب ایک حال

اللہ رے یو جو دونون کے پریشانی رہ گئے
ہمسے جو تھے اسیر وہ دیوانے رہ گئے
محجوب ہو گئے موتی تنکے دانے رہ گئے
ہاتھو نہین سب ہوسے پیمانے رہ گئے
حیران شمع حسن کے پروانے رہ گئے
دیوانگی رہنے کو وہ پریخانے رہ گئے
باقی خراب ہونیسے میخانے رہ گئے
اپنے تو کیا نہ وقت یہ بیگانے رہ گئے

فرہاد و قیس تو ہم ہے لیکن اے قلق
الفت کے انکی خلق مین افسانے رہ گئے

تصور رخ و زلف سیاہ کسکا ہے
دل اسیر ستم داد خواہ کسکا ہے
آلہی کو بنا دل سوختہ کرا ہا ہے

خیال آپ کو شام و پگاہ کسکا ہے
یہ صید زخمی تیر نگاہ کسکا ہے
فلک پہ چھایا ہوا دود آہ کسکا ہے

[illegible]

کسنے رندونکے سوا اسکو قبولا ساقی
مسجدون مین جو نظر مجمع زہاد آیا
کبھی بھیجا بھی تو بھیجا مجھے گلدستۂ باغ
درہم داغ تو بلبل کو دیے زر گل کو
بوتلیں یا وہ گلگون کی لنڈھاوے تو بھی

دختر رز کی کہین سے نہ کبھی بات آئی
یاد کیا صحبت رندان خرابات آئی
یار کے پاس سے آئی تو یہ سوغات آئی
فصل گل باغین کرتی ہوئی خیرات آئی
ساقیا ایکی بڑی دھوم سے برسات آئی

مطلب دل کوئی اپنا کبھی نکلا نہ قلق
ان بتون کی نہ کسی کام ملاقات آئی

دفتر جو گلو کے وہ صنم کھول رہا ہی
آثار رہائی مین یہ دل بول رہا ہی
غیر نسے مرے واسطے جو بول رہا ہی
کس کس کا نہین طائر دل دام مین اسکے
جلدے سے ہوا جاتا ہی باہر جو ہر اک گل
شاہون کیطرح کی ہی بسر تشت جنون مین

اغیار تو کیا دل بھی ادھر بول رہا ہی
صیاد ستمگر مرے پر کھول رہا ہی
آب درو مدا مین وہ سم گھول رہا ہی
طوطی خط عارض کا تیرے بول رہا ہی
کیا باغین وہ بند قبا کھول رہا ہی
دیوانو نکا ہمراہ مرے غول رہا ہی

کہدو یہ اطبا سے کہ تکلیف نہ فرمائین
اچھا ہو دوا سے یہ وہ رنجور نہین ہی

ہمچشمی جانان کبھی آہو نہ کرے گا
نرگس کی طرح آنکھونسے معذور نہین ہی

دکھلا ئین فروغ اپنا مہ مہر شب و روز
بے پردہ ابھی وہ بت پر نور نہین ہی

جز شکوہ سنا ایک سے بھی شکر نہ ہمنے
غمخوار کوئی آپ کا مسرور نہین ہی

سن سنکے مرا تذکرہ کیون کاٹتے ہو بات
تم جس سے ہو نادم یہ وہ مذکور نہین ہی

داد اپنی نہین پاتے ستم دیدہ تمھارے
ای بادشہ حسن یہ دستور نہین ہی

پشتارہ خط شوق کا اٹھے تو اٹھائے
پیغامبر اپنا کوئی مزدور نہین ہی

ملسے مژہ یار عبث کرتی ہی کاوش
سولی کے سزاوار یہ منصور نہین ہی

ساقی کی توجہ ہی عبث خم و نہ پیرے
کھچتی ہی جس سے یہ وہ انگور نہین ہی

کیون طور کے مانند جلاتے ہو دلونکو
سرمہ جو لگانا تمھین منظور نہین ہی

ذل سیکے کرین شکوہ بیداد جی دلبر
ارباب محبت کا یہ دستور نہین ہی

ملنا ہو تو ملنا وہ قیبو نسے کرین ترک
یہ طرز ملاقات کا منظور نہین ہی

یوسف سے حسین مول لیا کرتا تھا کل تک
گو آج قلق صاحب مقدور نہین ہی

۱۸۵

یہ جستجو ہے کہ ہمیں ہوئی وقت — کہاں ہے بھی جو بار یک بھی وہ راہ سے چلے

ہوئی نہ غیر کے تکبر کا نمیے ساعت حال — در حضور سے محروم داد خواہ سے چلے

تری رکاب میں اے شہسوار حکم جو ہو — مرا غبار بھی ہمراہ گرد راہ سے چلے

کرم سے اسکے تو امید ہے مگر یہ شرم — کہ پاک آئے تھے آلودہ گناہ سے چلے

کجی سے طینت ظالم بری نہیں ہوتی — نہ سیدھی راہ کبھی افعی سیاہ سے چلے

چلا جو شہر سے صحرا کو میں تو دشت میں — تو مجھ پہ خود بخود اڑ اڑ کے سنگ راہ سے چلے

یہ صید دل بھی ہے مشتاق اے کمان ابرو — ادھر بھی کوئی ترا ناوک نگاہ سے چلے

تمام عمر نہ لے نام رہنمائی کا — خضر اگر مرے وحشت جنوں کی راہ سے چلے

جو لیچلا ہمیں جلاد سوے قربان گاہ — تو اس خوشی سے چلے ہم کہ عید گاہ سے چلے

قطعہ

خدا کا بھی ان ظالموں کو خوف نہیں
بتان دہر کے ہاتھوں سے داد خواہ سے چلے

گناہ گار چلے ہم کہ بیگناہ سے چلے — تو واعظ اپنی کہ اپنی تو ہم نباہ چلے

چلے جو واعظ و رند اپنی اپنی راہ چلے — یہ سوئے میکدہ وہ سوئے خانقاہ سے چلے

نسیم کوے گیسو یون ہمارے لیے اُڑین آہین
چمن سے نکہت گل جسطرح لیکر صبا نکلے

علاج درد دل چشمان بیمار اُن کی کرتے ہین
تماشا ہو کہ جا تیمار بھی چاجر پروا نکلے

سعادتمند تو وہ ہو کہ فرط شرم سے کھکر
ترے سائے سے دیکر پایہ بال ہما نکلے

نہین ہے کوئی ایذا دو تجھسا شدت وحشت مین
اُٹھا کر رکھ لون آنکھون پر جو کانٹا پانو کا نکلے

بجا کہتے ہین جو معدوم کہتے ہین یہ دیکھا ہے
کمر سے پیچ پٹکے کے تمھارے بار ہا نکلے

ہمارا ضبط گر تاثیر اپنی تجکو دکھلائے
ترے خود مُنھ سے تیری بیوفائی کا گلا نکلے

مذمت عشق کی کرتے تو ہو پر شرط بدتا ہون
اگر بنت عرب سے کوئی بڑھکر پارسا نکلے

عجب رنگین بیان ہو تم زبان سے پھول جھڑتے ہین
دہان غنچہ سے اُس گل کے آگے بات کیا نکلے

رہائی کیا ہے احسان صیاد اب جو نہین حاصل
قفس سے فصل گل کے بعد یہ نکلے تو کیا نکلے

وہ مومن ہون جو بسم اللہ کہکر ای قلق توڑون
شکست بت سے بھی اللہ اکبر کی صدا نکلے

ستم ہے یار کیے جسوقت بھولے سے بھی آ نکلے
سبکروحی ہماری ہوگئی باعث رہا ہوگا

ہماری جا نکو تمتو بلا کو سے سوا نکلے
جنونین خانہ زنجیر سے مثل صدا نکلے

انتہا ہر مثل شیرۂ جان تو نبات و شہد — لین تلخ کام چاشنی ترے ہونٹھونکے قند سے

دیوانگان عشق کی کٹتی ہین بیڑیان — غل ہر اسیر ہوتے ہین آزاد بند سے

اونچا مرا مزار نہ ہرگز بنائیو — نفرت تھی زیست مین بھی مکان بلند سے

او شہسوار مر کے بھی چھوڑا نہ تیرا ساتھ — لپٹی ہر خاک دامن زین سمند سے

سونیکی بیڑیان مرے پانؤ مین چاہئین — وابستہ دل ہوا ہر ترے دست بند سے

کیا کیا کٹے ہین شرم سے وہ نونہال باغ — جو بڑھ چلے تھے یار کے سرو بلند سے

فردائے حشر اُٹھینگے وہی لوگ روسفید — داڑھی بڑھا کے بچگئے جو ریشخند سے

دلسوز تیرے ای صنم آتشین عذار — سیکھے ہین طرز نالہ سوزان سپند سے

نخوت ہمیشہ کرتے ہین نخوت شعار سے — ملتے ہین جھک کے ہم تو تواضع پسند سے

جاتے ہین میکدے سے جو ہم مست پیکے مے — شیشے پکارتے ہین صدائے بلند سے

وہ بدبلا ہین زلف کے پیچ آدمی تو کیا — چھوٹے نہ پھنسکے دیو بھی اسکے کمند سے

او شہسوار لاکھ صبا نے اُڑائی خاک — ذرہ نکل سکے نہ تمھارے سمند سے

سمجھے جو دیکھا آنکھونکو اُسکے قریب زلف — صید آہوونکو کرتے ہین مشکین کمند سے

یہ وہ کالا ہی منتر ہی نہین ہی جسکے کاٹے کا	کبھی جا نہر کوئی ہوتے نہ دیکھا مار گیسو سے
نہ پوچھو کچھ جو تھا اُس لکی بیتابی کا حال اُس وقت	کہ بزم غیر مین جب اُٹھ گئے وہ میرے پہلو سے
ذرا ناز کی دماغی وقت گلگشت چمن دیکھو	دماغ اُسکا پریشان ہو گیا پھولوں کی خوشبو سے
حقیقت مین بلا کی پیچ در پیچ اسکی راہین ہین	کسی دلکو سلامت پھر تے دیکھا کوئی گیسو سے
دم فکر سخن لکھون اگر وصف اُسکی آنکھو نکے	قلم لون شاخ نرگس سے سیاہی چشم آہو سے
نہین تھی بیسی چڑھا تا دیکھکر زخم جگر مرہم	ہوا دیتا ہی قاتل دامن شمشیر ابرو سے
بلا شک وہ نون خسار منور جو مین اکدن	تفاول یہ لیا ہی ہمنے تیرے مصحف رو سے
اگر منظور رہتا اس دل سودا زدہ کی ہی	ہوا دیتا ہی قاتل دامن شمشیر ابرو سے
وہ بلبل ہون جو یاد آتین مجھے صیاد کی زلفین	دم گریہ گلے مین پڑ گیا ایک پھندا آنسو سے
ہوا ہین کس مستی وہ لب کی رہتی ہی نالان	زبان گل سوسن کیون نہین لگتی ہی تالو سے

حباب آسا بہار عمر ہی پی لے مئے گلگون
فلق آواز آتی ہی یہ گلشن مین لب جو سے

چاہتا ہون کشش دل کی یہ امداد رہے	کہ مرا طرح مرے دام مین صیاد رہے

[illegible]

اتنا تو ضعف سے کوئی گھلتے سنا نہین
یارب یا ہو کیا تن بے استخوان مجھے

گمنامو نمین مین ثا مور یکا ہون استگار
ور کار قبر کا نہین اپنی نشان مجھے

باغ جہا نمین طائر نکہت کیطرح سے
آزاد عشق ہون نہین قید مکان مجھے

دل لیکے مہوشون نے لیا نقد صبر و ہوش
لوٹا ہی رہزنون نے مع کاروان مجھے

ایمان سے لے اپنے تمہی کہیے و عطا
بھائیگی کھے یار کے ہو تے جنان مجھے

سُن سُن کے درد دل مرا کہتا ہی پھر کہو
سمجھا ہوا ہی یار کوئی قصہ خوان مجھے

ہون نالہ کش ہر ایک بن مُو سے مثل نے
اُلفت نے کر دیا ہی سراپا فغان مجھے

ایسا مین بار ہو گیا انکو بس فنا
احباب چھوڑے جاتے ہین تنہا کہان مجھے

کرتا اسیر گوشہ نشین چمن پہ رحم
صیاد دیکھتا تو مع آشیان مجھے

احسان ضعف اکیطرف ای جنون عشق
کانٹو نمین سے کھینچتے ہین مرا استخوان مجھے

حسن وفا دکھاؤنگا اُسوقت ای فلق
معشوق مل گیا جو کوئی قدردان مجھے

باقی نہ حجت ایک دم اثبات رہگئی
ثابت کیا جو اُسکا دہن بات رہگئی

[illegible]

چند غزلین اور رباعیات اور مفردات جو حال مین تصنیف ہوئی ہین درج ذیل ہوتی ہین

غزل اوّل

غیر سے ناز و دلفریبی جو صنم رکھتے نہین
کیسے ہی خستہ ہون رغبت نئے ہم رکھتے نہین

ای پری تیرے دیوانے ہین پابند وضع
خانۂ زنجیر سے باہر قدم رکھتے نہین

تیرے ہی دم تک تھا سارا شوق خونریزی اُنھین
تیغ اپنا وہ اب دم بھر علم رکھتے نہین

اک نگاہ مہر تو کر دیتی ہے ہم مین نہال
کون ہین وہ تجھسے جو چشم کرم رکھتے نہین

شیشۂ مے کی طرح سے ہم کھلا ہین ازل سے
بے بلائے بزم ساقی مین قدم رکھتے نہین

نفع ہو الفت کے سودا مین کہ نقصان صریح
ایسے موقع پر خیال بیش و کم رکھتے نہین

بات کرتے غیر سے دیکھیں تجھین اور دین طرح
خوش ہو عیار ان سے اتنا ضبط ہم رکھتے نہین

ساقیا ایسے ہین مستغنی گدائے میکدہ
خواہش جام جم و دیدۂ جم رکھتے نہین

اے غرۂ حسن پہ ہر دم فلک پہ ہر دماغ
مہربان اتنے زمین پر پانون ہم رکھتے نہین

غزل دوم

[illegible]

غزل سوم

واہ ری نازک مزاجی جب جمی سب سے نجات
تجھسے بڑھکر کوئی معشوق اور ہم رکھتے نہین

عیش کرتے پھرتے ہین عہد جنون عشق مین
شادمان سب طرح سے ہین کوئی غم رکھتے نہین

کوچۂ قاتل کو چلتے سر کے بل یہ کیا کرین
ضعف سے چلنے کی طاقت و قدم رکھتے نہین

حوصلہ ہمکو خریداری یوسف کا ہو آج
گو کمر مین اپنے کچھ دام و درم رکھتے نہین

ایک خوش چشمی پہ نازان ہین اگر آہو تو کیا
وہ کمر وہ لوچ وہ ناف و شکم رکھتے نہین

قرض سے ہوتی ہے کس دن ایسے فردوشوں کی نجات
پھر گرو کب ہین سخت جسم ہم رکھتے نہین

یا شفیع المذنبین کچھ نہین ہین تیرے سوا
دوسرا کوئی وسیلہ اور بہم رکھتے نہین

لکھتے ہین جب خط شوق اسکو نہین ہوتا تمام
ہاتھ سے اپنے کبھی کاغذ قلم رکھتے نہین

ہم تو دیوانے ہین اسکے جو ہمارے دلمین ہے
شوق دیر و میل محراب حرم رکھتے نہین

کرتے ہین دعوی خدائی کا یہ کیون بات پر
خصلت بندہ نوازی تو صنم رکھتے نہین

ٹھوکرین کھانا جو ہے تقدیر مین لکھا ہوا
سرکشان دہر سر کو اس سے خم رکھتے نہین

اے قلق واللہ وہ ایمان سے ہین بے نصیب
دل سے جو لوگ الفت شاہ امم رکھتے نہین

دھرا نہین جگر دردمند عشق پہ ہاتھ
عدم سے آنے کا مطلب تھا کچھ اور مگر
مجھے ستانیکو کہتا ہی بار بار وہ شوخ
غرور حسن کہان تک چھپاتے پھرتے کا منھ
کرونگا عرض یہ عشر مین جب طلب ہونگا
جناب حسن کا کرینگے دھوم سے عرس

حضور گور پہ حاتم کی لات مار آئے
برائے سیر تماشائے روزگار آئے
کہ کوئی جا کے ذرا دیکھتا کہار آئے
بہت قریب ہین وہ دن بھی کہ نگار آئے
کہ تیرے آگے ترا کیا گناہگار آئے
ہم اپنے آپ مین اک دن جو کبھی بار آئے

سُنا ہی پھر قلق زار نقد دل اپنا
قمار خانہ اُلفت مین جا کے ہار آئے

مجھے جو لوگ آ کے دیکھتے ہین میرے بستر پر
ہمارے قتل کی نالش نہ کرنا اُس ستمگر پہ
عزیزو جان دی ہی ہمنے چشم مست دلبر پر
نہین چلتا کسی کا پیچ اُس زلف معنبر پر
ادا سے تیز رفتاری بلا ہے جان عالم پر

گمان جانکہ کا کرتے ہین اس جسم لاغر پر
اُٹھا رکھا ہی ہمنے دعوے خون روز محشر پر
ہمارا فاتحہ دینا کہ گلگونے لگے ساغر پر
اثر کرتے نہ دیکھا سحر کو چشم فسونگر پر
گلے کٹتے ہین اکثر تیرے قاتل اپنے خنجر پر

۱۹۳

جو ہنر مند ہین وہ قدر ہنر از سمجھتے ہین [illegible]

[illegible]

دماغ اتنا کہان جو اُٹھ سکے در و سر دولت
وہ ہین ہی آبرو اے زاہد ہم میکدے والے

حبیب آگاہ ہو تا گر یہ تیرا ہاتھ اپنے
شب ماہتاب مین ہے مکیشی کی روز کیفیت

کیا بالفرض اگر سایہ ہلانے بھی ترے سر پر
نماز آکر پڑھین قدسی ہلانے دامن تر پر

کوئی آ بیٹھ تھوڑا سا چھڑک دو میرے بستر پر
اگر مینا گلابی ساقیا ہو ساغر زر پر

یہ خود ہی کود کان سنگ لیے چھیڑ کرتا ہو
قلق پتھر پڑین ایسے جنون فتنہ پرور پر

غزل چہارم

منہ سے منہ پیار ہین اگر وہ ملا دیتے ہین
جنس دل ہم تو انھین مفت لگا دیتے ہین

جب نقاب رخ انور وہ اُٹھا دیتے ہین
رسم قرآن و فا صادق الاقرار ہین سب

دل قتل جو پیتے ہین اُسے تو بے عذر
ہم تو چیونٹی کو بھی تکلیف نظر مین تقدیر

کشتہ حسرت وصلت کو جلا دیتے ہین
اسپہ بھی دیکھتے ہین ہم کو وہ کہا دیتے ہین

جلوہ قدرت اللہ و کھا دیتے ہین
منہ سے جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین

پیش قاتل سر تسلیم جھکا دیتے ہین
اور وہ لوگ ہین جو دل کو دکھا دیتے ہین

[illegible]

صفحہ ١٩٥

آزماتے ہین یہ عشق پر ہمین اقضا اس سے | جان نثاران وفا جان لڑا دیتے ہین

قطعہ

خود فروشی سر بازار جو لاتی ہی انھین
اک بھیڑ خریدار لگا دیتے ہین

متفرقات

لبالب وہ گلرنگ سے دلکا پیالا ہی | وہ میکش ہون کہ جسنے خم رز کو گھر مین ڈالا ہی
کیا پوچھتے ہو مجھسے کہ کیون آبدیدہ ہون | معشوق نوجوان ہی تو مین سن رسیدہ ہون
چمن مین او صبا پہنچین کبھی گی ہم اسیر انکو | سلام شوق کہدینا ہمارے ہمصفیرون کو
کیا عذر معصیت کے کرو نہین حضور سے | واللہ شرم آتی ہی اک اک قصور سے
ہجوم اپنے مکان مین ہی جو شوق بیحد کا | ہوا ہی گوش زد مژدہ یہ کسکی آمد کا
قاتل کا نیچہ جو کئی بار اچٹ گیا | مین سخت جان ورنہ مہت سے گھٹ گیا
کیا کیا نہ امتحان مین ہم سرخرو رہے | تیغ نگاہ یار تری آبرو رہے
وطن چھٹرکے وہ چرخ اتنی ایذا دے نہ غربت مین | پلے ہین لکھنؤ والے کنار ناز و نعمت مین
انسے پامال کرتے ہین | پائمالون سے چال کرتے ہین

کیونکر تو رہیگا مجھے سوئے قیامت — سب سے فرد ہے تری انجمن آرائے قیامت

کچھ غم نہیں جو یار سے ہم سے بگڑ گئی — ہوجائیگا ملاپ جو تقدیر لڑ گئی

کیا کیجیے آکے دہر مین کیا کام کر چلے — نام ایک مشت خاک کا بدنام کر چلے

کرینگا جو نہ کام تھا وہ کام کر گئے — فرہاد و قیس دونون بڑا نام کر گئے

وہ گئے دن جو فدا رہتے تھے ہمارے احباب — آجکل دشمن جانی ہین ہمارے احباب

یاد مین اک گلبدن کے جگر جلتا ہے — آتش رنگ حنا سے مرا گھر جلتا ہے

رحمت تری او انجمن آرائے قیامت — ہمسے ہی شوخی دیگی مجھے رسوائے قیامت

جان اُلفت گیسوے کس آمین پڑی ہے — جب دیکھیے ایک تازہ بلا سر پہ کھڑی ہے

پائی نہ اسکے ہاتھ سے رخصت جہان سے — اس سرزمین پہ ہم رہین یا آسمان رہے

بیچ مین لٹنے والے بھی غضب ڈھاتے ہین — آتش غیظ یہ لوگ اور بھی بھڑکاتے ہین

کس قیامت کی ادا ہے یار تیری چال مین — شور محشر کا ہے عالم شورش خلخال مین

ستم ہے مجھ پہ کیا او بانی بیداد کرنا تھا — کبھی کچھ کچھ تو پاس خاطر ناشاد کرنا تھا

جو دو گھڑی کے لیے بھی وہ بام پر جلتے — نگاہ خلق سے شمس و قمر تو چاہئے

وصل کی شب جو ہم تک وہ توقف کرتے
دولت حسن مین ہم خوب تصرف کرتے

کھلتے ہین روز در گنج قرآن حبیب کا
یارب یہی ہے رزق ہمارے نصیب کا

رباعی

ہر آن رہے زبان پہ جاری توبہ
ہے یاد کی جو وقت دم شماری توبہ

۱۹۶

رباعی

رباعی

رباعی

نوبہ کا بھی ہیں نے ... عصیان ہی آتا ہے سر یا [illegible]

رباعی

ہے عضو ... ہیں ... عصیان ہی ... [illegible]

رباعی

[illegible]

ہردم نہ **قلق** نالہ و فریاد کرو اب آتی ہے آواز یہ انشاء اللہ	مالک جو تمہارا ہے اُسے یاد کرو قید غم و ہم سے اسے آزاد کرو

رباعی

سرزد ہوے ہیں مجھسے جو عصیان عظیم برمن منگر بر کرم خویش نگرا	اس تیغ الم سے جگر و دل ہے دو نیم مجرم کوئی مجھسا ہے نہ تجھسا ہے کریم

رباعی

آگاہ ہیں خوب اپنی ضلالت سے ہم امید نہ کیونکر ہو جو تو یہ فرمائے	اک خاک کی ہستی پہ یہ الطاف و کرم این بندۂ خاک را نہ بخشم چکنم

رباعی

یارب تری وہ فیض رسان ہے درگاہ غیر دست کرون سوال تجھ سے ہو تباہ	پھرتا نہیں محروم کوئی حاجت خواہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

مالک سا کی خوشی کا نہ کوئی کام کیا	جو کام کیا قابل الزام کیا

رباعی

[illegible]

۱۹۷

رباعی

[illegible]

رباعی

دل ... چون ... امیدواری [illegible]

رباعی

... عنایت ... امداد ... ۱۲۱۹ [illegible]

رباعی

دل از تو چه گویم که چها مے خواهد ‌ ‌ ز منصب و شاهی نه لوا مےخواهد
پر و لائے دگر هیچ ندارد الّا ‌ ‌ از تو دل مشتاق ترا مےخواهد

رباعی

چون من نشوم گرم ثنائے احمد ‌ ‌ کس نیست شفیعیم سوائے احمد
بینید بروز حشر انشاء اللّٰه ‌ ‌ باشم بدامان لوائے احمد

رباعی

در شهر مدینه چه بود مسکن ما ‌ ‌ زین به بجهان نیست دگر مامن ما
دانیم که یابیم مراد کونین ‌ ‌ گر قرب در پاک شود مدفن ما

رباعی

ای بادشه ملک قناعت مددے ‌ ‌ وے خسرو اقلیم کرامت مددے
بر درگه تو بپائے لنگ آمده ام ‌ ‌ اے شیر نیستان ولایت مددے

تمام شد

تقریظ مطبوعۂ سابق ریختۂ قلم اعجاز نگار منشی غلام محمد خانصاحب سابق اڈیٹر اودھ اخبار

حسن پرستان سخن کو صلا اور یاران فن کو مژدہ ہو کہ پرستان معنی کی پری آئی ہی جو صورت
پرستان زمان بلکہ اہل پرستان کو شرماتی ہی حسن و جمال سے پریرویون کے ہوش بھلاتی ہی
صورت پرستون سے کہو کہ صورت پرستی چھوڑین معنی آشنا بنین ساغرون سے کہو کہ بادہ مستی
چھوڑین پارسا بنین ذوق صبوحی سرتاسر تلخکامی اور کدورت کی نشانی ہی حلاوت روحی
شوق معانی ہی جس سے عقل کو افزایش فہم کو گنجایش ہوش کو درستی حواس کو چستی
ناتوان کو توانائی ناشکیب کو شکیبائی حصول ہوتی ہی کیفیت شراب طبائع رندان بدمشرب کو
قبول ہوتی ہی صافی طینت پاک طبیعتون کے لیے دختر رز حرام ہی الحمد للہ کہ مین مسلمان ہون
199 مجکو تقلید شاعری منظور نہین پاس اسلام ہی ہان یہ ہوسکتا ہی کہ شراب طہور کا ایک جام اور
حوران خلد کا پیام سنون تو اُسکے خیال سے ہی بے بادہ مست ہوجاؤن اور پھر کچھ نہ بات
فرماؤن لاحول ولا قوۃ ای ہرزہ درا یہ کیا ہرزہ درائی ہو گیا تو لے یہ خوشخبری نہین پائی کہ
حضرت یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علی خان بہادر شمس جنگ عرف
خواجہ اسد المتخلص بہ **قلق** کا دیوان چھپا ہی اور اُس سے یہ سب مدعا حاصل ہوتا ہی کیجیے
اب تو ہم بے پر اُڑے جاتے ہین اور اقلیم سخن مین پہونچکر وہان کی سیر اور شاہدون کا
مشاہدہ کرآتے ہین ارے میان کیا کہتے ہو چپ نہین رہتے ہو یہان آؤ ہم بتلائین اور کلمۂ
امید وصال جاوید کی نوید سنائین سنو ہیولا سواد شہر لطافت بہر لکھنؤ مین ایک مقام حضرت گنج
ہی اُسمین ایک مطبع غمگینون کا غم غلط کرنیوالا اور دافع رنج ہی اور اگر وہان جاؤگے ضرور ناظورہ
مراد پاؤگے یہ سُنکر مجکو ہوش آیا اور اپنے تئین بجہت آگین مسرت قرین پایا دیکھا کیا ہون

که میز پر مجلد دیوان قلق موجود ہو اور پنج دقلق مفقود ہو آخرکہ ایک مدت دراز سے ذوق
کو انتہا شوق کو ابتدا تھی بیتابی دل حد سے سوا تھی آرزو کا روز گلا گھٹتا تھا تمنا کا ہمیشہ
خون ہوتا تھا دیکھتے ہی جان مین جان آئی خواہش قلبی نے شکل مراد دکھلائی دیدہ دل
نے نور وسرور پایا روح پر فتوح نے لطف تازہ اُٹھایا ع ایں کہ مے بینم بہ بیداریست
یا رب یا بخواب + اُس وقت حالت وجدانی مین یہ حسب حال مصرع یاد آیا ع یار در
خانہ و من گرد جہان می گردم + اڈیٹر صاحب آپ نے تو بڑی لمبی چوڑی تقریر توصیف
کی اور کلام قلق کی کمال تعریف کی مگر آپ کیا سمجھے کہ اسمین کیا ہو اور اسکا ہر شعر کس
رتبہ کا ہو مانا کہ آپ وقائع نگاری مین ہوشیار یا منتخب روزگار ہین مگر یہ کیونکر تسلیم کرین کہ
زبان آوری مین بھی کامل العیار ہین ہان بعض بعض شخصون سے سُنتے ہین کہ آپ بھی
کبھی اس دریا مین غواصی کرچکے ہین دامن خیال گوہر مقصود سے بھر چکے ہین مگر تارک لذات ۲۰۰
کے لیے کیا مزا مثل مشہور ہو کہ سادھون کو کیا سواد۔ اسی قیاس پر ہم کہتے ہین کہ افسردہ
دلون کی کیا داد بقول ذوق ع افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف + ہان صاحب
یہ سب سچ ہو ہم اس گوہر شاہوار کی قدر کو نہین پہچان سکتے ہرگز نہین جان سکتے اسیواسطے
کچھ بھی اسکی تعریف مین تو غل نہین ہوا اگر قصور خانہ خیالات ورائی مین بلاشک تامل نہین
ہوا گویا یہ تقریظ سب تقریظون سے نرالی ہو خوبی شعر اور صفات شاعر کا اظہار اسلیے فضول
متصور ہوا کہ اُنکی ذات اس سے مستغنی اور کمال فن سے پائگاہ عالی ہو منصف مزاج جب
پڑھینگے خود دیکھ لینگے کہ یہ گرامی منش ستودہ روش کیسا کیسا روشن بیان سحر زبان
نازک خیال شیرین مقال اور باکمال ہو اہل لکھنؤ تو اُن کی قابلیت کے پہلے ہی سے
قائل ہین اسمین کیا قیل وقال ہو البتہ اخلاق خاص اور فیض عام جناب منشی نولکشور صاحب

والا مقام نیکنام قابل ستایش ہو کہ اُن کے مطبع نے ایسی کتاب چھاپی اور شتاب چھاپی یا الٰہی جب تک نطق و سخن رہے اور آمتیاز لطف نو و کہن رہے آہو وسان چمن معنی کا جوبن بصد تمکین و ناز اور کمال کلام کا اعجاز رہے یہ مطبع دنیا مین نیک نام و سرفراز رہے اور اخبار مضامین عالی سے شاخ سدرہ تک بلند پرواز ہو ۵ یا خدا مقبول این گفتار باد ✤ تا جہان باشد اودھ اخبار باد ✤

قطعۂ خاتمۂ دیوان قلق مطبوعۂ سابق ریختۂ قلم جواہر رقم محمد انوار حسین تسلیم سہسوانی

قلق کو لکھو نہین خدا نے سخن
ہے مشہور ہین گر شرع والے گناہ

زمین سخن اسقدر ہے بلند
کہ ہے پیر فلک کی نہ پہونچے نگاہ

جو مصرع ہے اڑتا ہوا ہے پری
پرستان گو دیوان اپنا ہے اشتباہ

ہر ایک صفحہ محسود باغ و بہار
ہے ہر قلم کبک کا قاہ قاہ

کرے کوئی اُس سے نہ فرعونیان
وہ موسیٰ ہے ہر نامہ ہے بار پناہ

چھپا اُسکا دیوان ایسا شتاب
کہین دیکھکر سبکو سب داد داد

یہ مطبع کے صناع کا ہے فیض عام
کہ ہے خاص لطف مفضل آلہ

وہ ہے بحر مواج فیض و کرم
امیر نہ دون کے ہین جسکے آب چاہ

وہ افول ہے مثل اُسکے کبھی
ہوا ہے نہ ہوگا کوئی خانہ خواہ

تمنا گستری اُسکی ہان وہ کرے
کہ ہو علم کی جسکے کچھ دستگاہ

ہر اک اُسکا شاعر ہے شعری مکان
ہر اک اُسکا منشی عطارد پناہ

ہمیشہ تہ دل سے منظور ہے
ندیم و ملازم کی اُسکو رفاہ

خدیو جہانگیر انجم سپاہ
ترے آستانے پہ ہون داد خواہ

وہ ہے مہر اوج سپہر کلام
وہ اقلیم معنی کا ہے بادشاہ

چلکے ہین مضمون چمکتے ہوے
ہر اک نقطہ ہے غیرت مہر و ماہ

وہ باریک معنی ہین نام خدا
کہ عاجز ہو دریافت سے انتباہ

اگر غوطے کھائیگا غواص فکر
بجز غزل کی نہ پائیگا تھاہ

عدو گر سُنے شعر ہو دلمین درد
کہے واہ وا کی جگہ آہ آہ

نہوتے اگر لفظ اُبھرے ہوے
نہ زنہار کاغذ پہ جمتی نگاہ

وہ ہے مالک ملک دانشوری
وہ ہے شاہ اقلیم توقیر و جاہ

کرم ہین عنایت ہین اخلاق ہین
وہ مشہور ہے ہند سے تا فراد

سمجھتے ہین سر پیچ راجی اُسے
جگہ سر پہ دیتے ہین صاحب کلاہ

نہ مجھا کہ جو جانتا ایک ہو
حساب عدد سے سپید و سیاہ

اُسے بانکی اپنے تیج ہر طرح
اُسے عہد کا اپنے کرنا نباہ

پڑھون ایک مطلع دعا مین شتاب
دعا سے مری ہے اجابت کی راہ

رہے جبتلک چہرۂ کاہ زرد
رہے جبتلک سبز برگ گیاہ

زمین پر رہے آسمان جبتلک	رہے جبتلک شب لیسے معنی کو راہ	سلامت رہے تو قیامت تلک	رہے گرد بخشش تری بار گاہ
رہے روز و شب یہ جم غفیر	رہے بخشش و جود شام و پگاہ	رہے دست تیرا خوش نہاد و مند	رہے تیرا دشمن خراب و تباہ
تری بزم عشرت مین ناظر ہو شمس	رہے مہر محفل مین سرگرم راہ	بڑھین برس اتنے تری عمر کے	گھٹین جتنے حساب کے سال و ماہ
جو بد خواہ ہو تیرا اسکے کبھی	نہ ہو کفش پا مین نہ سر پر کلاہ	ہوا طبع دیوان مہ جون مین	کہ مضمون فتنہ نشان ہو گواہ ۱۸۷۲ع
لکھا حالیہ شعر تاریخ مین	جو تسلیم سال عرب کی تھی چاہ	قلق کے سخن کا لکھون وصف وہ	سخن سنج منکر کہے جسکو واہ ۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ مطبوعہ سابق تصنیف مولوی محمد فصیح اللہ تخلص وفا شاگرد میر وزیر علی صبا

گشت چو مطبوع کلام قلق	زیب ہر آنچہ کنم وصف او	کرد وفا از پے سالش رقم	شاعر مشہور بکلام نکو ۱۲۹۰ھ

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دیوان نادرۂ زمان تصنیف جناب آفتاب الدولہ خواجہ ارشد علیخان صاحب بہادر متخلص بہ قلق مطبع منشی نولکشور کانپور مین بہ سرپرستی رائے بہادر جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ہذا ۲۰۲
دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوتی دیال صاحب عاقل ایجنٹ بماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ع چوتھی مرتبہ چھپکر کحل البصر چشم ناظرین ہوا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع

چو دیوان قلق مطبوع گردید	کہ ہمہ دادِ حسن خوبیش داد	پے تاریخ سال ہجری او	رقم زد کلک عاقل۔ نظم دلشاد ۱۳۲۹ھ

تاریخ طبع از اسوۂ سخنوران مولانا محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی محافظ عملہ تصحیح

کلام قلق شد چو مطبوع ایدل	بصد حسن و خوبی بصد زیب و زین	دم طبع و سال تاریخ ہجری	رقم کرد حامد۔ چہا نظم رنگین ۱۳۲۹ھ

ایضاً

ہر کہ دیوان قلق دید بگفت از انصاف	ہست سر تا بقدم نظم قلق دلچسپے
خامۂ حامد وار رفتہ بسال ہجری	کرد فی الفور رقم۔ نظم قلق دلچسپے ۱۳۲۹ھ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دیوان نعت سرور ی ۔	۴ر۳ پائی	**مثنویات اُردو**	
بہارستان اشعار ۔	۳ر		
دیوان جرار ۔ کلام میرزا حسین جرار ۔	۳ر۹ پائی	مثنوی طلسم جہان ۔	۴ر
بہارستان سخن مجموعۂ کلام استاد ناسخ آتش آبادی	۷ر۳ پائی	مثنوی بہارستان نادان ۔ ترجمہ مثنوی غنیمت	۲ر۶ پائی
ترجمہ قصائد عرفی ۔ موسوم بہ عجیب و غریب		مثنوی موجۂ غم ۔ مع مثنوی نالۂ حزین ۔	۹ پائی
از مولانا عبدالمجید خان ۔	۱۱ر۳ پائی	مثنوی سعدین ۔	۱ر
دیوان عاشق ۔	۲ر	مثنوی خورشید روشن ۔	۹ پائی
دیوان ضامن ۔	۲ر۳ پائی	مثنوی حیرت افزا ۔ مع غزلیات و مخمس	۱ر
دیوان شائستہ پاسخ	۸ر	مثنوی در صفت کشمیر ۔	۱ر
دیوان چمنستان جوش ۔	۷ر	مسدس کریما ۔	۶ پائی
دیوان حمد ایزدی ۔	۳ر	مثنوی یوسف زلیخا منظوم ۔ از استاد نگار ۔	۲ر۶ پائی
دیوان نعتیہ ۔ از مولوی احمد علی	۴ر	ترجمہ اُردو شرح یوسف زلیخائے جامی	۲ر
مجمع الاشعار ۔	۴ر۶ پائی	مثنوی گلزار نسیم ۔	۱ر
چمن بے نظیر ۔	۱۱ر۶ پائی	مثنوی میر حسن دہلوی با تصویر ۔	۲ر۹ پائی
گلدستہ امانت ۔	۱ر	مثنوی دلاویز ۔	۱ر
دیوان حیرت ۔	۷ر	مثنوی رموز العاشقین ۔	۱ر
گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ شعار دلپسند	۵ر	مثنوی حور جنان ۔	۲ر
شرح ترجمہ قصائد عرفی از مولانا ابوالحسن	۱؍۶	مثنوی گلشن عشق ۔	۶ پائی
دیوان مناجات ہندی ۔	۷ر	مثنوی دریائے تعشق ۔	۲ر
نوشتۂ آخرت منتخب قصائد و غزلیات حمد و نعت	۱۰ر	مثنوی بلبہ چہرتر ۔	۹ پائی